اللہ کی محبت

مصنف

ہارون یحییٰ

مترجم

محمد نذیر احمد

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی ۶

© جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ!

LOVE OF ALLAH

by

Haroon Yahya

Edited by

Mohd. Nazir Ahmad
Mob: 8473563788
Email: zoh786@gmail.com

Year of 1st Edition 2010
ISBN 978-81-8223-794-0

نام کتاب	:	اللہ کی محبت
مصنف	:	ہارون یحییٰ
مترجم	:	محمد نذیر احمد
سنہ اشاعت	:	۲۰۱۰ء
مطبع	:	عفیف آفسیٹ پرنٹرس، دہلی ۔ ۶

Published by

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

3108,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6(INDIA)
Ph : 23216162, 23214465, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephdelhi@yahoo.com
website: www.ephbooks.com

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

فہرست

- قارئین سے خطاب 7
- تعارف مصنف 9
- تمہید 13
- اللہ کی محبت 17
- ہر شخص کی خوبصورتی کا ماخذ اللہ ہے 18
- اللہ کی پیدا کردہ ہر چیز ہوتی ہے بہت ہی ندرت بھری اور نفع بخش 25
- اللہ چاہتا ہے آسانیاں لوگوں کیلئے 26
- اللہ پشیمانی (توبہ) قبول کرتا ہے اور معاف کرتا ہے ان لوگوں کو جو ندامت محسوس کرتے ہیں 29
- اللہ حفاظت کرتا ہے اور مدد کرتا ہے ان لوگوں کی جو اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہیں 30
- اللہ دعائیں قبول کرتا ہے 33
- اللہ اپنے میں غیر معمولی انصاف رکھتا ہے 34
- ڈر، احترام اور محبت اللہ کے لئے ایک ساتھ ہونا چاہیے 36
- وہ جو اللہ سے محبت کرتے ہیں، محبت کرتے ہیں پیغمبروں سے اور ایمان والوں سے 38
- وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں، ایمان والوں سے بھی محبت کرتے ہیں 42
- ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم باہمی محبت کی تلقین کرتے ہیں 42
- اللہ کی خاطر محبت 43
- قابلِ بھروسہ محبت اور قرآنی اخلاق صرف باہم مل کر رہ سکتے ہیں 48
- محبت کی سچی فطرت کے بارے میں غلط فہمیاں 49
- بُت پرستوں کی محبت ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان 49
- دوستیاں جن کی بنیاد ذاتی مفاد پر 51
- دنیاوی محبت عارضی ہوتی ہے 53
- قرآنی لحاظ سے محبت کی سمجھ 54
- ایثار یا قربانی کے حاصل ہونے کے لئے 55

- معاف کرنے کی صفت 58
- انکساری کرنا 60
- راست گو اور ایماندار 62
- صابر رہنا 63
- فرمانبردار ہونا 65
- مہربان ہونا 66
- ایک شخص فکر کرتا ہے کسی کی بعد کی زندگی کے بارے میں ایسے شخص کو اللہ خلوص کے ساتھ محبت کرتا ہے 67
- اختتام 69
- نظریہ ارتقاء کا دھوکہ 70
- ڈاروینیزم کا سائنسی طور پر خاتمہ 71
- پہلا ناقابلِ شکست قدم، زندگی کی ابتداء 72
- زندگی پیدا ہوتی ہے زندگی سے 72
- کسی قطعی نقطہ پر نہ پہنچنے والی 20 ویں صدی کی کاوشیں 73
- زندگی کی پیچیدہ ساخت 74
- ارتقاء کا تصوراتی میکانیزم 76
- Neo-Darwinism اور اصناف میں تبدیلیاں 77
- Fossil Record میں کوئی نشان درمیانی اشکال کا نہیں پایا گیا 79
- ڈارون کی امیدیں بکھر گئی تھی 80
- انسانی ارتقاء کی کہانی 81
- ڈاروینین فارمولہ 84
- آنکھ اور کان کی ٹکنالوجی 85
- شعور جو دیکھتا ہے اور سنتا ہے بھیجہ میں کس چیز سے متعلق ہوتا ہے 89
- ایک مادہ پرست کا عقیدہ 90
- نظریہ ارتقاء دنیا کی سب سے زیادہ مسحور کن طاقت 91
- مصنّف کے بارے میں 96

☆☆

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

قارئین سے خطاب

"نظریہ ارتقاء کے خاتمہ پر" ایک خصوصی باب بھی اس کتاب میں رکھا گیا ہے، کیونکہ یہ نظریہ تمام رُوحانی فلسفوں کی مخالفت کی بنیاد ہوتا ہے۔

جب سے کہ ڈارونیزم نے تخلیق کی حقیقت سے انکار کرنا شروع کیا ہے اور اس طرح اللہ کے وجود سے منکر ہوا ہے۔ گویا کہ گذشتہ تقریباً 150 سال سے کئی ایک لوگوں کو ان کے اپنے عقیدہ سے گمراہ کر دیا ہے اور ان کو شکوک وشبہات میں مبتلا کر رکھا ہے، اس لئے یہ ایک ناگزیر ضرورت اور ایک اہم فریضہ ہو جاتا ہے ہر ایک کے لئے کہ دوسروں کو دلائل کے ساتھ بتلائیں کہ یہ نظریہ سراسر ایک دھوکہ اور فریب ہے۔

چونکہ بعض قارئین ہماری کتابوں میں سے صرف چند ایک کو پڑھنے کا موقعہ پاتے ہیں، اس لئے ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ موزوں ہوگا وقف کرنا ایک باب (Chapter) اس موضوع کو اختصار کے ساتھ پیش کرنے اس کتاب میں۔

مصنف کی ساری کتابیں قرآنی آیات کی روشنی میں عقیدے سے متعلق مسائل کی وضاحت کرتی ہیں اور قارئین کو دعوت دیتی ہیں کہ وہ قرآنی الفاظ کو سمجھیں اور اس لحاظ سے اپنی زندگی گزاریں۔ اللہ کی آیات سے متعلق تمام موضوعات کو واضح طور پر سمجھایا جاتا ہے تاکہ قاری کے دماغ میں اٹھنے والے سوالات کے لئے شک وشبہہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ کتابوں کا اخلاص، سادگی اور انداز بیان یقین دلاتا ہے کہ ہر عمر کا ہر ایک شخص جو کسی بھی مکتب خیال سے تعلق رکھتا ہے آسانی سے انہیں سمجھ سکتا ہے۔ کتابوں کے متاثر کُن اور صاف ستھری اندازِ تحریر کے ہم مشکور ہیں کہ وہ پڑھے جاتے ہیں مسلسل ایک ہی بیٹھک میں۔

حتیٰ کہ اور لوگ جو زور وشور سے روحانیت کی نفی کرتے ہیں وہ بھی ان کتابوں کی

صداقتوں کے حقائق سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے ہیں اور ان کے متن کی سچائی سے انکار نہیں کر پاتے ہیں۔ یہ اور دوسری ساری مصنف کی کتابیں انفرادی طور پر پڑھی جاتی ہیں یا گروپ کی شکل میں زیر بحث لائی جاتی ہیں۔ قارئین جو کتابوں سے نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ ان مباحث کو اپنے لئے بہت ہی کارآمد سمجھتے ہیں۔ وہ تاثرات اور تجارت کا ایک دوسرے سے اظہار کر پاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ایک اسلام کی ایک بڑی خدمت ہوتی ہے کہ لوگ طباعت میں معاون ہوں اور ان کتابوں کو وسیع پیمانہ پر پڑھنے یا پڑھانے میں دلچسپی دکھائیں صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے۔ یوں تو مصنف کی سب ہی کتابیں ایقان سے بھری ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے سچے مذہب کو دوسروں تک پہچانے کا سب سے بہتر طریقہ لوگوں کو ان کتابوں کو پڑھنے کے لئے راغب کرنا اور حوصلہ افزائی کرنا ہوتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین، مصنف کی اور دوسری کتابوں کا بھی مطالعہ کریں گے جو ان کے گراں قدر سرچشمہ مواد، عقیدے سے متعلق ہوتے ہیں، پڑھنے میں فرحت بخش اور کارآمد ہوتے ہیں۔ ان کتابوں میں بعض دوسری کتابوں کے برخلاف تم نہیں پاؤ گے کوئی مصنف کی شخصی رائے زنی کہیں بھی، اور وضاحتیں ناقابل اعتماد ماخذوں پر مبنی نہیں ہوتی ہیں، طرز تحریر میں مقدس موضوعات سے متعلق عزت واحترام کا بطور خاص خیال رکھا جاتا ہے اور غیر ضروری، بے کار کے مباحث سے جو دماغ میں شبہات اور دل میں انحراف کا رجحان پیدا کرتے ہیں، احتراز کیا جاتا ہے۔

☆☆

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

تعارف مصنف

آج کل مصنف ہارون یحیٰی کے قلمی نام سے لکھ رہے ہیں۔ یہ انقرہ میں 1956 میں پیدا ہوئے ہیں۔ابتدائی اور ثانوی تعلیم انقرہ میں مکمل کرنے کے بعد،انھوں نے استنبول کے میمار سنان جامعہ سے آرٹس اور فلاسفی کی تعلیم حاصل کی تھی۔1980 کے دہے سے سیاست،سائنس اور عقیدہ سے متعلق مسائل پر کئی ایک کتابیں شائع کروائیں ہیں۔ہارون یحیٰی بحیثیت مصنف ارتقاء پسندوں کے جھوٹے دعوؤں کے پول کھولنے اور Communism, Fascism کے خونی نظریات اور ڈاروینیزم کے درمیان سیاہ گٹھ جوڑ پر اہم کام سرانجام دینے کے لئے کافی عالمی شہرت رکھتے ہیں ان کا قلمی نام ہارون (آرون) اور یحیٰی (جھان) ناموں سے مرکب ہے،یہ قلمی نام ان دو مقدس پیغمبروں کی یاد میں رکھا گیا ہے جو ان کے بدعقیدہ قوموں کے خلاف نبرد آزما رہے تھے۔

پیغمبر کی مُہر (seal) کتابوں کے cover پر اس بات کی علامت ہے کہ ان کتابوں کے متن،پیغمبر کے عزم سے منسلک ہے۔یہ نمائندگی کرتی ہے قرآن اور آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی۔

قرآن اور سنت کی رہنمائی میں مصنف اپنا عین مقصد سمجھتے ہیں کہ تردید کرے ہر بنیادی دہریائی نظریات کی اور رکھے رسول اللہ کے آخری خطبہ کو ہمیشہ پیش نظر تا کہ مذہب کے خلاف اٹھنے والے اعتراضات کو مکمل طور پر خاموش کرا سکیں۔مصنف استعمال کرتے ہیں آخری پیغمبر،جنھوں نے حاصل کی تھی اعلیٰ فہم وفراست اور بلند اخلاق،کی مُہر کو ایک علامت کے کرنے ان کی آخری خواہش (آخری خطبہ) کو پورا۔

سارے کے سارے ہارون یحیٰی کے کام رکھتے ہیں اپنے میں ایک واحد مقصد—

تشہیر افکارِ قرآنی — قارئین کی حوصلہ افزائی کرنا سمجھنے میں عقیدہ سے متعلق بنیادی مسائل، جیسے اللہ کا وجود اور اس کی وحدانیت،بعد کی زندگی اور دہریائی نظاموں کے کمزور بنیادوں اور ان کے بگڑے ہوئے نظریات کو طشت از بام کرنا ہوتا ہے۔

کئی ایک ممالک میں ہارون یحیٰی کو پڑھا جاتا ہے،انڈیا سے امریکہ تک،انگلینڈ سے انڈونیشیا تک،پولینڈ سے بوسنیا تک اور اسپین سے برازیل تک۔ان کی بعض کتابیں، انگلش،فرینچ،جرمن،اسپانش،اٹالین،پرتگیز،اردو،عربی،سربو۔کروٹ (بوسنین) پولش،ملایئے، یوای گر (Uygur) ٹرکش اور انڈونیشیائی زبانوں میں دستیاب ہیں۔ان کی ساری دنیا میں قدردانی ہے۔یہ کتابیں ایک بہترین ذریعہ رہی ہیں کئی ایک لوگوں کے لئے دوبارہ ایمان لانے اللہ پر اور حاصل کرنے بالغ نظری اپنے عقیدہ میں۔

مصنف کی ۳۰۰ کتابیں ادراک اور اخلاص اور امتیازی طرز تحریر کے ساتھ سمجھنے میں آسان،بلاواسطہ اثر انداز ہونے میں بے مثل ہوتے ہیں۔ہر ایک جو اِن کو پڑھتا ہے وہ سنجیدگی کے ساتھ سمجھتا ہے ان کتابوں کو اور بیشتر قارئین تائید نہیں کر پاتے دہریت کے یا کوئی بگڑے ہوئے نظریات کی یا مادی فلاسفی کی،کیونکہ یہ کتابیں تیزی سے اثر انداز ہونے کی،خاطر خواہ نتائج پیدا کرنے کی اور ناقابل تردید صلاحیتوں کو ابھارنے کی خاصیت رکھتی ہیں۔حتیٰ کہ اگر پڑھائی کے عمل کو بدستور جاری رکھا جائے تو وہ ایک جذباتی اصرار بھی پیدا کرتے ہیں،کیونکہ یہ کتابیں دہریائی نظریات کو سیدھے ان کی بنیادوں سے اکھاڑ پھینکتی ہیں۔

تمام ہمعصر انکاری تحریکات اب نظریاتی طور پر شکستِ فاش سے دوچار ہو چکے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ ہارون یحیٰی کی کتابیں اس فیلڈ میں اہم ترین کام انجام دے رہی ہیں۔بے شک یہ ایک نتیجہ ہے قرآن کی ذہانت اور صاف گوئی کا۔مصنف سادگی سے ارادہ کرتے ہیں خدمت کرنے کا بطور ایک ذریعہ کے انسانیت کی تلاش میں اللہ کے صراط مستقیم کے لئے۔ان کتابوں کی اشاعت میں کوئی مالی نفع کارفرما نہیں ہے۔

وہ جو دوسروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں پڑھنے ان کتابوں کو،کھولنے ان کے دماغوں کو اور دلوں کو اور ان کی رہبری کرتے ہیں ہونے زیادہ خودسپرد بندے اللہ کے گویا وہ کرتے ہیں ایک عمدہ خدمت اللہ کی راہ میں۔

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

اس دوران یہ تضیع اوقات اورتوانائی ہوگا، اگراوردوسرے کتابوں کو بڑھاوادیں جولوگوں کے ذہنوں میں ابتری پیدا کرتے ہیں، لے جاتے ہیں انھیں نظریاتی اختلال (بدنظمی) کی طرف اورجوواضح طور پرنہیں رکھتے کوئی مظبوط اورجامع اثرات دورکرنے لوگوں کے دلوں کے شبہات کو، ایسے میں کیا تصدیق کرسکیں گے سابقہ تجربات سے۔ قارئین پرکتابوں کا اثرانداز ہونا ناممکن ہوجاتا ہے۔ جب کہ کتابوں کا اس طرح ترتیب پانا کہ ان سے مصنف کی ادبی طاقت پرزوردینا ملحوظ ہوتا ہے، بجائے اس کے لوگوں کوعقیدہ کوکھودینے سے محفوظ رکھنے کا بلندتر مقصد پیش نظر ہو۔ یہ بلندتر مقصد ایک بڑااثر پیدا کرتا ہے ایمان کو مضبوطی سے قائم رکھنے میں۔

وہ جواس پرشک کرتے ہیں ساتھ ہی دیکھ سکتے ہیں کہ ہارون یحیٰی کی کتابوں کا واحد مقصد غیریقینی صورت حال پرقابو پانا اورتشہیرافکارقرآنی ہے۔ کامیابی اوراطلاق اس خدمت کا ظاہرہوتا ہے قارئین کے اعتقاد میں۔ ایک بات ہمیشہ دماغ میں رکھنا چاہیے یعنی لوگوں کی ایک کثیر تعداد کے لئے ظلم، برائیاں اوردوسرے خوفناک واقعات کو برداشت کرنے کی اہم وجہ بداعتقادی کے نظریات کا پھیلاؤ ہے۔ یہ سب صرف بداعتقادی کے نظریات کی شکست سے ختم ہوسکتے ہیں۔ جب کہ ہم پہچانتے ہیں خدائی تخلیق کے، عجوبے اورقرآنی اخلاقی اقداراورسائنسی انکشافاتی تائید کے ساتھ لوگوں تک، تولوگ ان تعلیمات پرعمل کرکے سکھ اورچین کی زندگی جی سکیں گے۔

اگردنیا کی موجودہ حالت پرغورکرتے ہیں توہم دیکھتے ہیں کہ یہ حالت دنیا کولے جارہی ہے تشدد، بدنظمی اور جھگڑوں کے گہرے بھنورمیں، لٰہذا صاف طورسے، ہماری آواز وقت کی پکار بنانے کے لئے ہمیں اپنا لائحہ عمل تیز رفتاری سے اورمتاثرکن انداز میں ساری انسانیت کے سامنے پیش کرنا ہوگا ورنہ بعدازوقت کی بات نہ ہوجائے۔ اس کوشش میں، ہارون یحیٰی کی کتابیں ادا کرتی ہیں ایک اہم کردار۔ اللہ کی مرضی سے، یہ کتابیں ہوں گی ایک وسیلہ جس کے ذریعہ اکیسویں صدی کے لوگ حاصل کرسکیں گے امن، انصاف اورخوشی جیسا کچھ کہ قرآن میں وعدہ کیا گیا ہے۔

☆☆

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

تمہید

محبت اللہ کی سب سے بڑی عنایتوں میں سے ایک ہے جو اللہ لوگوں کو عطا کرتا ہے۔لوگوں کی ساری زندگیوں میں، ہر ایک اُن کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے جن کو وہ چاہتا ہے، جن پر بھروسہ کرتا ہے اور جن کے وہ زیادہ قریب ہوتا ہے۔

اللہ کے کئی انعامات اور اُن کے ثمرات صرف ایک ایسے ماحول میں پائے جا سکتے ہیں جہاں پر سچی محبت اور دوستی ہوتی ہے۔مثال کے طور پر، ایک، جو ایک شاندار نظارے سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے،فطری طور پر خواہشمند ہوتا ہے کہ اپنی حیرت اور خوشی کے احساسات میں کسی اور کو شریک کرے جس کو وہ چاہتا ہے۔اسی طرح، ایک بہت ہی شاندار دعوت، یا بہت ہی خوبصورتی سے آراستہ گھر بہت ہی پُر کشش دکھائی نہیں دے سکتا ہے، اگر تم اکیلے ہوتے ہو۔اللہ نے لوگوں کو اس لحاظ سے پیدا کیا ہے کہ وہ خوش ہوتے ہیں محبت کئے جانے پر اور دوسروں سے محبت کر کے، اور وہ خوش ہوتے ہیں دوستی سے اور قربت سے رہنے سے اُن لوگوں کے ساتھ جو قرآنی اُصولوں کے لحاظ سے رہتے ہیں، اور جو رکھتے ہیں دوستی، اور محبت اُن سے کرتے ہیں۔ہر ایمان والے کے لئے محبت زیادہ خوشی کا باعث ہوتی ہے مقابلتاً دیگر اور نعمتوں کے۔اس لئے فردوس کا اللہ ان وفادار بندوں سے وعدہ کرتا ہے، جن کو وہ چاہتا ہے اور جن کے ساتھ وہ خوش ہے۔فردوس ہے ایک غیر معمولی جگہ جہاں سچی محبت دوستی اور قربت رہتے ہیں بے انتہا خوشیوں کے ساتھ قرآن میں اللہ ہمیں واقف کراتا ہے کہ کس طرح ایمان والے رہیں گے جنت میں۔جنت کی زندگی ہوگی مستقل طور پر خوشیوں کی، دوستی کی، محبت کی، پُرسکون مباحث کی شیریں الفاظ کی اور سب سے بڑھ کر امن اور چین کی ہوتی ہے۔اس کے نواسی کسی بھی محبت میں یا دوستی میں رُکاوٹوں سے جن کو

وہ جانتے تھے دنیا میں، سامنا نہیں کریں گے۔

مثال کے طور پر، ایک آیت، قرآن میں ظاہر کرتی ہے:

''تمام ضرر رساں خواہشات اور نفرتیں ان کے قلوب سے دور ہو جائیں گی جب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔'' (سورۃ الاعراف،۴۳) دوسرے الفاظ میں ہر چیز جو روکتی ہے محبت کو اور دوستی کو (حسد، دشمنی رقابت، طیش، ستم زدگی ستم رسیدی، انتقام، بے رحمی) جنت میں نہیں پائے جائیں گے۔مسلمان جو جنت میں رہتے ہیں ان کی سب سے زیادہ اہم خصوصیات میں سے ایک ہوگی اُن کی محبت کرنے کی صلاحیت، ٹھیک جیسا کہ وہ رکھتے تھے زمین پر۔

تمام پیغمبر، پاک ایمان والے جو مصیبتوں سے گزرتے ہیں اللہ کی راہ میں اور وہ تمام مسلمان جو ماضی میں رہا کرتے تھے آپسی محبت کے ساتھ بھی ہوں گے جنت میں۔

تمام ایمان والے اپنے آپ کو بہت قریب محسوس کرتے ہیں دوسرے نیک طینت مسلمین کے ساتھ جو صرف اللہ کی خوشنودی میں کوشاں رہتے ہیں اور اس طرح انھیں منتخب کرتے ہیں، ہوتے ہوئے ان کے قریبی دوست اور سر پرست کے۔

ہر حال میں اور غیر مشروط طور پر وہ زیادہ خوشی پاتے ہیں دوسرے مسلمانوں کی صحبت میں۔یہ اعلیٰ محبت ظاہر ہوتی ہے اللہ کے ڈر اور احترام سے، اور بطور ایک انعام کے ان کے باطنی قربت کے لحاظ سے جو ان کو ہمارے رب سے ہوتی ہے، وہ نوازے جاتے ہیں فردوس سے جو محبت اور سچائی کا بہت ہی خوبصورت ٹھکانہ ہے۔ایمان والوں کے دلوں میں محبت کا سچا سرچشمہ ان کی اللہ سے گہری محبت ہوتی ہے۔ایمان والے اللہ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں اور ہر لمحہ، کوشش کرتے ہیں پانے محبت اور خوشنودی اللہ سے۔

اللہ نے پیدا کیا ہے ہر چیز کو بغیر کسی چیز کے۔جبکہ ایک شخص ابھی تھا ایک حالتِ غیر موجودگی میں، اللہ نے اُسے عطا کر دیا زندگی بطور ایک نعمت کے۔ہمارا اللہ بہت زیادہ رحم والا، بہت ہی مہربان اور بے پایاں رحم کرنے والا ہے۔اس کے بندوں کے لئے ہر چیز فراہم کرتا ہے ـــــ وسیع اقسام کی غذائیں بھی۔

پھل پھلاری، اور پھول، سارے مخلوقات اور سبزہ زارے جن میں ہم فرحت حاصل کرتے ہیں، اور دوسری اشیاء، سورج، پانی، ہوا سے ہم صحت مند رہتے ہیں، پودوں

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

وغیرہ سے ہم اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔اس نے یہ سب کچھ مکمل طور پر ہماری دنیا میں پیدا کیا ہے۔بیرونی خلاء میں قوانین کے تحت کئی فلکی اجسام بھی پیدا کئے ہیں جو ہزاروں کیلومیٹر کی رفتار سے گردش میں لگے ہیں۔اور اللہ انھیں رکھتا ہے بالکل محفوظ۔ایمان والے جو سوچتے ہیں ان نعمتوں کے بارے میں جو آنکھیں دی گئی ہیں،اور جو واقف ہیں کہ اللہ یہ سب کچھ کرسکتا ہے اور وہ بلاشرکتِ غیرے اس کائنات کا مالک ہے،ہر چیز کا خالق ہے، محسوس کرتے ہیں کہ ان کی محبت اللہ کے لئے زیادہ مظبوط ہوگئی ہے۔وہ جو کہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں اللہ سے اور احترام سے اسے دیکھتے ہیں،وفاداری سے اپنے حدود کا پاس ولحاظ کرتے ہیں جو اللہ نے انسانیت کے لئے قائم کئے ہیں،بڑی حساسیت کا اظہار کرتے ہیں جب کبھی اس کے قوانین پر عمل کرتے ہیں اور اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں حاصل کرنے اس کی خوشنودی،محبت،رحم اور جنت کو۔

ہر مسلم جو اللہ سے محبت کرتا ہے اور احترام کرتا ہے اور اللہ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے،وہ دنیا کو نیکی سے مالا مال کرتا ہے۔جو کوئی اللہ سے محبت کرتا ہے وہ اُس کی مخلوقات سے بھی محبت کرتا ہے،اُن کے لئے ہمدردی اور رحم محسوس کرتا ہے،اور دنیا میں خوبصورتی (باقاعدگی)اور بھلائی لاکر انکا تحفظ کرنا چاہتا ہے۔اللہ کے پیغمبر جو بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ اخلاق کے حامل رہے ہیں،ہمیشہ لوگوں کو اللہ کی طرف،اور ایک دوسرے کی طرف محبت اور قربت کی تعلیم دیتے تھے۔اللہ لوگوں کو حسب ذیل خوش خبری دیتا ہے۔

”یہ ہے خوش خبری،دیتا ہے اللہ اپنے ایمان والے بندوں کو جو کرتے ہیں اچھے کام، تو کیا میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ بدلا مگر دوستی چاہیے قرابت میں،اور جو کوئی کمائے گا نیکی ہم اس کو بڑھادیں گے اس کے لئے خوبی،بے شک اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا اور حق ماننے والا ہے۔“(سورہ الشّوریٰ 23)بعض لوگ،جو قرآن کے پندونصح سے ناواقف ہیں اور جو نتیجہ میں،ٹھیک طور سے اللہ کو تسلیم اور اس کی قدردانی نہیں کرسکتے وہ محبت اور دوستی سے محروم ہوجاتے ہیں اور آیسی زندگی گزارتے ہیں جو تکالیف اور سزاؤں سے عبارت ہوتی ہے۔ان لوگوں میں سے ایسے لوگ جو گزارتے ہیں ظاہری طور پر بہت ہی کامیاب زندگیاں تاہم وہ نہیں پاسکتے سچی خوشی اور راحت۔وہ لوگ جو گزارتے ہیں اکیلی زندگی جو اپنے میں

محبت اور دوستی کے لئے کوئی جگہ نہیں رکھتے،اور جو قرآن کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلتے،نہیں پاتے کوئی لمحہ جو ان کے لئے حقیقی معنون میں اچھا یا خوش آئند ہوتا ہے۔یہ ایک حالت ہے ایک سزا کی،ان لوگوں کے لئے جو پہچانے جاتے ہیں ان کے روحانی اور جسمانی مظالم سے جو وہ دوسروں پر کرتے ہیں اور جو ایمان سے لاتعلق ہوتے ہیں۔وہ کبھی بھی کسی سے حقیقی معنوں میں محبت نہیں کرتے اور نہ وہ کسی سے محبت کئے جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ ہمیں مطلع کرتا ہے،تنہائی اور ایک عدم دوستی ہوتے ہیں دوزخ کی خصوصیات ”وہ یقین رکھتے نہیں تھے اللہ پر جو سب سے بڑا ہے اور نہ تاکید کرتے تھے غریب کے کھانے پر اس لئے نہیں ہے کوئی آج یہاں ان کا دوست۔“ (سورہ الحاقّہ،۳۵۔۳۳)

یہ کتاب اپنی سعی کرتی ہے یاد دلانے ایمان والوں کو ہمارے پروردگار سے محبت کو اس کے احساس کی اہمیت کو کہ جو بے پناہ محبت اور رحم رکھتا ہے،اور اہمیت کو جو اللہ کی محبت اس کے مخلوقات اور ایمان والوں سے ہوتی ہے،اور ساتھ ساتھ واضح کرتی ہے کہ محبت کا نہ ہونا ایک علامت ہے ان لوگوں کی جو اللہ کے وجود سے انکار کرتے ہیں،ہے ایک قہر اور عذاب۔ایمان والے اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں کہ یہ صورت حال کو آنے نہ دیں گزارتے ہوئے محبت سے بھرپور زندگیاں جنت کے حاصل کرنے کی توقع کے ساتھ اور اپنے آپ کو باندھ لیں محبت اور وفاداری کے ساتھ ہمارے پروردگار سے جو انسانیت کا سچا دوست اور سرپرست ہے اور ایمان والوں کا بھی۔

☆☆

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

اللہ کی محبت

لوگ عموماً اپنی خوشی کا اظہار کرنا ان لوگوں کے لئے پسند کرتے ہیں جو ان کے لئے کسی قدر خوش اخلاقی یا مہربانی کا اظہار کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر، ایک شخص بہت خوش ہوتا ہے اگر کوئی اسے اپنے گھر خوش آمدید کرتا ہے اور اسے جو کچھ وہ چاہتا ہے پیش کرتا ہے۔ خاص طور پر اگر ایک میزبان، حساس شخص ہوتا ہے جو قبل اس کے کہ آنے والا شخص کسی چیز کی خواہش کرے، وہ خود سے آنے والے کی ضرورتوں کو سمجھ کر اسے پیش کرتا ہے۔ اس طرح سے ایک شخص جو ایک موذی مرض میں مبتلا ہے اور ایک معالج کے علاج سے صحت یاب ہوتا ہے، یہ نہیں جانتا کہ کیسے موزون طریقہ سے معالج کا شکریہ ادا کرے۔ ایسے ہی صورت حال سے ایک فٹ پاتھ پر چلنے والا شخص دوچار ہوتا ہے جبکہ وہ سامنے سے آنے والی گاڑی کے پلیٹ سے ایک اجنبی کے ذریعہ بچالیا جاتا ہے، اپنی ممنونیت کے اظہار کے لئے جو کچھ اس سے ہوسکتا ہے وہ کرنا چاہتا ہے۔ کوئی بھی جو بیمار رہتا ہے اور دوسروں پر زیر بار رہتا ہے مسلسل شکریہ ادا کرتا ہے اپنے دیکھ بھال کرنے والے کا جو اسے یقین دلاتا ہے کہ اس کی ضرورت پوری کی جارہی ہے۔ ان خدمات کے اعتراف میں وہ ظاہر کرتا ہے اپنی عقیدت اور تہنیت، تیماردار کے ساتھ حسن سلوک روا رکھ کر تعظیم کے ساتھ۔ یہ کوئی محبت کرتا ہے ان سے جو محبت کرتے ہیں ان سے، اور کوشش کرتے ہیں کہ پیش آئیں ان کے ساتھ اسی حسن سلوک کے ساتھ۔

بہرحال، بعض لوگ بھول جاتے ہیں کہ صرف اللہ ہی لوگوں کو خوش رکھ سکتا ہے، اچھا برتاؤ کرسکتا ہے، دے سکتا ہے انھیں اچھی اچھی غذائیں اور نعمتیں، پیدا کرسکتا ہے ان کے لئے اچھے اچھے نظارے، عطا کرتا ہے انھیں ایک نئی زندگی کے مواقع ہر صبح، تمام خطرات

سے محفوظ رکھتا ہے، جب وہ بیمار پڑتے ہیں تو صحت کے سادھن مہیا کراتا ہے اور شِفا دیتا ہے، ان کی مشکلیں آسان کرتا ہے ادویات سے لاحق پریشانیاں دور کرتا ہے، اور وہ مالک ہے ہر چیز کا جو وجود رکھتی ہے۔ اس لئے، جیسا کہ تمام نعمتیں اور اچھائیاں جو لوگ حاصل کرتے ہیں آتی ہیں صرف اللہ کی طرف سے، تو وہ اپنی تمام محبت تعظیم اور ممنونیت کے احساسات، وفاداری اور شکرگزاری اللہ کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ جبکہ دوسروں کی مدد پر شکریہ ادا کرتے ہیں، ہم کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمارے پروردگار نے مددگاروں کے دلوں میں جوت جگاتا ہے کہ ہمارے ساتھ مدد کریں اور ہمدردی رکھیں اللہ اس چیز کو ہمیں بتلاتا ہے کہ ''اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں جلاتا ہے اور مارتا ہے اور تمہارا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہے سوائے اللہ کے۔ (سورۂ توبہ، ۱۱۶)

قرآن اس کے علاوہ بیان کرتا ہے ابراہیمؑ کی دعا کو اللہ سے جو واضح کرتی ہے انسانوں پر اللہ کی مہربانی کو۔

''جس نے مجھے پیدا کیا ہے سو وہی مجھ کو راہ دکھلاتا ہے اور وہ جو مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی شِفا دیتا ہے۔ اور وہ جو مجھ کو مارے گا اور جلائے گا اور وہ تو مجھ کو بخشے گا میری تقصیر پر انصاف کے دن۔ (سورۂ اشعراء، ۸۲۔۷۸)

☆ ہر شخص کی خوبصورتی کا ماخذ اللہ ہے

اللہ نے ہر ایک کو، جب کہ وہ کچھ بھی نہ تھا، زندگی عطا کی ہے، اور دنیا کو انتہائی ممکنہ طور پر خوبصورت اور نفع بخش صورت میں پیدا کیا ہے مثال کے طور پر، لوگ آسانی سے سانس لیتے ہیں کیونکہ اس کی مہربانی کی وجہ سے، اس نے پیدا کیا ہے ٹھیک تناسب میں فضائی گیسوں کے لوگوں کے سانس لینے کے علاوہ اور دوسری اشیاء کے لئے درکار ضرورتوں کے لحاظ سے پیدا کیا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ بند ماحول میں سانس لینا کتنا مشکل ہوتا ہے اور جیسے جیسے دستیاب ہوا کم ہوتی جاتی ہے، نتیجہ میں ایک شخص سانس لینے میں جو تکلیف محسوس کرتا ہے وہ بڑھتی جاتی ہے۔ ہوسکتا تھا کہ ہم پیدا ہوسکتے تھے ایک ایسی دنیا میں جہاں سانس کا لینا مشکل ہوسکتا تھا۔ بہرکیف! اللہ کی مرضی اور مہربانی کی بدولت ایسا کچھ نہیں ہوا

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

تھا،حقیت میں ہمارے سیارہ پر ہوا ہمیں سستانے اور خوش رہنے دیتی ہے۔اللہ نے ہماری دنیا کو ترکاری، پھل پھلاری، اجناس اور نباتات کے بے شمار اقسام سے بھر دیا ہے۔اگر وہ چاہتا ہوتا تو وہ پیدا کر سکتا تھا صرف ایک بدذائقہ غذا کی ایک قسم،اور بنا دیا ہوتا ہماری زندگی کو مشکل، تاکہ ہم مجبور ہوتے اس ایک قسم کو پیدا کرنے اور کھانے مسلسل وہی۔ بہر حال، بطور ایک جُز کے اس کی بے انتہا محبت اور رحم کے اللہ نے پیدا کیا ہے خاصے اقسام پھلوں اور ترکاری کے مختلف ذائقوں کے ساتھ،اللہ نے لوگوں کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ انھیں کھائیں اور زندہ رہیں،اور اس مہربانی کی وجہ سے کھانے کو بنا دیا ہے ایک فرحت بخش تجربہ۔اس کے علاوہ تمام حیوانات کچھ پوشیدہ خوبصورتی اپنے میں رکھتے ہیں۔مثلاً پالتو جانور جیسے گھوڑے ،اونٹ اور کتے وغیرہ ہوتے ہیں قابل،مدد کرنے لوگوں کی، جبکہ اور دوسرے گھر سے لاگو یا کمزور حیوانات جیسے پرندے اور بلیان وغیرہ ایسی خصوصیات رکھتی ہیں جو انھیں محبت کے قابل بناتی ہیں مثلاً اللہ نے طوطوں کو عطا کیا ہے،انسانی بات چیت کو نقل کرنے کی صلاحیت،اور اللہ نے پرندوں کو دل لبھانے والے فرحت بخش ہمہ اقسام کے رنگوں سے ملبوس کر رکھا ہے اور انھیں انسانی محبت پر اپنے ردعمل کے اظہار کے قابل بنایا ہے۔دوسرے معنون میں اللہ نے ان مخلوقات کو پیدا کیا ہے لوگوں کے لئے ،محبت کے اور دل بہلائی کے منبع کے طور پر۔ہوا سے ہم سانس لیتے ہیں،بارش سے جو زمین پر گرتی ہے،پیداوار سے جو زمین پر اگتی ہے یا زمین کے نیچے پیدا ہوتی ہے،حیوانات، نباتات، ہوا، پانی،سورج وغیرہ جو ناگزیر ہوتے ہیں ہماری زندگی کے لئے ،ہر اہم چیز قدرت میں بغیر ہماری کوششوں کے ہم تک پہنچتی ہے۔

لوگوں کو زندہ رہنے اور زندگی کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے بہت وسیع کاروبار قدرت میں ہوتے رہتے ہیں،اور بہت ہی حساس تناسبوں کی دیکھ ریکھ اللہ کے حکم سے جاری وساری رہتے ہیں کائنات میں۔انسانوں سے ہٹ کر جاندار مخلوقات اپنی مخصوص خصوصیات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ایک خرگوش یہ جانے بغیر زندگی گزارتا ہے کہ وہ کس قدر دل لبھا ہے دوسروں کے لئے۔ایک تتلی اپنے پنکھوں کے توازن اور تشاکُل ،ڈیزائن اور ارتباط سے ناواقف ہوتی ہے۔اور ایک مور جو بہت ہی خوشنما مثال ہے رنگوں کی ،ڈیزائن

اور توازن وتشاکل کی ،رہتا ہے ناواقف کہ کیوں وہ پیدا کیا گیا ہے اور سمجھ نہیں پاتا ہے اپنے میں موجود قدرت کی خوبصورت کاریگری کو۔حقیقت میں مور کے دُم کے رنگین ڈیزائن دنیا کے خوبصورت ترین نظاروں میں سے ایک ہے جو کافی ہے لوگوں کو یاد دلانے کہ اللہ کا شکر بجالائیں اور جانیں کہ یہ اللہ کی ہزارہا نعمتوں میں سے ایک ہے جو ظاہر کرتی ہے خدا کی قدرت کو اور اس کی بے پایان صلاحیت کو۔

اللہ پیش کرتا ہے ان تمام خوبصورت مخلوقات کو بطور نعمت کے انسانیت کے لئے۔اس طرح لوگوں کو جو دیکھتے ہیں خوبصورتی،ہم آہنگی اور رنگارنگ کے حیوانات، نباتات، تسلیم کرنا چاہیے خدا کی زبردست قدرت کو اور اللہ کا شکرگزار رہنا ہوگا جو خالق ہے ان تمام خوبصورتیوں کا۔اللہ کی مخلوقات کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔وہاں ہوتی ہے ایک لاجواب دل کو لبھانے والی خوبصورتی ہر ایک گلاب کے پھول میں۔اس کی پنکھڑیاں Petal رکھتے ہیں ایک مطلق توازن وتشاکل اور سجائے گئے ہیں خاص احتیاط کے ساتھ ہر پنکھڑی (Petal) کا اوپر کا سِرا جو مشابہت رکھتا ہے ایک بہت ہی قیمتی شئے سے اور جو ہوتا ہے تقریباً اتنا ہی ملائم جتنا کہ قیمتی مخمل۔باوجود اس کے کہ یہ لگایا جاتا ہے اور اگایا جاتا ہے کیچڑ آلود کالی مٹی میں، اس کے خوش کُن رنگ،کبھی بھی غلاظت بھرے اور بدنما نہیں ہو پاتے۔

برخلاف اس کے استعمال کرتے ہوئے انتہائی ترقی یافتہ دور حاضر کی ٹکنالوجی کے ماہرین آج تک بھی مصنوعی طور پر اس کی خوشبو کی مخصوص خصوصیات پیدا نہ کر سکے۔ان کی بنائی ہوئی خوشبویات وقت گزرنے پر ناقابل استعمال ہو جاتی ہیں۔تاہم گلاب سے حاصل کردہ اصلی خوشبویات طویل عرصہ تک قابل استعمال ہوتی ہیں۔بہر حال ایک گلاب مستقل طور پر بکھیرتا ہے وہی شاندار تازہ خوشبویات۔اور پھر بھی وہ گلاب بالکلیہ اپنی نمایاں خصوصیات سے لاعلم رہتا ہے۔اور کوئی پودا یا مخلوق اس لئے پیدا نہیں کیا گیا تھا کہ وہ اپنی خوبیوں سے خود ہی لطف اندوز ہو۔لیکن اللہ لوگوں کو مواقع فراہم کرتا ہے کہ ہر گلاب کی خوشبو اور رنگ روپ سے لطف اٹھائیں،اسے ایک خدائی نعمت سمجھ کر۔جائز طریقہ سے حاصل کی ہوئی ہر خوبصورتی ہے ایک نعمت ہمارے اللہ کی طرف سے اور ہے ایک مظہر اس کی بے انتہا خوبصورت تخلیق کا۔

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

یہی وجہ ہے کہ ہر صاحبِ ضمیر، صحیح سوچ کے حامل شخص کو چاہیے کہ وہ رب العزت کا شکر بڑی ممنونیت اور محبت سے ادا کرے، اس لئے کہ وہ خالق ہے ان تمام خوبصورتیوں کا۔ اللہ ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ تمام اس کی مخلوقات رکھتی ہیں اپنے میں شواہد جن کی بنیاد پر لوگوں کو ہر دم اس کا شکر گزار رہنا چاہیئے۔

ایک آیت پیش ہے۔

”اور جو چیزیں اللہ نے پھیلا دی ہیں، تمہارے واسطے، زمیں پر رنگ برنگی، اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو سوچ وفکر کرتے ہیں۔“

(سورۃ ان نحل، ۱۳)

ہم نے ان میں سے صرف چند ہی نعمتوں کا ذکر کیا ہے جو اللہ نے لوگوں کو عطا کی ہیں۔ بہر حال ان مثالوں میں سے ایک کا ذکر کرنا بھی کافی ہوتا ہے۔ سمجھنے کے لئے اللہ کی مہربانی کو جو وہ تمام لوگوں پر کرتا ہے۔ وہ تمام لوگ جو اللہ کی مرضی کی وجہ سے کچھ حد تک سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس لئے فیصلے کر سکیں ہیں، ان کو چاہئے کہ اس سمجھنے کی صلاحیت کا صحیح ڈھنگ سے استعمال کریں اور اللہ سے مناسب طور پر محبت کریں۔ اپنے ضمیر کا استعمال کرتے ہوئے جو لوگ اس شاندار تخلیقی نظام کو سمجھتے ہیں، دیکھتے ہیں کہ دنیا، اللہ کے لئے ان کی محبت میں اضافہ کرنے کے وجوہات سے بھری پڑی ہے۔

کئی قرآنی آیات لوگوں کو توجہ دلاتی ہیں اپنے تاثرات ظاہر کرنے کے لئے ان تمام نعمتوں کے بارے میں جو اللہ نے انھیں دے رکھی ہیں۔ اور ان میں سے چند انعامات کے بارے میں بھی ہمیں یاد دلاتی ہیں۔

آیت

”بنایا ہے آدمی کو ایک بوند سے پھر جب ہی ہو گیا جھگڑنے والا بولنے والا، اور چوپائے بنا دیئے تمہارے واسطے جوڑے دار، اور کتنے فائدے، اور بعضوں کو کھاتے ہو، اور تم کو ان سے عزت ہے، جب شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب چرانے لے جاتے ہو، اور اٹھالے چلتے ہیں بوجھ تمہارے ان شہروں تک کہ تم نہ پہنچتے وہاں مگر جان مار کر، بیشک تمہارا رب بڑا شفقت کرنے والا بڑا مہربان ہے، اور گھوڑے پیدا کئے اور خچر اور گدھے کہ ان پر

سوار ہو اور زینت کے لئے، اور پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے اور اللہ تک پہنچتی ہے سیدھی راہ اور بعض راہ کج بھی ہے، اور اگر وہ چاہے تو سیدھی راہ دے تم سب کو، اور وہی ہے جس نے اتارا آسمان سے پانی تمہارے لئے، اس سے پیتے ہو اور اسی سے درخت ہوتے ہیں جس سے چراتے ہو، اگاتے ہو تمہارے لئے اس سے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے اس میں البتہ نشانی ہے ان لوگوں کو جو غور کرتے ہیں۔ اور تمہارے کام میں لگا دیا ہے رات اور دن، اور سورج اور چاند کو اور ستارے کام میں لگے ہیں اس کے حکم سے، اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کو جو سمجھ رکھتے ہیں۔ اور جو چیزیں پھیلا دی ہیں تمہارے واسطے زمین پر رنگ برنگی اس میں نشانی ہے ان لوگوں کو جو سوچتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے کام میں لگا دیا ہے دریا کو کہ کھاؤ اس میں سے گوشت تازہ اور نکالو اس میں سے گہنا موتی جو پہنتے ہو۔ اور دیکھتا ہے تو کشتیوں کو چلتی ہیں پانی پھاڑ کر اس میں اور اس واسطے کہ تلاش کرو اس کے فضل سے اور تاکہ احسان مانو۔ اور رکھ دیئے زمین پر بوجھ پہاڑوں کے کہ کبھی جھک نہ پڑے تم کو لے کر اور بنائیں ندیاں اور راستے تاکہ تم راہ پاؤ اور بنائیں علامتیں اور ستاروں سے لوگ راہ پاتے ہیں۔ (سورۃ ان نحل، ۱۶۔۴)

یہ نعمتیں ہیں صرف ایک نمونہ ان نعمتوں کا جو اللہ کی طرف سے انسانوں کو دی گئی تھیں، کیونکہ اللہ ذیل کی آیت میں منادی کرتا ہے۔

”اور اگر شمار کرو اللہ کی نعمتوں کو تو نہ پورا کر سکو گے ان کو، بے شک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔“ (سورۃ ان نحل، ۱۸)

حتیٰ کہ اگر ایک شخص تاثرات کا اظہار کرتا ہے ان نعمتوں پر جن کا اعادہ ان آیات میں ہوا تھا، یہ کافی ہے اس کے لئے جو سمجھتا ہے اللہ کی بے شمار فیض رسانی، رحم اور مہربانی کو۔ اللہ نے ہمیں نوازا ہے زندگی سے، ہمارے معاش کے لئے یقین دلاتا ہے، ہمیں خوش رکھتا ہے، اور ہر مخلوق اور صورت کو پیدا کرتا ہے جو ہمیں خوش کرتے ہیں۔ اس وجہ سے، ہم کو مسلسل خدا کے شکر گزار ہونا چاہیے ان نعمتوں کے لئے اور اللہ کے لئے غیر معمولی محبت محسوس کرنا چاہیے۔ اللہ نے تمام انسانوں کو پیدا کیا ہے جب کہ وہ کچھ بھی نہ تھے اور عطا کی ان کو زندگیاں۔ لوگ اللہ کی مہربانی کو جوان پر ہوتی ہے دیکھتے ہیں، اور ساتھ ساتھ اس کی

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

دائمی مہربانی اور کرم کو دیکھتے ہیں جب وہ تاثر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کس طرح پیدا کئے گئے تھے، کس طرح زندگی حاصل کی تھی، اور کس طرح احتیاط کے ساتھ ان کی حفاظت کی جاتی رہی ہے ان کی پیدائش کے لمحہ سے موت کے لمحہ تک۔ اللہ لوگوں کو توجہ دلاتا ہے ان کی تخلیق کے بارے میں، اظہار کرتا ہے ذیل کی آیت میں۔

''کیا انسان یاد نہیں رکھتا کہ ہم نے اس کو بنایا ہے جبکہ، پہلے سے وہ کچھ بھی نہ تھا۔''
(سورۂ مریم، ۶۷)

اللہ رحم مادر میں بچہ کو بہت ہی محفوظ حالت میں رکھتا ہے، اس محفوظیت کے ذریعہ سے وہ روکتا ہے بچہ کو پاپچ ہونے سے درد اور تکالیف سے محفوظ رکھتا ہے، جو کچھ کہ ایک بچّے کو ضرورت ہوتی ہے، ان کو پیدا کر دیا گیا تھا اربوں سال پہلے ہوا پانی اور سورج کی روشنی وغیرہ کو قدرت کی دی ہوئی نعمت ہوا سے وہ سانس لیتا ہے، اپنی ماں کے دودھ سے ہر تغذیہ کی جو اس کی ضرورت ہوتی ہے، وہ پوری ہوتی ہے، غرض کہ اس کے لئے ہر ضرورت تیار رہتی ہے، جوں ہی وہ دنیا میں آتا ہے۔ ہر شخص کا جسم محفوظ رہتا ہے اس کی ساری زندگی کے دوران اس بے عیب نظام کے دائرہ عمل میں جس کو اللہ نے پیدا کر رکھا ہے۔ مثلاً ہر شخص کا دل بغیر رکے دھڑکتا ہے ایک شخص کچھ بھی نہیں کرتا اس زندگی کے نظام کو قائم رکھنے میں۔ اگر وہ تیقن دیا ہوتا کہ اس کا دل حرکت کرے گا اس کی زندگی میں ہر سکنڈ پر، تو بھی اس کی زندگی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے، اسلئے کہ وہ ناقابل ہوتا ہے سونے ایک پُرسکون نیند، کھانے اطمینان سے، یا کچھ بھی باقاعدگی سے کر نہیں پاتا، لیکن سوچتا رہتا ہے بارے میں اپنے دل کی دھڑکن کے مسلسل۔

بہر حال، اللہ حکم دیتا ہے ہر ایک شخص کے دل کو کہ دھڑکے پیدائش کے لمحہ سے موت کے لمحہ تک۔ نتیجتاً اللہ تیقن دیتا ہے کہ ہر شخص کا دل کبھی بھی دھڑکنا بند نہیں کرے گا حتی کہ ایک لمحہ کے لئے بھی موت تک۔

ایک شخص حتمی طور پر اپنے جسم پر کنٹرول نہیں رکھ سکتا یا وجود کو اس کے خلاف زور دینے کے لئے آمادہ نہیں کر سکتا۔

ہمارا ہر لحاظ سے شاندار پروردگار ایک شخص کے جسم کے ہر حصہ کو پورے طور پر

کنٹرول کرنے والا ہے۔ ایک شخص خود سے آزادانہ طور پر کنٹرول یا دیکھ ریکھ نہیں کر سکتا ہے۔ دوران خون کو، کس قدر خون پمپ ہوتا ہے، اس (خون) کو منجمد ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے، اور تمام مختلف سسٹمس (یعنی تنفس نظام، ہضمی نظام، تحفظی نظام، اعصابی نظام وغیرہ) جو موجود ہوتے ہیں اس کے جسم میں کس طرح کارکرد ہوتے ہیں اس سے شخص لاعلم رہتا ہے۔

ایک شخص ہر ضرورت کے لئے اللہ پر depend ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ ظاہر کرتا ہے:

''اے لوگو تم ہو محتاج، اللہ کی طرف اور اللہ ہر احتیاج سے آزاد ہے، اللہ سب تعریفوں والا ہے۔'' (سورۂ فاطر، ۱۵)

ہر صبح جب تم جاگتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ تمہارا جسم یکدم تازہ محسوس ہوتا ہے اور کام دلجمعی سے کرتا ہے تاکہ تم زندہ رہ سکو۔ تم آسانی سے سانس لیتے ہو اور دیکھتے ہو ایک تازگی بھری دنیا کو بغیر ذرا سا بھی زیر بار ہونے کے۔

تم سنتے ہو صاف طور پر آوازیں آسانی سے محسوس کرتے ہو تمام خوشبویات کو، جو تم خواہش کرتے ہو کھاتے ہو۔ تم سوچنے اور توجہ کو مرکوز کرنے کا خیال نہیں کرتے کہ جو وٹامن جو تم استعمال کرتے ہو کہاں سے بھیجے جاتے ہیں، کس طرح تمہارا تحفظی نظام عمل کرتا ہے اور کارکرد رہتا ہے بچنے جرثوموں اور viruses، سے کس طرح تمہارا بھیجہ پیدا کرتا ہے خاکے فرنیچر کے ایک حصہ کے یا کسی اور چیز کے بارے میں تفصیل۔ بغیر کسی قسم کی تکلیف اٹھائے تم یاد کر سکتے ہو جو کچھ تم نے کیا تھا کل یا کئی سال پہلے اور ذخیرہ کر لیتے ہو ان تمام معلومات کو اپنے حافظہ میں سب سے زیادہ اہم ایک لحاظ سے، باوجود رکھنے ایک جسم جو کارکرد ہوتا ہے ایک حساس ترازو کے مطابق، تم ہوتے ہو صحت مند، کیونکہ اللہ مستقل طور پر کنٹرول کر رہا ہے تمہارے سارے نظام کو۔ اس لئے لوگ اپنے تاثر کا اظہار کرتے ہیں، بے عیب نظام کے بارے میں اور بے شمار عنایات کے بارے میں جو ہمارے پروردگار نے عطا کی ہیں لوگوں کو۔ جیسا کہ اللہ ہمیں یاد دلاتا ہے قرآن میں:

''اے انسان کس چیز سے بہکا ہے تو اپنے رب کریم پر، جس نے تجھ کو بنایا ہے، پھر تجھ کو برابر کیا ہے اور جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا۔'' (سورۂ ال۔ انفطار ۸۔۶)

اس لئے، اگر ایک شخص دیکھتا ہوتا اپنے جسم کو، کافی ثبوت پا سکتا ہوتا جو اس کی

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

رہبری کرتا ہوتا حاصل کرنے ایک گہری اور اعلیٰ محبت اللہ کی۔اس کے علاوہ، کائنات رکھتی ہے کافی تفصیلات، ان میں سے تمام نمائندگی کرتے ہیں بے شمار عنایات کی جو لوگوں کو عطا کی گئی ہیں۔یہ تمام غیر معمولی عنایات پیدا کی گئی ہیں اور محفوظ رکھی گئی ہیں ہمارے صرف ایک اور واحد دوست اللہ سے۔

وہ جو ان تفصیلات پر اپنے تعلق خاطر کا اظہار کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ مسلسل اللہ پر depend ہوتے ہیں، جس نے صرف انھیں پیدا کیا ہے بلکہ زندہ رہنے کے قابل بنایا ہے۔بغیر اس کی مرضی کے وہ سانس بھی نہیں لے سکتے۔اس طرح وہ سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ ہی ان کا سب سے قریبی دوست اور سرپرست ہے۔اللہ ہمیں اس حقیقت سے روشناس کراتا ہے ذیل کی آیت میں:

”اور تم عاجز کرنے والے نہیں، زمین میں اور نہ آسمان میں، اور کوئی نہیں تمہارا اللہ سے ورے حمایتی اور نہ مددگار۔“ (سورۃ عنکبوت،۲۲)

☆ اللہ کی پیدا کردہ ہر چیز ہوتی ہے بہت ہی ندرت بھری اور نفع بخش

ہر قدرت والا ہمارا پروردگار لامحدود انصاف اور رحم اپنے میں رکھتا ہے، پیدا کیا ہے ساری کائنات کو، ساتھ ساتھ ہر فیصلہ جو وہ کرتا ہے وہ ہوتا ہے بہت ہی فائدہ مند اور خوبصورت تمام لوگوں کے لئے۔حتیٰ کہ بعض واقعات جو بظاہر، غیر اہم نظر آتے ہیں، زیادہ اچھائی، ذہانت اور خوبصورتی اپنے میں رکھتے ہیں، اللہ ہمیں اس حقیقت سے ذیل کی آیات میں واقف کراتا ہے۔

”شائد بری لگے تم کو ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمہارے حق میں اور شاید تم کو بھلی لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تمہارے حق میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“

(سورۃ بقرہ،۲۱۶)

”ہم نے اس کو سجھائی راہ، آیا اسے حق مانتا ہے اور آیا ناشکری کرتا ہے۔“

(سورۃ الدھر،۳)

وہ ایمان والے جو اس حقیقت کو جانتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارتے ہیں،

مطمئن ہوتے ہیں جو کچھ حالات سے وہ گزرتے ہیں اور جو کچھ وہ سنتے ہیں، اور ہمیشہ اللہ کی طرف رجوع رہتے ہیں شکر ادا کرتے ہیں واسطے تمام نعمتوں کے لئے جو اللہ نے عطا کی ہیں۔اس طرح وہ یاد کرتے ہیں اللہ کو گہری محبت اور حمد کے ساتھ۔

☆ اللہ چاہتا ہے آسانیاں لوگوں کے لئے

ہمارا پروردگار رکھتا ہے بے انتہا رحم اور ہمدردی، بلاتا ہے لوگوں کو سب سے زیادہ آسان اور بے حد خوبصورت راستہ کی طرف اس کے پیغمبروں اور کتابوں کے ذریعہ۔مذہبی اخلاق، جن کی طرف وہ ہمیں بُلاتا ہے، ہوتے ہیں انتہائی آسان اپنانے کے لئے، اور مقرر کردہ عبادتیں ہر ایک کے حیطۂ اختیار میں ہوتی ہیں۔ان لوگوں میں سے وہ جو ان مذہبی فرائض کو پورا نہیں کرسکتے انھیں آگاہ کیا جاتا ہے کئی آسان طریقوں سے جن کو وہ استعمال کرسکتے ہیں بدلنے اپنے حالت کو اور ہمارے رب کریم کی خوشنودی حاصل کرنے۔جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں ان آیات میں ”سہج سہج پہنچائیں گے ہم تجھ کو آسانی تک۔

(سورۃ الاعلیٰ۔۸)

”اس واسطے نہیں اتارا ہم نے تجھ پر قرآن کہ تو محنت میں پڑے، مگر نصیحت کے واسطے، اس کے لئے جو ڈرتا ہے۔“ (سورۃ طٰہٰ،۲،۳)

”......اس نے تمہیں پسند کیا اور نہیں رکھی تم پر دین میں کچھ مشکل —— دین تمہارے باپ ابراہیم کا...........“ (سورۃ الحج،۷۸)

ایک دوسری آیت میں، اللہ کہتا ہے کہ وہ لوگوں پر اتنا بوجھ نہ لادے گا کہ وہ اسے سنبھال نہ سکیں۔

”اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر جس قدر اس کی گنجائش ہے۔اس کو ملتا ہے جو اس نے کمایا ہے اور اسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا ہے۔اے ہمارے رب نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں، اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر، اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے بوجھ کہ جس کی ہم کو طاقت نہیں اور درگزر کر ہم کو اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا رب ہے مدد کر ہماری کافروں پر۔“

(سورۃ بقرہ،۲۸۶)

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

یہ آسانی ہے ایک اظہار اللہ کی مہربانی کا، مغفرت کا اور رحم دلی کا۔ اللہ نے قائم کیا ہے ایک آسان دین اپنے بندوں کے لئے، اور، اس جسمانی امتحان کے ختم پر، اللہ سناتا ہے خوشخبری، بے نظیر خوبصورتی کی اور ناقابل قیاس کمال کی نعمتوں سے لبریز، جنت کی دائمی زندگی کی:

”خوشخبری دیتا ہے ان کو اللہ اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغوں کی کہ جن میں ان کو آرام ہے ہمیشہ کا، رہا کریں گے ان میں مدام، بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔“ (سورۂ توبہ، ۲۱،۲۲)

اللہ ہر چیز سے بے نیاز ہے اور تمام خامیوں سے آزاد ہے۔

برخلاف اس کے، بندوں کو ضرورت ہے کہ عبادت کریں، دعا مانگیں، اور اچھے کردار و اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ حتیٰ کہ دنیا کا سب سے زیادہ ہولناک تشدد پسند اور بدعقیدہ شخص کسی طرح سے بھی اللہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، کیونکہ اللہ پورے طور پر مالک اور قادر مطلق ہے تمام کا جو وجود رکھتے ہیں۔ پھر بھی اللہ کہتا ہے کہ وہ نوازتا ہے ان لوگوں کو جو بہترین کردار و اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ، قادر مطلق، کی کئی نشانیوں میں سے ایک، معاف کر دینا اور رحم کرنا ہے۔

انکشافات جو اللہ کی سچی کتاب اپنے میں رکھتی ہیں، لوگوں کو ان کی تاریکی سے روشنی میں لاتی ہیں اور اللہ کے بھیجے گئے پیغمبروں اور رسولوں کے ذریعہ ہر ایک کی رہبری کی جاتی ہے صحیح راستہ کی طرف جو ہوتا ہے ایک دوسرا مظہر ہمارے پروردگار کی مہربانی کا۔ اللہ نے قرآن کو روشنی کا ایک ماخذ بنایا ہے جو لوگوں کو صحیح اور غلط راستوں کی پہچان بتلاتا ہے۔ اور ظاہر کرتا ہے تمام ضروری نقاط جن پر عمل کر کے انسان کامل انسان بن جاتا ہے اور دین و دنیا میں سرخرو اور شادماں ہوتا ہے۔ ہمارا رب، ہم کو عبادت، اعتقاد اور سلوک مسلوک و اخلاق کی تمام صورتوں سے آگاہ کرتا ہے اور جن کے لئے ہم جواب دہ ہوں گے بعد کی زندگی میں۔ ”............اور ہم نے ان لوگوں کے پاس پہنچا دی ہے کتاب جس میں مفصل بیان کیا ہے ہم نے خبرداری کے ساتھ، راہ دکھانے والی اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔“

(سورۃ الاعراف، ۵۲)

اللہ کہتا ہے قرآن میں کہ اس کے حروف میں کبھی انحراف نہیں ہوگا۔

”ہم نے آپ پر اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم اب اس کے نگہبان ہیں۔“

(سورۂ حجر، ۹)

”اس پر جھوٹ کا دخل نہیں آگے سے اور نہ پیچھے سے، اتاری ہوئی ہے حکمتوں والے سب تعریفوں والے کی۔“ (سورۂ fossilat ۴۲)

قرآن کی نگہبانی ہوگی اور وہ قیامت تک قانونی طور پر کارکرد رہے گا۔ اپنے میں ہر عیب سے عاری اور ہر لحاظ سے جامع قرآن ہے ایک نعمت عظمیٰ اور سہولت بخش ساری انسانیت کے لئے۔ اللہ ان حقائق سے واقف کراتا ہے ایمان والوں کو ذیل کی آیت میں:

”............اور اتاری ہم نے تجھ پر کتاب، ہر چیز کے بارے میں کھلے بیان کے ساتھ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری حکم ماننے والوں کے لئے۔“

(سورۂ النّحل، ۸۹)

اور اس کے علاوہ، اللہ نے تمام انسانوں کی تاریخ کے دوران بھیجے ہیں اس کے رسول اور پیغمبر لوگ۔ یہ اللہ کے متبرک لوگ جن کو اللہ نے اپنا رسول اور پیغمبر انتخاب کیا تھا، ہوتے تھے بہت ہی قابل اعتماد، پاکیزہ، نیک اور انتہائی اچھے اخلاق کے حامل۔ وہ صرف اللہ کی خوشنودی کے متلاشی ہوتے تھے، حتیٰ کہ اپنی جان خطرے میں ڈال کر، اپنی زندگیاں صرف کرتے تھے لوگوں کو راغب کرتے ہوئے سچائی کے راستہ کی طرف۔ علاوہ اس کے وہ ہوتے تھے بہت ہی رحم دل، وہ مسلسل ایمان والوں کے لئے سوچا کرتے تھے اور ان کی حفاظت کیا کرتے تھے اور ہوتے تھے دردمند اور ایثار کے مجسمے ایمان والوں اور عام لوگوں کے لئے۔ اللہ انتخاب کرتا تھا ان تمام خاص الخاص لوگوں کا جو اس قدر شاندار خصوصیات کے حامل ہوتے تھے اور انھیں بھیجتا تھا انسانیت کی بہتری کے لئے۔ یہ ہے ایک اور مثال اللہ کی مہربانی کی جو وہ عام انسانوں کے لئے روا رکھتا تھا۔ ایک اور اس کے رحم اور تحفظ کا اظہار ہوتا ہے جبکہ وہ تمام باتوں سے لوگوں کو آگاہ کر چکا تھا اور بھیج چکا تھا۔ ساری سچی کتابیں، ساتھ قابل بھروسہ رسول اور پیغمبروں کے، لوگوں کو دعوت دینے ایک آسان اور سچے راستہ کی طرف۔

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

اللہ یقین دلاتا ہے سہولت کی تمام لوگوں کو ساری انسانی تاریخ کے دوران اور مہیا کرتے ہوئے، یہ سہولت ان کے لئے ممکنہ اچھی شکل میں اور وعدہ کرتا ہے نگہبانی کا اور تحفظ کا ان لوگوں کے لئے جو اس کے بلاوے پر لبیک کہتے ہیں۔

اور ان سب کے ماسوا، وہ وعدہ کرتا ہے ایک جنت کا جو تمام خوبیوں سے آراستہ ہوتی ہے ایمان والوں کے لئے۔ اللہ بہت ہی مہربان، محافظ اور تمام لوگوں کو نعمتیں مہیا کرنے والا ہے اس دنیا میں اور بعد کی دنیا میں اور رکھتا ہے بے پناہ محبت، ہمدردی لوگوں کے جو خدا کے حکم بجالاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں۔

☆ اللہ پشیمانی (توبہ) قبول کرتا ہے اور معاف کرتا ہے ان لوگوں کو جو ندامت محسوس کرتے ہیں۔

اللہ جو رکھتا ہے غیر معمولی معاف کرنے کی صفت، ظاہر ہوتی ہے ذیل کی آیت میں۔

"اور اگر اللہ پکڑے لوگوں کو ان کی بے انصافی پر، نہ چھوڑے زمین پر ایک بھی چلنے والا، لیکن ڈھیل دیتا ہے ان کو ایک وقتِ موعود تک، پھر جب آپہنچے گا ان کا وعدہ نہ پیچھے سرک سکیں گے ایک گھڑی اور نہ آگے سرک سکیں گے۔" (سورۃ النّحل، ۶۱)

حتیٰ کہ جب کے تم پڑھ رہے ہوتے ہو یہ کتاب، اللہ نے مختص کر رکھا ہے ایک خاص وقت تمہارے اور تمام دوسرے لوگوں کے لئے۔ یہ ہے ایک بہت ہی کار آمد وقفہ ایمان والوں کے لئے۔ ہر شخص جو ڈرتا ہے، تعظیم بجالاتا ہے اور مطیع اور فرمانبردار ہوتا ہے اللہ کا اور اپنا رخ کرتا ہے اللہ کی طرف ندامت میں ہر گناہ کے لئے جو وہ اعتراف کرتا ہے یا کرتی ہے تو اللہ کی معافی حاصل کریں گے جب تک وہ مخلص رہیں گے اپنی پشیمانی میں۔

اللہ کا بے انتہا رحم کا اظہار ہوتا ہے ذیل کی آیت میں:

"اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اس کی رحمت اور یہ کہ اللہ معاف کرنے والا ہے اور حکمتیں جاننے والا ہے ورنہ کیا کچھ نہ ہوتا۔" (سورۃ النور، ۱۰)

چونکہ اللہ رکھتا ہے اپنے میں بے پناہ رحم، وہاں ہمیشہ ہوتی ہے امید معافی کی۔ ہمارا اللہ عطا کرتا ہے نجات کا موقع ہر شخص کو جب تک کہ وہ زندہ رہتا ہے یا رہتی ہے، اور ہر

ایک کو اس حقیقت سے متعارف کراتا ہے۔

اللہ کی تمام مہربانیاں اور رحم کے باوجود، وہ جو کہ اللہ کو بھول جاتے ہیں یا گذارتے ہیں زندگی بغیر سوچے سمجھے اللہ کے اعتماد کے بارے میں ہیں، حقیقت میں، بالکل یہ ایک بے پرواہی کی حالت میں۔ صحیح ڈھنگ سے قابل نہیں ہوتے جاننے اللہ کی مہربانی کو محبت کو اور عنایات کو اس زندگی میں، وہ سزا پائیں گے بعد کی زندگی میں۔

☆ اللہ حفاظت کرتا ہے اور مدد کرتا ہے ان لوگوں کی جو اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہیں۔

جو تہہ دل سے رخ کرتے ہیں اللہ کی طرف اور اس کا راستہ اپناتے ہیں وہ سمجھتے ہیں اللہ کے تحفظ کو اور اس کی موجودگی کو۔ اللہ ان لوگوں کے لئے سچائی کا راستہ صاف رکھتا ہے جو خلوص دل کے ساتھ اللہ کی ذات میں یقین کامل رکھتے ہیں، برائی سے دور رہتے ہیں اور نیکوکاری میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ ان کو آسانیاں فراہم کرتا ہے جو کچھ کہ وہ تمام کرتے ہیں سچائی کی راہ پر۔ اللہ ہمیں کئی ایک آیات میں واقف کراتا ہے کہ وہ مدد کرتا ہے، حفاظت کرتا ہے اور پرداخت کرتا ہے ایمان والوں کی بڑے پیمانہ پر کیونکہ "...... یہ ہمارا فرض ہے کہ مدد کریں ایمان والوں کی۔" (سورۂ روم، ۴۷)

بہترین مثالوں میں سے ایک مثال ہے اللہ کی مدد اور تائید کے بارے میں جو دیکھی جاسکتی ہے پیغمبر موسیٰ علیہ اسلام کی زندگی میں، جب وہ شہر سے بھاگ آئے تھے، اللہ سے رجوع ہوئے تھے اور ذیل کی دعا مانگی تھی:

اے میرے رب تو جو چیز اتارے میری طرف اچھی ہوتی ہے۔ میں اسی کا محتاج ہوں۔" (سورۃ القصص، ۲۴)

اللہ نے قبول کیا ان کی دعا کو، بناتے ہوئے قابل پیغمبر موسیٰ علیہ اسلام کو پانے ایک قبیلہ لوگوں کا جن کے ساتھ وہ رہ سکتا تھا اور ان پر انحصار کرسکتا تھا۔

پیغمبر موسیٰ علیہ اسلام کے پیغمبری کے الہام کی مطابقت میں، اللہ نے ان کے بھائی، پیغمبر ہارون علیہ اسلام کو مقرر کیا حمایت کرنے اور مدد کرنے حضرت موسیٰ علیہ اسلام

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

کی ان کے فرعون کے خلاف مقصد میں۔اللہ نے مدد کی ان دونوں کی جب فرعون اوراس کی فوج نے ان پر ہلا بول دیا تھا۔اللہ نے سمندر کو چاک کر کے راستہ کھول دیا تھا قابل بنانے پیغمبر موسیٰ علیہ اسلام اوراسرائیلیوں کو بھاگ نکلنے آزادی کے لئے جبکہ فرعون اوراس کی فوج ساری ڈوب گئی،سمندر میں۔اللہ بیان کرتا ہے،ذیل کی معلومات اس واقعہ کے بارے میں:

’’اورہم نے احسان کیا موسیٰ اور ہارون پراور بچایا ہم نے ان کواوران کی قوم کو اس بڑی افتاد سےاوران کی ہم نے مدد کی تو رہے وہی غالب۔‘‘

(سورۃ صفّٰت،۱۱۴۔۱۱۶)

اللہ نے مدد کی نوحؑ کی ان کی ہمت بندھاتے ہوئے بنانے ایک ناؤ(ark) تحفظ دینے حضرت نوحؑ کواور اس کے ماننے والوں (Followers) کو آنے والے طوفان سے۔

بچایا عیسیٰ علیہ اسلام کو یقینی موت سے اٹھا کرانھیں اپنے پاس اور بچایا یوسف علیہ السلام کو آزاد کرا کے اسے مصری وزیر کے تہہ خانے سے اورتب پہنچایا انھیں بلندرتبہ اور طاقت پر۔ہمارے رب نے مسلسل مدد کی ہے ہمارے پیغمبروں کی،کر کے ہلکا ان کے بوجھ کو۔اللہ ہمیں بتلاتا ہے کہ وہ تھا ہمارے پیغمبروں کا سرپرست،محافظ اور مدد کا منبع جو ایمان والوں کے دلوں کو قابل بنائے رکھا ہے،بالکلیہ ہونے امن اوراعتماد کی حالت میں۔

’’تو کہہ کون ہے کہ تم کو بچائے اللہ سے اگر چاہے تم پر برائی یا چاہے تم پرمہربانی اورنہ پائیں گے اپنے واسطے اللہ کے سوائے کوئی حمایتی اور نہ مددگار۔‘‘(سورۃ احزاب،۱۷)

’’اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندوں کے حق میں جو کہ رسول ہیں،بے شک ان ہی کو مدد دی جاتی ہے،اور ہمارا لشکر جو ہے،بے شک وہی غالب ہے۔‘‘

(صفّٰت ۱۷۱۔۱۷۳)

’’اے ایمان والو اگر تم مدد کرو گے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور جمادے گا تمہارے پاؤں۔‘‘ (سورۃ محمد،۷)

لوگ ہرلمحہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں،کیونکہ وہاں پر کوئی اور دوسرا مددگار نہیں ہے سوائے اللہ کے۔جب کبھی تم سامنا کرتے ہو کسی بھی مصیبت کا،اللہ ہی صرف ایک ہوتا ہے

جو کوئی بھی مدد کرسکتا ہے۔بطور ایک رحم کے،اللہ نے پیدا کی ہے کئی ایک نعمتیں لوگوں کے لئے۔جب کہ وہ مشکل میں ہوتے ہیں،تب لوگ اللہ کی ان دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔یہ بہت ہی خراب بات ہوتی ہے۔یہ سمجھنا کہ یہ نعمتیں آزادانہ طاقت کا ایک ذریعہ ہے۔تسلیم کیا جاتا ہے کہ اللہ نے ان نعمتوں کو پیدا کیا ہے،انھیں دیکھنا چاہیے بطور اللہ کے مظاہر کے،مہربانی کے اوررحم کے جو وہ انسانیت پر کرتا ہے۔مثلاً اگر کوئی ایک ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے،ڈاکٹر صرف علاج کرتا ہے،ایک شخص کو اپنا مشورہ دے کر۔صرف اللہ اسے شفا دے سکتا ہے۔اسی لحاظ سے،اگر ایک شخص ایک solicitor کی خدمات حاصل کرتا ہے بطوراس کے سرپرست،حفاظت کرنے قانوناً شخص کا،ہوتا ہے لیکن اس کا صحیح سرپرست اللہ ہے۔ایک وکیل ایک شخص کے حقوق کی صرف حفاظت کرسکتا ہے یا یقین دلاسکتا ہے قانونی نمائندگی کی،اللہ کی مرضی سے۔حقیقت میں اللہ تمام مسائل کی یکسوئی کرتا ہے اور مہیا کرتا ہے ایک شخص کی کامیابیاں ممکنہ کامیاب طریقہ سے۔

ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی مدد کے طالب ہوتے ہیں اور جو جانتے ہیں کہ ہمارا اللہ ہوتا ہے ان کا صحیح سرپرست کے،صرف سچے دوست کے،اور مددگار کے،اللہ ضمانت دیتا ہے کہ اس کی مدد ان تک پہنچتی ہے مختلف راہوں سے۔وہ جو ان حقائق کو جانتے ہیں،وہ کبھی بھی دوسرے لوگوں سے یا ذرائع سے ایسی ضمانتیں حاصل نہیں کرتے،کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تمام امداد اللہ کی طرف سے آتی ہے اور اوراس لئے ہر صحیح چیز کی طلب اللہ سے کرنی چاہیے۔جب لوگ حاصل کرتے ہیں کامیابی،ہوتے ہیں کامیاب،یا پاتے ہیں نفع ایک غیر متوقع ذریعہ سے،وہ فوری موڑ لیتے ہیں اپنے آپ کو اللہ کی طرف اوراس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔اس خدائی مدد کی وجہ سے،وہ کرتے ہیں احترام اپنے رب کا گہری محبت اور غیر معمولی عقیدت کے ساتھ۔

اللہ ہمیں یاددلاتا ہے کہ وہ ہے کسی بھی شخص کا سچا سرپرست اور امداد کا ذریعہ بشرطیکہ وہ اللہ پر پورا یقین رکھتا ہو۔

ذیل کی آیت میں اس بات کی وضاحت ہوتی ہے:

’’جب کبھی ہم منسوخ کرتے ہیں کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو بھیج دیتے ہیں

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

اس سے بہتر یا اس کے برابر، کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور نہیں ہے تمہارے واسطے اللہ کے سوائے کوئی اور حمایتی اور نہ مددگار۔'' (سورۂ بقرہ، ۱۰۷-۱۰۶)

☆ اللہ دعائیں قبول کرتا ہے

ہم میں سے کوئی بھی نہیں رکھتا آزادانہ طاقت۔ ہماری زندگی کے ہر موڑ پر، ہم انحصار کرتے ہیں اللہ پر عطا کرنے ہم پر اپنی رحمت اور اپنی مہربانی اور اپنی نعمتوں سے ہمیں نوازے اور نگہبانی کرے اور ہمارے تحفظ کا تیقن دے۔ ہمارا پروردگار بے انتہا رحم و کرم رکھتا ہے، بتلاتا ہے لوگوں کو کہ وہ جواب دیتا ہے ان کی التجاؤں اور عبادات کا۔ ''اور جب تم سے پوچھیں میرے بندے مجھ کو، سو میں تو قریب ہوں، قبول کرتا ہوں مانگنے والے کی دعا کو۔ جب بندے مجھ سے دعا مانگیں تو چاہیے کہ وہ حکم مانے میرا پہلے اور یقین لائیں مجھ پر تا کہ نیک راہ پر آئیں۔'' (سورۂ بقرہ، ۱۸۶)

''تمہارا رب کہتا ہے، مجھ کو پکارو، اور میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔ کیا نہیں ہے دوزخ میں ٹھکانہ غرور والوں کا۔ (سورۂ غافر، ۶۰)

حقیقت کہ اللہ پورے طور پر قادر مطلق اور مالک ہے ہر چیز کا جو وجود رکھتی ہے، آیا روحانی یا جسمانی، اور وہ سنتا ہے ہر ایک کی عبادت کو، جانتا ہے ہر چیز کو جو ایک شخص کے ذہن میں ہوتی ہے اور ہر دعا کو قبول کرتا ہے۔ وہ بڑی عنایت والا اور رحم والا ہے۔

جبکہ ایک التجا (دعا) کرتے ہیں، ہم خواہش کرتے ہیں کسی بھی چیز کے لئے جو ہم چاہتے ہیں، بشرطیکہ ہم اللہ کی مرضی کے قریب ہوتے ہیں اور خیال رکھتے ہیں اپنے حدود کا جو اللہ نے انسانوں کے لئے مقرر کر رکھے ہیں۔

قرآن رکھتا ہے کئی پیغمبروں کی دعائیں اور ظاہر کرتا ہے کہ کیسے اللہ ان کو جواب دیتا ہے۔

''اور ایوب کو، جس وقت پکارا اس نے اپنے رب کو کہ مجھ پر پڑی ہے تکلیف اور تو ہے سب رحم والوں سے بڑھ کر رحم والا، پھر ہم نے سن لی اس کی فریاد سو دور کر دی جو اس پر

تھی تکلیف اور عطا کئے اس کو اس کے گھر والے، اور اتنے ہی اور کئے ان کے ساتھ رحمت اپنی طرف سے، اور نصیحت ہے بندگی کرنے والوں کو۔'' (سورۂ انبیاء، ۸۴،۸۳)

''اور ذکریا کو، جب پکارا اس نے اپنے رب کو، اے رب نہ چھوڑ مجھ کو اکیلا اور تو ہے سب سے بہتر وارث، پھر ہم نے سن لی اس کی دعا اور بخشا اس کو یحییٰ اور اچھا کر دیا اس کی عورت کو، وہ لوگ دوڑتے تھے بھلائیوں پر اور پکارتے تھے ہم کو توقع اور ڈر سے اور تھے ہمارے آگے عاجز۔'' (سورۂ انبیاء، ۹۰،۸۹)

''اور ہم کو پکارا تھا نوح نے سو کیا خوب پہنچنے والے ہیں ہم پکار پر، اور بچا دیا اس کو اور اس کے گھر کو اس بڑی افتاد سے اور رکھا اس کی اولاد کو۔ وہی باقی رہنے والا ہے۔'' (سورۂ صٰفّت، ۷۷،۷۵)

اس کے علاوہ، اللہ قبول لیتا ہے دعائیں، التجائیں ہر ایک کی جو مصیبت میں اور ضرورت میں ہوتے ہیں۔

''بھلا کون پہنچتا ہے بیکس کی پکار پر، جب اللہ کو پکارتا ہے اور دور کر دیتا ہے سختی اور کرتا ہے تم کو نائب اگلوں کی زمین پر، کیا اب کوئی حاکم ہے۔ اللہ کے ساتھ تم بہت کم دھیان دیتے ہو اللہ پر۔'' (سورہ النمل، ۶۲)

ایک شخص جو دیکھتا ہے اس کی دعائیں قبول ہو جاتی ہیں تو بڑی خوشی محسوس کرتا ہے۔ جو جانتا ہے کہ اللہ ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے۔ مسلسل دیکھتا ہے، سنتا ہے اور جانتا ہے، ہر چیز جو تم سے تعلق رکھتی ہے پیدا کرتی ہے امید تم میں کہ اللہ مدد کرتا ہے۔ تمہارے ہر کام میں جو تم اپنے ذمہ لیتے ہو۔ اور قبول کرتا ہے ہر التجا کو جو تم کرتے ہو، جہاں تک تم پُرخلوص ہوتے ہو اپنی دعا میں۔ یہ بات اضافہ کرتی ہے ایمان والے کی محبت میں، خود سپردگی میں اور اللہ سے قربت میں۔

☆ اللہ اپنے میں غیر معمولی انصاف رکھتا ہے

ہماری زندگیوں کے دوران، ہم میں سے ہر ایک دیکھتا ہے اور عینی شاہد ہوتا ہے۔ کئی ایک لوگ غیر منصفانہ کام کرتے ہیں۔ اس قسم کا سلوک عموماً مشاہدہ کیا جاتا ہے کام کرنے

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

کے دوران، جبکہ جانچا جاتا ہے یا ایک فیصلہ صادر کیا جاتا ہے۔ وہ مستقل طور پر خود کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں، یا کم از کم خیال نہیں کرتے ہیں کہ وہ کس حد تک اپنے افعال میں منصف ہیں۔ انصاف ایک علامت ہے کہ ایک شخص کسی حد تک اخلاق کے اعلیٰ اقدار کا حامل دکھائی دیتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ ایمان داری اور اخلاق اپنے میں رکھتا ہے یہ لوگ جو انصاف کرنے کے مجاز ہوتے ہیں، ان میں سے بعض حتیٰ کہ انصاف کی خاطر اپنے ذاتی مفادات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ ایسے لوگ معاشرہ میں کمیونٹی کی محبت اور عزت حاصل کرتے ہیں اور، مختلف معاملات میں اختلاف رائے رکھنے کے باوجود قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، اور مقبول عام گردانے جاتے ہیں۔

اللہ جو بے پناہ انصاف کا منبع ہوتا ہے اپنے تمام فیصلے جامع انصاف کے ساتھ صادر کرتا ہے۔ تمام لوگ اپنے اپنے لحاظ سے انصاف کے حق دار ہوتے ہیں اور اسی طرح مستقبل میں بھی یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا انعام کسی نہ کسی روپ میں حاصل کرتا ہے۔ قرآن ہم سے کہتا ہے کہ کس طرح سے اللہ کے انصاف کا اطلاق ہوتا ہے مکمل طور پر بعد کی زندگی میں:

''جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ، سو جس کو ملے گا اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں، سو وہ پڑھیں گے اپنا لکھا (کیا) اور ظلم نہ ہو گا ان پر ایک باریک تاگے برابر بھی۔'' (سورۃ۔ بنی اسرائیل۔۷۱)

''تو کہہ جمع کرے گا ہم سب کو ہمارا رب پھر فیصلہ کرے گا ہم میں انصاف کا اور وہی قصہ چکانے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔''

(سورۃ سبا، ۲۶)

ایقان رکھتے ہوئے کہ اللہ کا انصاف حاصل کرے گا، ایک شخص سپرد کرتا ہے اپنے آپ کو اللہ کو بے حد محبت اور مطلق اعتماد کے ساتھ۔ نتیجہ میں تمام صورتوں میں وہ جانتا ہے کہ اللہ کا انصاف عیاں ہے ہر اس واقعہ میں جو پیش آتا ہے اور اس طرح وہ مانتا ہے پوری محبت اور خوشی کے ساتھ ہر کسی واقعہ کو جس کو ہمارا رب پیدا کرتا ہے۔

☆ ڈر، احترام اور محبت اللہ کے لئے ایک ساتھ ہونا چاہیے

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اللہ کی محبت کافی ہے ان کے لئے جو خواہشمند ہوتے ہیں زندہ رہنے مذہبی اخلاق کے مطابق اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے، بہر حال اللہ ہمیں واقف کراتا ہے کہ اس کے بندے جو رکھتے ہیں اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور اللہ سے محبت کرتے ہیں اور رکھتے ہیں ایک حقیقی معنوں میں ڈر اور احترام اللہ کے لئے۔

ہر شخص جو رکھتا ہے یقین اللہ پر اس کی تمام خصوصیات کے ساتھ اور حمد و ثنا کرتا ہے اس کی بڑائی کی، اور ساتھ ساتھ وہ جو ذہانت اور ضمیر (شعور) رکھتے ہیں ڈرتے ہیں اللہ سے اور احترام کرتے ہیں اللہ کا بے حد۔ اللہ ایسے بندوں کو بناتا ہے صاحب تقویٰ، جو اس کی مرضی کا اتباع کرتے ہیں، تمیز کرتے ہیں اچھائی کی برائی سے اور رب العزت کے لگائے ہوئے پابندیوں پر عمل کرتے ہیں جو اس نے عام انسانوں پر لگائے رکھے ہیں اللہ ہمیں واقف کراتا ہے ان انعامات سے جو وہ ایمان والوں کو عنایت کرتا ہے، ذیل کی آیت اس بات کو واضح کرتی ہے:

''اے ایمان والو اگر تم ڈرتے رہو گے اللہ سے، تو کر دے گا تم میں فیصلہ اور دور کر دے گا تم سے تمہارے گناہوں کو اور تم کو بخش دے گا، اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔''

(سورۃ انفال، ۲۹)

مثال کے طور پر ایسے لوگ جو ایمان والے ہوتے ہیں کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ حتیٰ کہ اگر ان کا ذاتی وقار بھی متاثر ہوتا ہے، وہ فکر مند ہوتے ہیں کہ کہیں اللہ کی خوشنودی کے خلاف کوئی بات ان سے سرزد نہ ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ کی سزا کے سزاوار نہ ہو جائیں، اس لئے ہر کام بہت ہی احتیاط اور ایمان داری کے ساتھ کرتے ہیں، اگر وہ حتّٰی کہ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی بھول چوک میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور کہہ گزرتے ہیں کوئی بات جو سچائی پر مبنی نہیں ہوتی، وہ فوری پشیمان ہوتے ہیں اور اپنے تئیں وعدہ کرتے ہیں کہ اس قسم کی غلطی مستقبل میں کبھی نہ کریں گے۔ اس طرح سے باوجود سخت ضرورت میں ہونے کے، وہ کبھی بھی کوشش نہیں کرتے کمانے کی ناجائز طور پر کوئی کمائی کیونکہ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور اس

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

کا احترام کرتے ہیں۔ ہر شخص جو مناسب طور پر نہیں ڈرتا اور احترام نہیں کرتا اللہ کا رکھتا ہے خود کے اپنے خانگی حدود۔ حتّٰی کہ اگر وہ ہوتا ہے سچا اور ایمان دار اس کی حد تک، وہ اپنی خواہشات کے مطابق اپنے حدود سے بھی تجاوز کر کے کام کرتا ہے۔ وہ جو ڈرتے ہیں اور احترام کرتے ہیں اللہ سے، اس کے برخلاف، کبھی نہیں گمراہ ہوتے سیدھے راستہ سے، اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ کس قدر مشکل ہوتا ہے ان کے لئے اس کیفیت سے گزرنا۔

جب کسی مشکل کا سامنا کرتے ہوتے ہیں، وہ فوری اللہ سے رجوع ہو لیتے ہیں مکمل بھروسہ کے ساتھ اور اس سے ملتجی ہوتے ہیں دیکھ پانے مشکل سے نکل پانے کا راستہ۔

اللہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے، ان کے لئے اچھائی چاہتا ہے، اور ہوتا ہے ہمیشہ معاف کرنے والا اور مہربان، ان کی مدد کرتا ہے بار بار، نچھاور کرتا ہے مہربانی اپنے بندوں پر بغیر کسی معاوضہ کی تلاش کے۔ بُت پرست اور کافرین اللہ کی مہربانی سے بہت دور ہوتے ہیں، ہمارا پروردگار جو بے انتہا انصاف اپنے میں رکھتا ہے، فراہم کرتا ہے اپنے پاک بندوں کے لئے جو رکھتے ہیں بھروسہ مند دل اور حقیقی ایمان اللہ پر، اور اللہ انھیں عطا کرتا ہے انعام اس دنیا میں اور بعد کی دنیا میں بھی۔ وہ جو بد اعتقادی پر مصر ہوتے ہیں دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں ہمارے رب کریم کی لامحدود طاقت اور قابلیت کو سزا دینے منکرین کو بعد کی زندگی میں، اور جو لوگ اللہ کا ہر لحاظ سے احترام اور عزت کرتے ہیں، وہ ہوتے ہیں بہت ہی محتاط اپنے کوئی بھی طرز عمل سے جو اللہ کی خوشنودی سے انھیں دور لے جاتا ہے۔ بہر حال، اس کے برخلاف، ان کی اللہ میں امید بندھتی ہے کہ اللہ ان کے گناہوں کو معاف کر دے گا اور ان کی ندامت کو قبول کرے گا۔ وہ اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں اس کی خوشنودی حاصل کریں اور جنت سے نوازے جائیں اپنے اللہ کی راہ میں نیک کام کر کے۔ قرآن ایمان والوں کے اخلاق کے بارے میں کہتا ہے، جیسا کہ ذیل کی آیت میں درج ہے۔

''اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسا کہ ڈرنا چاہیے اور نہ تمہیں موت آئے مگر مسلمان۔'' (سورۃ ال عمران، ۱۰۲)

ہر ایمان والا جو بھروسہ مند محبت کرتا ہے اللہ سے، محسوس کرتا ہے ایک قابل قدر احترام اللہ کی سزا کے لئے، اور کوشش کرتا ہے کھونہ دینے اللہ کی محبت اور رضامندی کو اور کوشش کرتا ہے حاصل کرنے اس کی خوشنودی کو۔ اور اللہ کہتا ہے ان ایمان والوں کے بارے میں جو رکھتے ہیں اچھے اخلاق ''اور جس نے چاہا بعد کی زندگی اچھی ہو اور کوشش کی اس کے واسطے جو اس کی کوشش ہے اور وہ یقین رکھتا ہے اللہ پر، سو ایسوں کی کوشش ٹھکانے لگے گی۔''
(سورۃ الاسراء۔۱۹)

☆ وہ جو اللہ سے محبت کرتے ہیں، محبت کرتے ہیں پیغمبروں سے اور ایمان والوں سے

ان کی مستحکم محبت کی وجہ سے اور یقینی قربت کی وجہ سے، وہ لوگ جو رکھتے ہیں عقیدۂ محبت اللہ کی مخلوقات کے لئے اور دیکھتے ہیں بظاہر اس کی قدرت کے کرشمے ہر ایک مخلوق میں۔ جیسا کہ قرآن اعلان کرتا ہے:

''تمہارا رفیق تو وہی اللہ ہے اور اس کا رسول اور جو ایمان والے ہیں جو قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور عاجزی کرنے والے ہیں۔'' (سورۃ المآئدہ، ۵۵)

اس لئے جو رکھتے ہیں عقیدہ دل سے، ایک گہری عظیم محبت اس کے پیغمبروں کے لئے اور ساتھ ساتھ ایمان والوں کے لئے۔

ان تمام پیغمبروں کو اللہ نے بھیجا تھا انسانوں کی رہبری کے لئے سچے راستہ کی طرف۔ وہ پیغمبران سچے نمونے ہوتے تھے قرآنی اخلاق کے، اور خدائی احکام کی تبلیغ میں ہوتے تھے ہر وقت بطور مثال کے۔ اور یہ اعلیٰ عقیدے اور اخلاق کے حامل ہوتے تھے۔

اللہ کہتا ہے۔ ''تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے رسول اللہ کی ذات، اور اس کے لئے جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ سے اور قیامت کے دن کی۔ اور یاد کرتا ہے اللہ کو کثرت سے۔''
(سورۃ احزاب، ۲۱)

ہمارے پیغمبرؐ کی زندگی اور اخلاق اپنے میں رکھتے ہیں کئی خوبصورت اور فہم و فراست کی مثالیں ایمان والوں کے لئے، جیسے کہ ان کی گہری وفاداری اللہ سے، پاکیزگی،

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

صبرو استقامت، نزاکت، ہمدردی، ذہانت، بہادری، صفائی ستھرائی اور عقیدہ کی پختگی اللہ کے لئے۔ پیغمبر محمدؐ نے ہمیں یاد دلایا ہے اللہ سے محبت کی اہمیت کو اور اللہ کے پیغمبروں کے ساتھ محبت کی اہمیت کو جیسا کہ ذیل کی حدیث سے واضح ہے۔

تم میں سے کوئی بھی عقیدہ میں پختہ نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ میں (اللہ کا پیغمبر) زیادہ عزیز نہ ہوں تمہارے باپ سے تمہاری اولاد سے اور تمام انسانیت سے، تمہاری نگاہ میں۔
(صحیح بخاری اور صحیح مسلم)

اَنس روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبرؐ نے کہا تھا کہ: جو کوئی بھی یہ تین خصوصیات رکھتا ہے وہ عقیدہ کی مٹھاس رکھتا ہے۔ ایک وہ جو اللہ سے محبت کرتا ہے اور اللہ کے پیغمبر سے، سوائے اللہ کے، ہر کسی کے مقابلہ میں زیادہ محبت کرتا ہے۔ اور وہ جو محبت کرتا ہے ایک شخص سے خلوص سے بالکلیہ طور پر اللہ کی خاطر اور وہ جو بدعقیدگی کی طرف پلٹنے سے نفرت کرتا ہے جب کہ اللہ نے اسے بدعقیدگی سے بچایا ہے، وہ دوزخ کی آگ میں پھینکے جانے سے بھی نفرت کرے گا۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم)

اللہ کے تمام پیغمبر اور رسول جو منتخب ہوئے تھے اللہ سے اور حاصل کئے تھے، ہمارے پروردگار کی خوشنودی اور رکھتے تھے اعلیٰ اخلاق، قرآن میں اللہ ان کے خوبصورت اخلاق کی تعریف وتوصیف کے ساتھ ان کا ذکر کرتا ہے:

ہمارے پیغمبران، پیغمبر موسیٰؑ، پیغمبر یحیٰؑ، پیغمبر عیسیٰؑ، پیغمبر ابراہیمؑ، پیغمبر ہارونؑ، پیغمبر اسمٰعیلؑ، پیغمبر سلیمانؑ، پیغمبر یعقوبؑ، پیغمبر یوسفؑ، پیغمبر یونسؑ، پیغمبر داؤدؑ، حضرت محمدؐ۔

اور دوسرے تمام پیغمبران اور رسول تمام کے تمام اللہ پر سچے اور پُرخلوص عقیدے کے علمبردار رہے ہیں، قابل احترام، ڈر، نیکی و پاکیزگی اور خوبصورت کردار، اخلاق کے حامل رہے ہیں۔

ان بلند مرتبت لوگوں کے ذریعہ جو قرآن اور الہامی کتابوں کو بحیثیت رہبر کے استعمال کرتے تھے اور ایمان والے ان کے شاندار خصوصیات کو سیکھتے تھے اور کوشش کرتے تھے پہنچنے پیغمبروں اور رسولوں کے اخلاق کی اونچائی تک تاکہ وہ بھی حاصل کرسکیں اللہ کی خوشنودی اور ملیں پیغمبروں اور رسولوں سے جنت میں۔ اس لئے وہ کوشش کرتے ہیں ایک

دوسرے سے سبقت لے جانے کی، رہتے ہوئے ان حدود میں جو اللہ نے انسانوں کے لئے بنائے رکھا ہے اور پورا کرنے احسان مندی کو۔ جو انہیں اللہ سے ہے۔ ایمان والوں کی گہری محبت جو پیغمبروں سے ہوتی ہے وہ بتلاتی ہے ان کی محبت کی سمجھ کو۔ اور ان کی محبت دوسروں کے لئے ظاہر ہوتی ہے ان کے عقیدے، اچھے اخلاق اور پاکیزگی سے۔ کسی شخص کو ان خصوصیات کے ساتھ جاننا، اگرچہ کہ تم کبھی اس سے نہیں ملے ہو، پتہ دیتا ہے بطور ایک واسطہ کے، کہ وہ شخص گہرائی کے ساتھ اور جوش کے ساتھ محبت کیا جاتا ہے ہر ایک سے۔

حتیٰ کہ اگر وہ رکھتے ہیں عقیدہ کبھی نہیں دیکھتے، ملتے یا مڈبھیڑ ہوتی ہو، تاہم وہ محسوس کرتے ہیں ایک اندرونی محبت، عزت اور قائم رہنے والی قربت اللہ کے پیغمبروں سے اور ایمان والوں سے۔

اللہ بھیجتا رہا تھا تمام پیغمبروں کو بطور ایک مہربانی کے اور ایک حقیقت کے جس کا ذکر اللہ کرتا ہے محبت اور تعریفات کے ساتھ قرآن کی مختلف آیات میں جو ایمان والوں میں پیغمبروں اور رسولوں کے لئے محبت بڑھاتے ہیں۔ ایمان والے ہمیشہ ذکر کرتے ہیں اللہ کے پیغمبروں اور رسولوں کا عزت، محبت اور تعریف کے ساتھ اور ہمیشہ انھیں اپنے سے اوپر رکھتے ہیں، ہر موقعہ پر، وہ لوگوں سے ان لوگوں کی اللہ کے ساتھ انکساری، محبت، قربت اور اچھے اخلاق کا ذکر کرتے ہیں اور دعوت دیتے ہیں دوسروں کو اختیار کرنے پیغمبروں کا راستہ۔

اللہ ایمان والوں کی محبت پیغمبروں کے لئے اظہار کرتا ہے اور ہمیں بتلاتا ہے کہ ایمان والے ہمیشہ پیغمبروں کو خود کے مقابلہ میں فضیلت دیتے ہیں۔

''نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو اپنی جان سے زیادہ اور ان کی عورتیں ایمان والوں کی مائیں ہیں اور قرابت والے ایک دوسرے سے لگاؤ رکھتے ہیں، اللہ کے حکم میں ......زیادہ، سب ایمان والوں اور ہجرت کرنے والوں سے مگر یہ کہ کرنا چاہو اپنے رفیقوں سے احسان، یہ ہے کتاب میں لکھا ہوا'' (سورۃ احزاب،٦)

کئی آیات بتلاتی ہیں پیغمبروں کے اچھے اخلاق اور اعلیٰ خصوصیات۔ جن میں سے چند نیچے آیات کی شکل میں دیئے گئے ہیں:

''اور باقی رکھا ہم نے اس پر پچھلے لوگوں میں، کہ سلام ہے ابراہیم پر، ہم یوں

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو، وہ ہے ہمارے ایمان دار بندوں میں، اور خوشخبری دی ہم نے اس کو اسحاق کی جو نبی ہوگا نیک بختوں میں، اور برکت دی ہم نے اس پر اور اسحاق پر اور دونوں کی اولاد میں نیکی والے ہیں اور بدکار بھی اپنے حق میں صریح۔"

(سورۃ صٰفّٰت۔۱۱۳۔۱۰۸)

"اور باقی رکھا ان پر پچھلے لوگوں میں، کہ سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر، ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو تحقیق وہ دونوں ہیں ہمارے ایمان دار بندوں میں۔"

(سورۃ صٰفّٰت ۱۲۲۔۱۱۹)

"اور باقی رکھا ہم نے اس پر پچھلے لوگوں میں کہ سلام ہے الیاس پر، ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو، وہ ہے ہمارے ایمان دار بندوں میں۔"

(سورۃ صٰفّٰت، ۱۳۲۔۱۲۹)

"اور بخشا ہم نے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب سب کو ہم نے ہدایت دی ہے اور نوح کو ہدایت کی ہم نے ان سب سے پہلے اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم اس طرح بدلہ دیا کرتے ہیں نیک کام کرنے والوں کو اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو سب ہیں نیک بختوں میں اور اسمٰعیل اور الیاس اور یونس کو اور لوط کو اور سب کو ہم نے بزرگی دی سارے جہاں والوں پر اور ہدایت کی ہم نے بعضوں کو ان کے باپ داداؤں میں سے اور ان کی اولاد میں سے اور بھائیوں میں سے اور ان کو ہم نے پسند کیا اور سیدھی راہ چلایا۔" (سورۃ انعام، ۸۷۔۸۴)

قرآن میں اللہ بھیجتا ہے اس کا سلام پیغمبروں پر۔

"اور سلام ہے رسولوں پر اور سب خوبی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہاں کا۔"

(سورۃ صٰفّٰت، ۱۸۲،۱۸۱)

پیغمبر لوگ اللہ کے بہت ہی محبوب بندے ہوئے ہیں۔ اس کے بہت ہی قریبی دوست اور بہت ہی نیک اور پاک ایمان والے ہوتے ہیں۔ نتیجہ میں وہ ایمان والوں کے لئے ہوتے ہیں بہت ہی زیادہ عزیز۔ وہ ظاہر کرتے ہیں اپنی محبت کو بدلے میں، بھیجتے ہوئے سلام ان پر (جیسا کہ آیتِ بالا میں دیا گیا ہے) ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور ان کے

اخلاق کو اپناتے ہوئے۔

☆ جو اللہ سے محبت کرتے ہیں، ایمان والوں سے بھی محبت کرتے ہیں۔

وہ لوگ جو اللہ سے محبت کئے جاتے ہیں ایمان والوں سے بھی محبت کئے جاتے ہیں۔ وہ جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں، ایمان والوں کی بھی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی اللہ سے محبت کرتا ہے، اللہ بھی اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔

وہ پاکیزہ ایمان والے جو اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہیں ہوتے ہیں ان لوگوں میں سے جن کو اللہ بہت زیادہ چاہتا ہے۔ اس وجہ سے ایمان والے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ بہت زیادہ تعلق خاطر رکھتے ہیں۔ کئی آیات، ایمان والوں کی ایک دوسرے کی محبت کو، ان کی ایک دوسرے کے ساتھ قربت کو، ان کی مہربانی کو جو وہ ایک دوسرے کے ساتھ رکھتے ہیں اور ان کے لگاؤ کو جو وہ ایک دوسرے کے ساتھ رکھتے ہیں، بتلاتے ہیں۔ ان آیات میں سے بعض آیات ذیل میں درج ہیں۔

"ان کے ساتھ رُو کے رکھ اپنے آپ کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور طالب ہیں اس کے منہ کے اور نہ دوڑیں تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر تلاش میں رونقِ دنیا کی زندگانی میں، اور نہ کہا مان اس کا جس کا دل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے، اور پیچھے پڑا ہوا ہے اپنی خواہش کے اور اس کا کام ہے حد پر نہ رہنا۔" (سورۃ کہف، ۲۸)

"اللہ چاہتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا کہ وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔" (سورۃ صف، ۴)

"اور مضبوط پکڑو رسّی اللہ کی سب مل کر اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب کہ تھے تم آپس میں دشمن پھر الفت دی تمہارے دلوں میں، اب ہو گئے اس کے فضل سے بھائی، اور تم تھے کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے پھر تم کو اس سے نجات دی۔ اس طرح کھولتا ہے اللہ تم پر آیتیں تا کہ تم راہ پاؤ۔" (سورۃ ال عمران، ۱۰۳)

☆ ہمارے پیغمبر ﷺ باہمی محبت کی تلقین کرتے ہیں

ال مِکدام ابن ذی کریب روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کہتے ہیں:

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

جب ایک شخص اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے (اللہ کے خاطر) اس کو کہنے دو اپنے بھائی سے کہ وہ محبت کرتا ہے اس سے۔" (ات۔ترمیذی اورسونان ابوداؤد)

اللہ کے پیغمبر ﷺ نے کہا تھا: "مصافحہ کرو، اور تلخیاں ختم ہوجاتی ہیں ایک دوسرے کو تحائف دو اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت قائم رکھو، اور اس طرح دشمنی خود بخود ختم ہوجاتی ہے۔" (صحیح مسلم)

"پیغمبر ﷺ نے کہا تھا: "ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو، اور تب تم ایک دوسرے سے محبت رکھو گے۔" (امام ال۔غزالی، احیاء،علوم الدین)

"اچھی خصلت ایک دوسرے کی محبت کے لئے بنیاد ہوتی ہے، بدخصلت جڑ ہوتی ہے نفرت کی، حسد کی اور دشمنی کی۔" (امام غزالی احیا،علوم الدین) پیغمبر ﷺ کا کہنا تھا؛

"اگر دو بھائی ایک دوسرے سے ملتے ہیں، وہ ہوتے ہیں مثل دو ہاتھوں کی طرح، جن میں سے ایک گرد و غبار صاف کرتا ہے دوسرے کا۔" (امام ال غزالی، احیا،علوم الدین)

پیغمبر کا کہنا ہے: ایک دوسرے سے حسد مت کرو، ایک دوسرے سے نفرت مت کرو، ایک دوسرے سے خفگی مت اختیار کرو (عدم قناعت میں)،

اور ہوجاؤ اللہ کے نیک بندے، مثل بھائیوں کی طرح۔ (صحیح بخاری اور صحیح مسلم)

"اللہ سے محبت کرو، کیونکہ وہ غذا بہم پہنچاتا ہے اور تمہیں پالتا ہے۔ مجھ سے محبت کرو، کیونکہ اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔" (ات۔ترمذی)

پیغمبر ﷺ کا کہنا تھا: "اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے جو اللہ کے لئے اپنے آپ کو عاجزی کا مجسمہ بنا ڈالتا ہے۔ اللہ اس کو عاجز بناتا ہے جو گستاخ ہوتا ہے۔ اللہ محبت کرتا ہے اس سے جو اللہ کو زیادہ یاد کرتا ہے۔" (امام ال۔غزالی، احیا علوم الدین)

☆ اللہ کی خاطر محبت کرنا

ایمان والے، جن کا عین مقصد اس زندگی میں اللہ کی خوشنودی مہربانی اور فردوس حاصل کرنا ہوتا ہے، اور جو دل کی گہرائی سے اللہ کے آگے سرنگوں رہتا ہے، اور اپنی ساری زندگی اللہ کی خوشنودی میں گزارتا ہے۔ جیسا کہ اختصار میں:

"تو کہہ میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ ہی کے لئے ہے، جو پالنے والا ہے سارے جہاں کا۔" (سورۃ انعام،۱۶۲)

وہ رکھتے ہیں مقصد اللہ کی خوشنودی کا جو کچھ وہ کرتے ہیں اور ہر موقعہ پر اللہ کی خوشنودی ہی پیش نظر ہوتی ہے۔

ہر وہ چیز جو وہ رکھتے ہیں استعمال کرتے ہیں ان کوششوں میں جو وہ اللہ کی خوشنودی کو حقیقت بنانے میں کرتے ہیں۔ لوگ جو اللہ کی سارے خصوصیات پر یقین کامل رکھتے ہیں اور جو مسلسل گواہی دیتے ہیں اس کی طاقت، بڑائی، رحم دلی محبت اور ہمدردی کی، جو اللہ سبحان تعالیٰ کی محبت کو دل سے محسوس کرتے ہیں ہر لحہ—ان کی اللہ سے محبت کا تقابل کسی اور قسم کی محبت سے نہیں کر سکتے۔ اللہ وضاحت کرتا ہے کہ یہ محبت ایک بہت ہی اعلیٰ محبت کے سمان ہوتی ہے، جبکہ بُت پرستوں کی بگڑی ہوئی محبت بیان کی گئی ہے ذیل کی آیت میں:

"اور بعضے لوگ وہ ہیں جو بناتے ہیں اللہ کے برابر اوروں کو، ان کی محبت ایسے رکھتے ہیں جیسے محبت اللہ کی، اور ایمان والوں کو ان سے زیادہ تر ہے محبت اللہ کی، اور اگر دیکھ لیں یہ ظالم اس وقت کو جب کہ دیکھیں گے عذاب کہ ساری قوت اللہ ہی کے لئے ہے اور یہ کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔" (سورۃ ال بقرہ،۱۶۵)

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے بالا آیت میں، بعض لوگ اللہ کی ذات میں کسی اور کو شریک کرتے ہیں، اور محبت کرتے ہیں دیگر مخلوقات سے اسی محبت کے ساتھ جو انہیں صرف اللہ سے کرنا چاہیے (یقیناً اللہ ان سے آگے ہے)۔ ایمان والے، برخلاف اس کے، جانتے ہیں کہ کوئی شخص ہوتا ہے اللہ کی تخلیقات کا کوئی حصہ، نہیں رکھتا اندرونی طاقت یا خوبصورتی بالمقابل اللہ کے کیونکہ یہ اللہ ہی ہے جو پیدا کیا ہے تمام کو جب کہ وہ کچھ بھی نہ تھے۔

کوئی زندہ مخلوق ڈیزائن نہیں کر سکتی یا خود کی اپنی خوبصورتی کو بنا نہیں سکتی ہے۔

ایک شخص کا چہرہ جو خوبصورتی رکھتا ہے یا کسی حیوان کے دل لبھانے والی جبلت، ان کا متوقع زندگی کی وسعت، اور موت کا وقت، اور ساتھ ساتھ ان کے بارے میں ہر دوسری چیز بھی اللہ نے تخلیق کی ہے، اور ہر خوبصورتی ہے صرف اللہ کی طرف سے۔ اس لئے ایمان والے ہر اس خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ ظاہر ہوتی ہے لوگوں میں، حیوانوں میں اور

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

جلتوں میں اللہ کے حکم سے اور اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ نیتجتاً، ایک ایمان والے کی محبت بلاواسطہ ہوتی ہے پوری طرح سے اللہ کی طرف، جو فراہم کرنے والا ہے یہ تمام چیزیں اور جو رکھتا ہے تمام چیزیں خود میں۔

ہمارے پیغمبر ﷺ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ محبت ہم محسوس کرتے ہیں آپس میں ہوتی ہے اللہ کی خاطر۔

''سب سے اچھا عمل ہوتا ہے محبت کرنا صرف اللہ کی خاطر اور نفرت کرنا ہوتا ہے صرف اللہ کی خاطر۔''

(سونن ابوداؤد)

جو کوئی بھی محبت کرتا ہے اور نفرت کرتا ہے صرف اللہ کی خاطر، اور جو کوئی ایک دوستی ختم کرتا ہے یا دشمنی کا اعلان کرتا ہے، اللہ کی خاطر، ایسا شخص اس کی وجہ سے حاصل کرتا ہے اللہ کا تحفظ (صحیح مسلم)

وہ جو شریک کرتے ہیں کسی اور کو اللہ کی ذات میں، خیال کرتے ہیں کہ ہر شخص رکھتا ہے یا رکھتی ہے اپنی ملکیت میں اپنی خوبصورتی، اور اس لئے اس خوبصورتی کو سراہتے ہیں۔ یہ ایک شخص کی طرح ہے جو ایک art show کو جاتا ہے۔ پکچرس کی خوبصورتی کو art work سے تشبیہہ دیتا ہے، اگرچہ کہ جو شخص اس تعریف کا مستحق ہوتا ہے وہ artist ہوتا ہے جو تصاویر کو بناتا ہے۔ یہ سچائی آشکار ہونے پر، لوگ جو ربط میں ہوتے ہیں ایک خوبصورت منظر کے، ایک خوش کُن آواز کے، یا ذائقہ دار غذا کے فوری خیال کرتے ہیں ہمارے پروردگار کا، جو خالق ہے ان تمام خوبصورت چیزوں کا، اور امنڈ پڑتے ہیں نتیجہ میں محبت، خوشی، اور شکر گزاری کے جذبات اللہ سبحان تعالیٰ کے لئے وہ جو رکھتے ہیں سچا عقیدہ، اور اس لئے اللہ کی ذات کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کرتے، اور رکھتے ہیں ایک مضبوط محبت کا بندھن اللہ کے ساتھ، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہر چیز جو وہ رکھتے ہیں، اللہ کی ملکیت ہوتی ہے۔ اللہ ہمیں واقف کراتا ہے کہ پیغمبر ابراہیمؑ نے متنبہہ کیا تھا اپنی بُت پرست کمیونٹی کو ان ذیل کی اصطلاحوں میں:

''اور ابراہیم بولا جو ٹھہرائے تم نے اللہ کے سوائے بتوں کے تھان، سو دوستی کر کے آپس میں دنیا کی زندگانی میں، پھر روز قیامت کے منکر ہو جاؤ گے ایک سے ایک اور لعنت

کرو گے، ایک کو ایک، اور ٹھکانہ تمہارا آگ ہے اور کوئی نہیں ہے تمہارا مددگار۔''

(سورۃ عنکبوت، ۲۵)

اس لئے محبت ان کے درمیان جو اللہ کی ذات میں کسی اور کو شریک کرتے ہیں، آخرش تبدیل ہوگی بڑی نفرت میں بعد کی زندگی میں۔ اللہ کے وجود کو بھلا کر وہ ایک دوسرے کے لئے سبب بنے ہیں کھو دینے ان کی اپنی زندگیوں کے سارے مقاصد کو۔

نتیجہ میں اللہ ان کی بُت پرستانہ محبت اور قربت کو بدل ڈالتا ہے دائمی نامرادی اور خسارہ میں بعد کی زندگی میں۔

قرآن ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے جو دنیاوی نفع کو فوقیت دیتے ہیں اور دوسروں کی محبت کی تصدیق کرتے ہیں قبل اس کے خدا کی خوشنودی حاصل کرتے ہوتے:

''تو کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور جو مال تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو، تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے، اور لڑنے سے اس کی راہ میں تو انتظار کرو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم، اور اللہ راستہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔''

(سورۃ توبہ، ۲۴)

وہ جو رکھتے ہیں ایمان، مانتے ہیں کہ تمام دنیاوی مال و متاع اللہ کی ملکیت ہے اور اس لئے وہ ان (ایمان والوں) سے محبت کرتے ہیں، کیونکہ وہ سب ایک مظہر ہے اللہ کا۔ مثلاً سب سے ارفع محبت، قربت اور دوستی وہ محسوس کرتے ہیں، ہوتی ہے واسطے دوسرے ایمان والوں کے لئے، جو پیش کرتے ہیں اچھے اخلاق جن سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ یہ محبت نسل، قومیت، رتبہ، ثقافت یا کسی مادی فائدہ کے لحاظ سے نہیں ہوتی ہے، کیونکہ یہ تمام کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتے۔ اللہ ایمان والوں کے درمیان کی محبت کو ذیل کی آیت میں پیش کرتا ہے۔

''اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں پہلے ہی سے اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے سے وہ محبت کرتے ہیں۔ ان سے جو وطن چھوڑ کر آئے ہیں ان کے پاس، اور نہیں پاتے دل میں تنگی ان چیزوں سے جو ان مہاجرین کو دی جائے اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے اور اگرچہ کہ ہو اپنے اوپر فاقہ اور جو بچایا گیا ہے اپنے جی کے لالچ سے تو وہی لوگ ہیں

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

مراد پانے والے۔‘‘ (سورۃ حشر،۹)

جیسا کہ ذکر ہوا ہے، ایمان والے دوسرے تمام ایمان والوں کا استقبال کرتے ہیں، بحثیت ان کے بھائیوں کے اور بہنوں کے۔ نتیجہ میں ایمان والوں کی بھلائی کا تیقن دینے دوسرے ایمان والے خوشی خوشی کرتے ہیں ضروری ایثار، حاصل کرنے اس مقصد کو۔

ہمارے چہیتے پیغمبر ﷺ اس قسم کی محبت کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور ساتھ ہی اعلیٰ درجہ کی ان ایمان والوں کی محبت پر جو جیتے ہیں ایک زندگی بھروسہ مند محبت کے ساتھ۔

پیغمبر ﷺ نے کہا تھا کہ اللہ کا فرمان ہے۔’’وہ جو میری بڑائی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، رکھتے ہیں روشنی کا خزانہ، اور پیغمبر اور شہید لوگ تمنا کرتے ہوتے کہ وہ ایسا کچھ حاصل کئے ہوتے جیسا کہ ایمان والے اللہ کی خاطر ایک دوسرے کی محبت سے حاصل کرتے ہیں۔ (روایت ترمذی)

اللہ عطا کرتا ہے محبت، ایک بہت ہی امتیاز کا حامل انعام، ایمان والوں کو، ہم دیکھتے ہیں یہ پیغمبر یحییٰؑ کی صورت میں جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے۔’’اے یحییٰ اٹھا لے کتاب قوت سے اور دیا ہم نے اسے ’’حکم کرنا‘‘ لڑکپن میں اور دیا شوق اپنی طرف سے اور ستھرائی بھی اور وہ تھا پرہیز کرنے والا۔‘‘ (سورۂ مریم،۱۳،۱۲)

ایک دوسری آیت میں:۔

اللہ اعلان کرتا ہے کہ وہ عطا کرتا ہے ایمان والوں کو خالص محبت جو اچھے کام کرتے ہیں۔

’’البتہ جو یقین لائے ہیں اور کی ہیں انھوں نے نیکیاں ان کو دے گا رحمٰن محبت۔‘‘

(سورہ مریم،۹۶)

یہاں ہم کو غور کرنا چاہیے ایک دوسری اہم بات پر، ایک شخص جو اللہ کی خوشنودی کی خاطر محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ محبت کرے اس شخص سے جو رکھتا ہے اعلیٰ ترین اخلاقی خصوصیات اور جو اللہ کے قریب ترین ہوتا ہے، اور پاکیزگی وطہارت غیر معمولی اپنے میں رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے تمام ایمان والوں کے لئے ہمارے پیغمبر ﷺ سب سے زیادہ چہیتے اور قریبی دوست ہونا چاہیے۔

☆ قابل بھروسہ محبت اور قرآنی اخلاق صرف باہم مل کر رہ سکتے ہیں

لوگ جو اپنے آپ کو تہہ دل سے اللہ کے لئے وقف کر دیتے ہیں، اپنے آپ میں محسوس کرتے ہیں ایک محبت کا احساس اور جوش جب ان کا سامنا ہوتا ہے ان خوبصورت اشیاء سے جن کو اللہ نے پیدا کیا ہے ایک پھول، ایک تتلی، ایک پرندہ، ایک بلّی یا حتّی کہ ایک خوبصورت سبزہ زار وغیرہ۔ اسی طرح سے، لوگ جو قرآنی اخلاق سے بندھے رہتے ہیں یا ایک شخص کا چہرہ خوشی سے تمتما تا ہے عجب بات دیکھ کر مخلصانہ حیرت کے ساتھ، کیونکہ جو کچھ کہ وہ دیکھتے ہیں وہ انھیں اللہ کے مظاہر کے طور پر لیتے ہیں۔ جو توانائی سے بھرپور محبت اللہ کے لئے محسوس کرتے ہیں، پیدا کرتی ہے ایک فطری لگاؤ اور محبت ان کی روحوں میں کسی بھی چیز کے لئے جو اللہ کی دائمی خوبصورتی بے مثال ادراک اور قوت کے مظاہر ہوتے ہیں۔ صرف ایسے ہی لوگ محسوس کرتے ہیں سچی محبت، روحانی معنوں میں۔

قرآنی اخلاقی اقدار بناتے ہیں بنیاد سچی محبت کی، کیونکہ صرف وہ ابھارتے ہیں ایک شخص کو محبت کرنے کسی اور کو بھی گہرائی کے ساتھ اپنے اخلاق کے ساتھ، اور تمام انفرادی اچھی خصوصیات کے ساتھ۔

ایسی زندگی گذارنے سے، جو عطا کرتی ہے اللہ کی خوشنودی، وہ حاصل کرتے ہیں کئی محبت سے لبریز خوبصورت خصوصیات۔ جانتے ہو کہ:’’اور بڑھاتا جاتا ہے اللہ سوجھنے والوں کو سوجھ اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر رکھتی ہیں تیرے رب کے یہاں بدلہ اور بہتر جانے کو جگہ۔‘‘ وہ قائم رکھتے ہیں اپنے میں یہ تمام خوبصورت اخلاقی خصوصیات۔

(سورۂ مریم،۷۶)

یہ خصوصیات جیسے وفاداری، سچائی، تعظیم، محبت، انکساری، ایثار، ایمانداری، قوت برداشت، معاف کرنا، مہربانی، ایک نرم مزاجی، شجاعت ہوتی ہیں مستقل جبکہ ایک زندگی گزاری جاتی ہے احترام اور عزت کے ساتھ اللہ کے لئے اور بندھے رہتے ہیں قرآنی اخلاقی اقدار کے ساتھ۔ ان کا اطلاق محبت پر بھی ہوتا ہے۔

اس محبت کی بنیاد ہوتی ہے اعتقاد اور تعظیم اللہ کے لئے اور اپنے اندر قرآنی

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

اخلاق پیدا کرنا ہوتا ہے تو دونوں ان کے لئے اسباب بنتے ہیں محبت کرنے دوسروں سے اللہ کی خاطر ایک مظبوط اور گہری محبت کے ساتھ۔حاصل ہونے والی دوستیاں دوسرے ایمان داروں کے ساتھ پیدا کرتی ہیں بعد کی زندگی میں دائمی دوستیاں۔

ایک مخلص ایمان والے کے اخلاقی اقدار بلند مقام کا تیقن دیتے ہیں ان کے اعلیٰ احترام کو جو وہ اللہ کے حضور میں رکھتے ہیں اور اپنے ساتھی ایمان والوں کی نگاہوں میں بھی۔اس طرح کے ایمان والے توقع رکھتے ہیں اور امید کرتے ہیں صرف اللہ کی محبت کے لئے اور خوشنودی کے لئے۔بدلہ میں اللہ تیقن دیتا ہے کہ یہ ایمان والے اللہ سے محبت کئے جاتے ہیں، ساتھ ساتھ دوسرے ایمان والوں سے کہ وہ نوازے جائیں گے ایک نور اور خوبصورتی سے اور دوسرے لوگ، ایمان والوں کے لئے گرمجوشانہ جذبات رکھیں گے۔

☆ محبت کی سچی فطرت کے بارے میں غلط فہمیاں

لوگ جو قرآنی اخلاق پر نہیں چلتے ہیں رکھتے ہیں ایک غلط فہمی محبت کے بارے میں۔اس سے کوئی بحث نہیں کہ کس قدر وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ گذار رہے ہیں ایک زندگی محبت سے لبریز اور دوسروں کے لئے عزت کے ساتھ، یا باہم دیگر کارکردگیاں، عمومی طور پر ہیں ٹکی ہوئی غیر موزوں اور گمراہ بنیادوں پر۔ہم اب نیچے دیئے ہوئے چند ایک باتوں کو جانچتے ہیں۔

☆ بُت پرستوں کی محبت ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان

محبت کی مثالیں جو بت پرستانہ سوچ پر مبنی ہوتی ہیں آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں رشتہ داریوں میں جو مردوں اور عورتوں کے درمیان ہوتی ہیں۔چند لوگ اُن کی محبت اور خودسپردگی کو جاری رکھتے ہیں دوسروں کی طرف جو ہوتے ہیں، حقیقت میں، کمزور، بجائے اس کے کہ وہ جاری رکھیں اللہ کی طرف۔بعض اوقات وہ بناتے ہیں ایک دوسرے شخص کو اپنی زندگی کا اہم مقصد، جب کبھی موقع ملتا ہے اس کے نام کا ذکر کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں حاصل کرنے دیگر لوگوں کی محبت اس شخص کے لئے یہ شخص ان اشخاص کی توجہ کا مرکز ہوتا ہے تمام دن۔

یا وہ خیال کرتے ہیں اسی شخص کے بارے میں تمام رات تا آنکہ وہ سو نہیں سکتے۔بجائے اللہ کی خوشنودی کی کوشش کرتے، صرف وہ کوشش کرتے ہیں اسی خاص شخص کو خوش کرنے کی، حتّٰی کہ اگر اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان کو کرنا ہوتا ہے کچھ جو قربانی دے سکیں اس شخص کے لئے، تاہم وہ کوئی کوشش نہیں پاتے حاصل کرنے اللہ کی خوشنودی کو۔دوسرے الفاظ میں، وہ بدل دیتے ہیں اپنے توجہ کے مقاصد کو چھوٹے بتوں کی شکل میں۔یہی وجہ ہے کہ بعض رومانی نظمیں، تحریرات، یا حتّٰی کہ مباحثے دعویٰ کرتے ہیں کہ مصنف پوجتا ہے اس کے محبت کردہ چیز کو۔ایسی ایک سمجھ ہے محبت کی، جو شریک کرتے ہیں دوسروں کو اللہ کے ساتھ، یہ منع ہے، کیونکہ کسی کی اللہ سے محبت ہوتی ہے ایک زیادہ مظبوط اور اعلیٰ قسم ہے محبت کی۔آیت پیش ہے۔

"......یاد کرو اللہ کو جیسا کہ تم یاد کیا کرتے ہو تمہارے آبا و اجداد کو بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد کرو......" (سورۂ بقرہ، ۲۰۰)

اگر کوئی محبت کرتا ہے کسی اور کو، آیا وہ ایک شخص ہو، ایک چیز ہو، یا ایک خیال، اللہ سے زیادہ محبت کرتا ہے یا کرتی ہے، وہ (مرد یا عورت) بُت پرستی میں مبتلا ہو جائیں گے۔اور دوزخ کے قریب کھینچ جائیں گے۔

تعجب کی بات ہے کہ کئی لوگ اس بیان کی سچائی کو نہیں دیکھتے اور اس طرح ان کی بُت پرستی میں مشغول رہتے ہیں۔

صاف طور پر، دوسرے لوگوں سے محبت کرتے ہوئے، ان کی بھلائی کے بارے میں متفکر رہتے ہوئے، محبت کے ساتھ حفاظت کرتے ہوئے اپنے خاندانوں کی اور رشتہ داروں کی، ہوتے ہیں قابل ستائش کام، اور ہوتی ہیں یہ نعمتیں جو اللہ لوگوں کو عنایت کرتا ہے، یہ آپسی محبت جب اس کی بنیاد محبت برائے اللہ کے لئے ہوتی ہے، یقین دلاتی ہے کہ ایک شخص حاصل کرتا ہے خوشی دونوں دنیاؤں میں۔اگر آپسی محبت کی بنیاد محبت برائے اللہ پر نہ ہو، لوگ تکلیف اور درد سے گزریں گے دونوں دنیاؤں میں۔اللہ ہمیں واقف کراتا ہے کہ یہ دوسرا گروپ لوگوں کا بعد کی دنیا میں دوزخ سے نکل آنے کے لئے Ransom (فدیہ) دینے کی کوشش کرتے ہیں پیش کرتے ہوئے معاوضہ میں ایک دوسرے کو۔

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

"سب نظر آجائیں گے ان کو چاہے گا گناہگار کس طرح چھڑائی میں دے کر اس دن کے عذاب سے اپنے بیٹے اور اپنی ساتھ والی کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے گھرانے کو جس میں رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہیں سب کو پھر اپنے کو بچالے۔" (سورۂ المعارج، ۱۴۔۱۱)

جس دن کہ بھاگے مرد اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی ساتھ والی سے اور اپنے بیٹوں سے ہر فرد کو انھیں سے اس دن ایک فکر لگی ہوئی ہے جو اس کے لئے کافی ہے۔" (سورۂ عبس، ۳۷۔۳۴)

☆ دوستیاں جن کی بنیاد ذاتی مفاد پر

بعض رشتہ داریاں، آیا شعوری طور پر یالاشعوری طور پر، ٹکے ہوئے ہیں ذاتی مفاد پر۔ بعض لوگ، جو محسوس کرتے ہیں ایک جوش جب وہ ملتے ہیں ایک شخص سے جس سے وہ توقع رکھتے ہیں مفاد اپنا، یہ جوش ترجمانی کرتا ہے بطور محبت کے۔ بہرحال حقیقت میں یہ ایک معاشرہ خواہش سے کچھ زیادہ نہیں ہے جو کچھ وہ شخص رکھتا ہے۔ حقیقت میں، ایسی محبت اکثر ٹھہری ہوتی ہے، چاہے گئے شخص کے دولت اور رتبہ کے لحاظ سے۔ دولت رجھاتی ہے لوگوں کو، اور اس لئے زیادہ جوش محسوس کیا جاتا ہے دولت مند شخص کی طرف۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، اس قسم کا جوش دنیاوی مفادات سے لگاؤ کے کچھ اور نہیں ہوتا۔ مالدار لوگ اصل میں ان کے اخلاق اور خصوصیات کی وجہ سے نہیں چاہے جاتے، اور اس لئے ہمیشہ دکھائی دیتے ہیں رکھتے ہوئے کئی ایک دوست، حتی کہ اگر وہ آسانی سے غصّہ میں آجاتے ہیں، رف برتاؤ کرتے ہیں، خودغرض ہوتے ہیں، لااُبالی ہوتے ہیں، بے رحم ہوتے ہیں، اور ہمیشہ اپنے نفع کی سوچتے ہیں غیر مخلص یاحتّٰی کہ خردماغ ہوتے ہیں۔ پھر بھی لوگ اپنے مفادات کے خاطر ان کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ بعض لوگ ان لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں جو ان کا منورنجن کرتے ہیں یعنی ایک شخص جو مجھ کو پسند کرتا ہے مجھ کو ہنسانے کے قابل ہونا چاہیے۔ نتیجہ میں کوئی ظاہری قربت کی بنیاد ایک خوشامدانہ ذاتی مفاد پر ہوتی ہے، لطف اندوز ہونے کی خاطر ہوتے ہیں ایک ایسے شخص کے ساتھ جو ان کو ہنساتا ہے اور خوش رکھتا ہے، ایسا شخص نہیں ہوتا ہے جس سے مالدار شخص محبت کرتا ہے۔ بہرحال، کئی لوگ غلطی کر

بیٹھتے ہیں جو تازگی وہ محسوس کرتے ہیں کچھ حاصل کرنے کے لئے محبت کی خاطر، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ محبت کرتے ہیں اس مزاحیہ شخص سے بہت زیادہ۔ بعض اور دوسرے لوگ خیال کرتے ہیں کہ اچھے لوگوں کے اطراف لگے رہنا ان کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ انتخاب کرتے ہیں اچھے لوگوں کا ہونے بطور ان کے دوست کے، ان کے طبعی خصوصیات کے لحاظ سے جیسے قد، ان کے آنکھوں کا رنگ اور بال دیکھ کر۔ اکثر ایسے لوگ دیکھ سکتے ہیں صرف دوسرے شخص کی طبعی لحاظ سے خوبصورتی نہ کہ ان کی ذہانت، شعور یا خصوصیات کے۔ اور وہ خاطر میں نہیں لاتے ان اہم نکات کو کیونکہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ محبت اندھی ہوتی ہے۔ بہرکیف! اس محبت کا مطلب —— میں محبت اس احترام سے کرتا ہوں جو اس شخص کی خوبصورتی مجھے عطا کرتی ہے۔" ایک شخص کی خوبصورتی سے ہٹ کر، اس کی روح کا ان کے لئے کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ خوبصورت ہے، کئی غیر موزوں اور ناپسندیدہ خصوصیات جیسے بے رحمی، بے حِسی یا نفرت کی خصوصیات مجموعی طور پر نظرانداز کئے جاسکتے ہیں۔

دوسری اہم قسم ہے ذاتی مفاد، کوشش کرنا ہوتا ہے حاصل کرنے کسی کا شاندار مستقبل شادی کر کے۔ کئی لوگ اکیلے رہنے سے خوف کھاتے ہیں، اپنے آپ کا خیال کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں، یا جب کبھی بیمار پڑتے ہیں تو ان کی تیمارداری کرنے والا کوئی نہیں ہوتا ہے۔ بعض لوگ شادی کر کے کوشش کرتے ہیں تمام خوفوں کو خیرباد کرنے کی۔ اس وجہ سے وہ خود کو وابستہ کر لیتے ہیں ایک سمجھ دار شخص سے۔ اس طرح اپنے آپ کو مطمئن کر لیتے ہیں کہ وہ محبت میں گرفتار ہوگئے ہیں۔

ان کی ماباقی زندگیوں کے لئے وہ بانٹتے ہیں ان کی تکالیف اور شکایتیں ان کے شریک حیات کے بارے میں پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ۔ لیکن جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کیوں وہ رہتے ہیں اس شخص کے ساتھ، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ان سے بہت محبت کرتے ہیں۔ بہرحال، قرآن اور اس کا قیمتی نظام کہتا ہے کہ محبت کو بدلہ میں کسی چیز کی توقع نہیں رکھنا چاہیے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے سے بے لوثی اور خلوص کے ساتھ محبت کرے، محبت اپنے میں رکھتی ہے شخصی قربانی اور بدلہ میں کسی چیز کے طالب نہ ہو،

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

ایسے شخص کے لئے اللہ کا ایک مظہر ظاہر ہوتا ہے۔ وہ کبھی کسی کی چغلی نہیں کرتے، تاہم، اس پُرخلوص محبت کے نتیجہ میں، دوسروں کی اچھائی کے بارے میں ہی کر گزرتے ہیں۔ وہ فرض سمجھ کر برداشت نہیں کرتے دوسروں کو کیونکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ سلوک روا رکھتے ہیں ہمدردی اور مہربانی کے ساتھ، اپنی پریشانیوں کو ظاہر نہیں کرتے۔ وہ کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے ان کی صحبت میں آرام محسوس کریں، اور دوسروں کی ہر ضرورت کا جہاں تک ہو سکے مثبت جواب دیتے ہیں۔ پُرخلوص محبت، دوستی اور قربت کا طرزِ عمل سے بہتر طور پر مظاہرہ کرتے ہیں۔

☆ دنیاوی محبت عارضی ہوتی ہے

محبت جو قرآنی بنیاد نہیں رکھتی اصلیت میں، لازمی طور پر عارضی ہوتی ہے۔ مثلاً، یہ ایک عام بات ہوتی ہے لوگوں کے لئے ناپسند کرنا یا بے چینی محسوس کرنا دوسروں کے ساتھ جب کہ وہ جان لیتے ہیں کہ وہ کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے ان سے۔ اسی طرح سے، وہ جن کو تم پہلے دعویٰ کرتے تھے محبت کرنے کا ہو جاتے ہیں ایسے لوگ جن کو تمہیں برداشت کرنا پڑتا ہے اگر وہ گذرتے ہیں کچھ بدقسمتی سے یا جسمانی تکلیف سے۔ یعنی تم مزید محبت نہیں کر سکتے ہو ایک شخص سے اگر وہ کسی وجہ سے ہو جاتا ہے یا ہو جاتی ہے بدشکل ایک حادثہ یا ایک بیماری کی وجہ سے۔

ایک کامیاب جوڑے کی شادی ختم ہو سکتی ہے ایک رات میں جب ایک رفیق حیات مہلک بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے یا ہو جاتی ہے یا گزرتا ہے یا گزرتی ہے بعض شخصی یا پیشہ واری تباہی سے، یا مزید اتنا خوبصورت یا دولت مندرہ نہیں پاتا یا پاتی جتنا کہ پہلے ہوا کرتے تھے۔

بعض اوقات، رفیق حیات کی جسمانی خوبصورتی یا دولت کے باوجود، جوڑا طلاق دے لیتا ہے کیونکہ وہ مزید رفیق حیات سے محبت کر نہیں پاتے، رفیق حیات کی کمزوری، بیماری کے دوران دیکھنے کے بعد۔ اسی طرح سے، اگرچہ کہ وہ دیکھے جاتے تھے کامیاب ان دنوں میں جب وہ رکھتے تھے کافی مال وزر، تاہم بعض لوگ ناگزیر طور پر کھو دیتے تھے محبت اور قربت جبکہ وہ محسوس کرتے تھے ایک دوسرے کے بارے میں کہ ان کا مال وزر آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔

اصلیت میں دیکھا جائے تو ایک جوڑے کے درمیان حقیقی محبت کبھی کم نہیں ہوتی ہے ظاہری تبدیلیوں کے ساتھ بلکہ صرف بڑھتی ہے وقت کے ساتھ ساتھ۔ ایک شخص دوسرے شخص کی اس کے اخلاقی اقدار کی وجہ سے قدر کرتا ہے یا کرتی ہے۔ اور وہ محبت ایک دوسرے کے ساتھ بڑھتی ہے جیسے جیسے کردار پہلے سے بھی زیادہ اچھے دکھائی دیتے ہیں۔ حتّٰی کہ ایک شخص معذور ہو جاتا ہے، ٹوٹ جاتا ہے یا جسمانی لحاظ سے بدصورت ہو جاتا ہے تو بھی اس کی محبت اس بدصورت شخص کے لئے کم نہیں ہوتی ہے۔ یہ تکالیف واقعتاً بڑھاتی ہے ایک شخص کے تدبر اور فراست کو جس کے نتیجہ میں وہ بنتی ہے یا بنتا ہے زیادہ خوش اخلاق۔ اس لحاظ سے ان کی آپسی محبت مضبوط تر ہوتی جاتی ہے۔ یہ تکالیف ان کی سچی محبت پر اثر انداز نہیں ہوتے کیونکہ سچی محبت قرآنی اخلاق پر قائم ہوتی ہے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خواہش پر استوار ہوتی ہے جس کی تکمیل ان حدود کی پاسداری سے ہوتی ہے جو اللہ نے انسانیت کے لئے قائم کر رکھے ہیں۔

☆ قرآنی لحاظ سے محبت کی سمجھ

لوگ جو قرآنی اخلاق کے لحاظ سے زندگی نہیں گذارتے، محبت نہیں کر سکتے اور نہ محبت کئے جاتے ہیں، لفظ کے صحیح معنوں میں۔

سچی محبت باہمی ہونے کے لئے، دونوں اشخاص کو اللہ سے محبت کرنا چاہیے گہرے احترام کے ساتھ اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں ان اخلاق کا اظہار کرنا چاہیے جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ اپنے چہیتے بندوں کے دلوں میں محبت ڈالتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی ان بندوں سے محبت کریں گے۔

یہ چیز (بات) کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ محبت کا حقیقی منبع اور مالک ہے۔ کسی کو قابل بنانا، رہنے سچی محبت کے ساتھ، ہوتا ہے ایک اثاثہ اور ایک بڑی نعمت، ایک شخص کو اس نعمت کا حق دار بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ قرآنی اخلاق کو اپنانا اور دعا کرنا چاہیے کہ اللہ عطا کرے سچی محبت۔ لوگ جو قرآنی اخلاق کو نہیں اپناتے ایک زندگی جیتے ہیں بغیر سچی معلومات کے، امید کے اور سچے دوستوں کے ان دونوں دنیاؤں میں۔

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

اللہ بتلاتا ہے ہمیں کہ محبت ایک نعمت ہے جو اللہ ہم کو عطا کرتا ہے۔

''اور محبت عطا کی اپنی طرف سے اور پاکیزگی اور وہ تھا پرہیزگار۔''
(سورۂ مریم ۱۳،)

''البتہ جو یقین لائے ہیں اور کی ہیں انھوں نے نیکیاں ان کو دے گا رحمٰن محبت۔''
(سورۂ مریم ۹۶)

''اس کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ بنا دیئے تمہارے واسطے تمہاری قسم سے جوڑے کہ چین سے رہو ان کے پاس اور رکھا تمہارے بیچ میں پیار اور مہربانی، البتہ اس میں بہت ہی پتے کی باتیں ہیں ان کے لئے جو فکر کرتے ہیں۔'' (سورۂ روم ۲۱،)

☆ ایثار یا قربانی کے حاصل ہونے کے لئے

بعض لوگ جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور بعد کی زندگی پر یقین نہیں رکھتے، خیال کرتے ہیں اس دنیا کو ایک جگہ بڑی کشاکش کی، اور اس لئے یقین کرتے ہیں کہ طاقتور کسی حال کمزور پر قابو پاتا ہے۔ یہ خیال نتیجہ ہے بالکلیہ غلط انداز سے سوچنے کا۔ ایک بنیاد لوگوں کو اچھے اخلاق سے دور رکھنے کی اور کوشش کرنے حفاظت کرنے ان کے مفادات کی۔ ایک کمیونٹی جو ان مطالبات کے مطابق چلائی جاتی ہے دیکھتی ہے کہ ان لوگوں کو مدد کی ضرورت نہیں ہوتی ہے جنھیں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

ویسے اپنے آپ کو دوسروں کے لئے تکلیف میں ڈالنا یا دوسروں کی بھلائی کے بارے میں فکرمند ہونا اور ان کی خوشیوں اور آرام کے لئے تعلق خاطر رکھنے کے لئے ان کے مفادات کو اپنے مفادات پر فوقیت دینا ہی قربانی ہوتی ہے۔ لیکن مفاد پرست لوگ ایسے کام کو نظرانداز کرتے ہیں کیونکہ ان کے لئے وہ نفع بخش نہیں ہوتے۔ اس لئے ایسے کمیونٹی کے لوگ ایک دوسرے سے سچے معنوں میں محبت کر نہیں پاتے، کیونکہ لوگ حقیقی محبت ان لوگوں سے نہیں کر سکتے جو اپنی ہی بھلائی کی سوچتے ہیں۔ مثال کے طور پر، لوگ جو دوسرے لوگوں کی خود غرضی کا سامنا کرتے ہیں محسوس کرتے ہیں کہ ان کی اپنی محبت خود غرض لوگوں کے لئے آہستہ آہستہ دم توڑ رہی ہے۔ اگر ایک شخص صرف اپنے آرام کے بارے میں ہی سوچتا

ہے، رکھتے ہوئے ذائقہ دار غذا یا اپنے لئے آرام دہ بستر، اور نہیں سوچتا اس کے پڑوسیوں کے بارے میں، یہ بات ناگزیر طور پر شیرازہ بکھیر دیتی ہے محبت کا جو کبھی محسوس کی جاتی تھی ایسے شخص کے لئے، چونکہ لوگ اکثر اس قسم کے سلوک کے شاہد ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے تحت الشعور میں رکھتے ہیں ایک منفی نقطہ نظر ایسے اشخاص کے لئے جو مطلبی ہوتے ہیں۔ بعض لوگ جو قرآنی اخلاق سے بہت دور ہوتے ہیں حتی کہ اپنے قریب ترین دوستوں سے کہہ نہیں پاسکتے کسی بھی قربانی کے لئے۔ مثلاً ایک ماں جو اپنے بیمار بچے کا خیال رکھتی ہے، اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے کہہ نہیں پاسکتی کہ وہ اس کا کام سنبھالے جبکہ وہ اپنے بچے کی ضرورت پوری کرسکے۔ حتی کہ اگر ایک شخص خیال کرتا ہے اس کے والدین کا، تو کچھ بکھیڑا کھڑا ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے اس کے چھوٹے بہن اور بھائی کے درمیان۔ دوسری طرف، اکثر لوگ، جب ان سے پوچھا جاتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ وہ ان کے والدین سے محبت کرتے ہیں غیر معمولی۔ بہرحال، اگر خود فراموشی کی ضرورت ہوتی ہے اور وہاں پر کوئی حقیقی صورت نظر نہیں آتی ہے ایک شخص کے لئے، کثیر لوگ اس اخلاقی ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال، جو حقیقی محبت کرتے ہیں کسی اور سے، اور کرتے ہیں قربانیاں اللہ کی خاطر اور کبھی نہیں تھکتے یا بیمار ہونے کا بہانہ نہیں کرتے، ان قربانیوں کو انجام دیتے ہیں۔ پُرخلوص ایمان والوں کی بہت زیادہ قابل شناخت خصوصیات میں سے ایک ہے کہ وہ آزادانہ طور پر رکھتے ہیں ان کے اپنے مفادات کمتر مقابلے میں دوسرے ایمان والوں کے ان کے مفادات کے۔

اللہ ایک ایسی ہی مثال پیش کرتا ہے قرآن میں، جب کہ مکہ کے مسلمان جو مدینہ کو ہجرت کئے تھے ان کی دوبارہ گنتی ہو رہی تھی اور یہ دیکھنے کہ کس طرح مدینہ کے مسلمان اس کا استقبال کریں گے۔

قرآن ہمیں بتلاتا ہے ایمان والوں کے خوبصورت اخلاق ذیل کی آیت میں:

''اور جو لوگ پہلے ہی سے مدینہ میں رہ رہے تھے اور ایمان میں تھے ان سے پہلے سے وہ محبت کرتے ہیں ان سے جو وطن چھوڑ کر آئے ہیں ان کے پاس اور نہیں پاتے اپنے دل میں تنگی اس چیز سے جو ان مہاجرین کو دی جائے اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے اور اگرچہ

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

ہوا پنے اوپر فاقہ،اور جو بچایا گیا ہے اپنے جی کے لالچ سے تو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے۔"
(سورۂ حشر،۹)

مکہ کے ایمان والے ہجرت کر گئے تھے مدینہ کو تا کہ وہ اپنے مذہب کے ساتھ جی سکیں۔وہ اپنے پیچھے چھوڑ دیئے تھے ان کے مال تمام،رشتہ دار،گھر دار،انگور کے باغیچے، باغات اور اپنی جگہوں کو تا کہ حاصل کر سکیں اللہ کی خوشنودی۔یہ بات ظاہر کرتی ہے ان کے اعلیٰ اخلاق اور بتلاتی ہے اس حقیقت کو،انھوں نے انتخاب کیا ہے اللہ کو بطور ان کے سرپرست کے اور بے شک وہ قابل بھروسہ لوگ ہیں۔ان کے خوبصورت اخلاق اثر انداز ہوئے تھے مدینہ کے مسلمانوں پر خوش آمدید کہنے انھیں ممکنہ بہترین لحاظ سے،گہری محبت،احترام اور مہربانی کے ساتھ۔

بغیر خود کے اپنے ضروریات اور مفادات کا خیال کئے انھوں نے فراہم کیا تھا مہاجرین کو ان کے اپنے ضرورتوں اور مفادات کے لحاظ سے،جب کہ وہ آئے تھے کھانے رہنے ان کے ساتھ مدینہ میں۔ان انصار کے خود فراموشانہ افعال ٹکے ہوئے تھے ان کے مضبوط اور خلوص سے بھری محبت پر جو ان کو اللہ سے تھی اور تمام دوسرے ایمان والوں سے تھی۔ ان کے خوبصورت اخلاق بھی کھینچ لائے تھے محبت دوسرے ایمان والوں کی ان کے لئے۔

اللہ محبت سے اور تعریف کے ساتھ ان ایمان والوں کا ذکر کرتا ہے قرآن میں، اور گذشتہ ۱۴۰۰ سالوں سے ہر ایمان والے کے دل میں انصار کا حسن سلوک رکھ چھوڑا ہے انمِٹ نقوش۔ایک دوسری مثال پیش کی گئی ہے ذیل کی آیت میں"اور کھلاتے ہیں کھانا اس کی محبت پر محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو اور ہم جو تم کو کھلاتے ہیں،سو خالص اللہ کی خوشی چاہیے نہ کہ تم سے ہم چاہیں،بدلہ اور نہ چاہیں شکر گذاری،ہم ڈرتے ہیں اپنے رب سے اداسی والے دن کی سختی سے۔" (سورہ ال۔انسان،۱۰۔۸)(سورۂ دہر،۱۰۔۸)

باوجود اس کے کہ خود رہیں تنگی میں،لوگ پیش کرتے ہیں ان کی غذا فاقہ کش لوگوں کو،حقیقت میں محبت اور احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ہم اس بات کی وضاحت ذیل کی مثال سے کرتے ہیں۔ہم بہانا کرتے ہیں کہ تم اور دو اور لوگ،بہت ہی تھکے ہوئے اور بھوک سے نڈھال ہیں۔تمہارے سامنے ہے غذا جو صرف ایک شخص کے لئے کافی ہے

اور صرف ایک بستر۔ان تینوں میں سے ایک فیصلہ کرتا ہے کھانے اس غذا کو استعمال کرنے بستر کو بغیر تمہارے پوچھے،بنا اجازت کے،جبکہ دوسرا شخص،باوجود کہ بھوکا ہونے کے،پیش کرتا ہے اس غذا کو تمہارے لئے اور خواہشمند ہوتا ہے کہ تم اس بستر پر سو جائیں۔اس حالت میں،تم بالکلیہ سرد مہری محسوس کرتے ہیں اس خود غرضی شخص کے لئے لیکن بڑی گرم جوشی اور محبت محسوس کرتے ہیں اس شخص کے لئے جو اپنی ضرورتوں کو تمہارے سے کمتر سمجھتا ہے۔اللہ نے پیدا کیا ہے انسانی روح کو اس طرح کہ خوش ہوتی ہے اچھے اخلاق سے اور محسوس کرتی ہے محبت اور لگاؤ ایسے لوگوں کے ساتھ جو اپنے مفاد پر دوسروں کے مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆ معاف کرنے کی صفت

بعض لوگ جو قرآنی اخلاق کے مطابق زندگی نہیں گزارتے،آسانی سے غصہ میں آجاتے ہیں اور دوسروں سے مطمئن نہیں ہوتے ہیں،اور پریشان ہوجاتے ہیں ان کے ساتھ جو ان کے توقعات کے لحاظ سے زندگی نہیں گزارتے۔کئی لوگ اپنی طویل دوستیوں کو جو اپنے قریب ترین دوستوں کے ساتھ رکھتے تھے،خیر باد کہہ دیتے ہیں یعنی ختم کردیتے ہیں اور ہوجاتے ہیں ان کے سب سے زیادہ خطرناک دشمن ایک ہی لمحہ میں صرف معمولی وجوہات کی وجہ سے۔یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ قرآنی اخلاق کے مطابق زندگی نہیں گزارتے ہیں اور اس لئے وہ معاف نہیں کرپاتے،صابر نہیں ہوتے یا محبت نہیں کرپاتے دوسروں سے اور وہ ایک ایسی زندگی گزارتے ہیں جو بہت دور ہوتی ہے اعلیٰ اخلاق سے اور ظاہر ہونے والے اچھے خصوصیات سے۔ایمان والے جو،بہت زیادہ صابر اور معاف کرنے والے ہوتے ہیں،غصہ میں نہیں آتے ہیں اور ان کے دوستیوں کو صرف چند معمولی غلطیوں اور شبہات کے لئے ختم نہیں کرتے،وہ دوسرے شخص کو ایک اور موقعہ دیتے ہیں،یاد دلاتے ہیں انھیں مسئلہ کی سچائی سے اور مدد کرتے ہیں انھیں بدلنے اپنے سلوک کو۔بجائے غصہ اور دشمنی کا احساس کریں اپنے دوستوں کے لئے برسرِ عام،وہ کوشش کرتے ہیں طے کرنے ان کی غلطیوں اور شبہات کو قرآن سے مثالیں دے کر۔پُرخلوص محبت،بڑی سمجھداری اور برداشت کے احساسات کی اعلیٰ حکمرانی کے ساتھ۔ہر صورت حال کو حل کیا جاتا ہے محبت سے،سمجھداری

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

سے اور سکون سے۔اللہ ظاہر کرتا ہے کہ ایمان والے لوگ معاف کرنے والے ہوتے ہیں:

''اور قسم نہ کھائیں، بڑے درجہ والے لوگ تم میں سے اور کشاکش کرنے والے اس بات پر کہ دیں قرابت داروں کو اور محتاجوں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو اللہ کی راہ میں اور چاہیے کہ معاف کریں درگزر کریں، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کردے اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔'' (سورۃ النور،۲۲)

''سو ہم نے ان کے عہد توڑنے پر ان پر لعنت کی اور کردیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت، پھیرتے ہیں کلام کو اس کے ٹھکانے سے اور بھول گئے نفع اٹھانا نصیحت سے جو ان کو کی گئی تھی اور ہمیشہ تو مطلع ہوتا رہتا ہے ان کی کسی دغا پر، مگر تھوڑے لوگ ان میں سے سو معاف کر اور درگزر کر اُن سے، اللہ دوست رکھتا ہے احسان والوں کو۔'' (سورۃ مائدہ،۱۳)

قرآن میں ایسی جگہوں کی کوئی کمی نہیں ہے جہاں پر اللہ والے کس طرح سے معاف کرتے ہیں دوسروں کو۔اس لحاظ سے حتّٰی کہ وہ لوگ جو مسلسل نقصان پہنچاتے ہیں ایمان والوں کو وہ بھی معاف کئے جاتے ہیں۔ایمان والے بالکلیہ آسانی سے معاف کردیتے ہیں دوسرے شخص کو، حتی کہ اگر وہ اٹھاتے ہیں ایک بڑا نقصان اس شخص کے کرتوت کے نتیجہ میں، تو بھی معاف کردیتے ہیں۔ایک افواہ اڑانے والے، ایک پریشانی پیدا کرنے والے کو یا کسی اور کو جو ایک بڑے مالی نقصان کا باعث بنتا ہے، معاف کردیئے جاتے ہیں، اور یہ ہوتے ہیں لاجواب مثال، اعلیٰ اخلاق کی۔

کہ وہی شخص جس کو معاف کردیا جاتا ہے وہ ہوجاتا ہے قریبی دوست ایمان والے کا۔حقیقت میں جب ایک ایمان والا معاف کیا جاتا ہے، وہ شخص یا عورت محسوس کرتا ہے یا کرتی ہے بڑی محبت اور ممنونیت، معاف کرنے والے کے لئے۔اللہ ظاہر کرتا ہے قرآن میں کہ ایک کو ہونا ہوتا ہے قابل معاف کرنے کے لئے تا کہ سچی محبت پروان چڑھ سکے۔

''اور برابر نہیں نیکی اور بدی، جواب میں وہ کہہ جو اس سے بہتر ہو پھر تو دیکھ لے کہ تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی، گویا کہ ہے دوست دار قرابت والا۔''

(سورۂ فصِلت۔۳۴)

☆ انکساری کرنا

کوئی حاصل کرسکتا ہے بھروسہ مند محبت صرف خودغرضی پر قابو پانے پر یعنی قابو پانے اپنے فائدے کے لئے کام کرنے پر، بے ایمانی پر، غرور پر اس قسم کے دوسرے سلوک پر۔اس کے برخلاف متانت، محبت کے سب سے زیادہ اہم پہلوؤں میں سے ایک ہے۔وہ لوگ جو اپنے آپ کو دوسروں کے مقابلہ میں بڑھ کر دیکھتے ہیں صرف اپنے آپ کی قدر کرتے ہیں۔دوسروں کو حقیر سمجھ کر وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ سب سے زیادہ ذہین، باشعور اور عزت کے لائق ہیں دوسرے الفاظ میں، وہ اپنے آپ کو بدل ڈالتے ہیں چھوٹے چھوٹے خداؤں میں۔ایسا شخص ان لوگوں سے تعلقات رکھنا ناممکن سمجھتا ہے جو اس کی نگاہ میں حقیر ہوتے ہیں اور ان کے لئے تکلیف نہیں اٹھا سکتا ہے اور ان کی ضروریات کو اولین اہمیت نہیں دے سکتا ہے۔جس کے نتیجے میں وہ کسی قسم کی سچی اور مخلص محبت ان کے لئے محسوس نہیں کرسکتے۔اس طرح، محبت اور تکبر باہم لاتعلق ہوجاتے ہیں۔ایک شخص جو مغرور ہوتا ہے، نہ تو محبت کیا جاسکتا ہے اور نہ کسی اور کے لئے ایک گہری خلوص سے بھری محبت وہ محسوس کرسکتا ہے۔وہاں بہت ساری وجوہات ہیں کہ مغرور لوگ کیوں ایک بغیر محبت کی زندگی گذارتے ہیں۔وہ عموماً رکھتے ہیں خصوصیات جو مددگار ہوتے ہیں ان کے لئے، بنانے مذاق لوگوں کا تا کہ بڑھ سکے ان کی قدر خود ان کی اپنی نگاہوں میں۔

وہ خیال کرتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کے خامیوں یا غلطیوں کا ٹام ٹام کرنا ظاہر کرتا ہے ان کی برتری کو۔

کوئی بھی اپنے دلوں میں ان کے لئے ایک سچی محبت محسوس نہیں کرپاتا، جو مسلسل دوسروں کو گراتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔برخلاف اس کے، متین اور سنجیدہ لوگ ہمیشہ دوسروں سے محبت کئے جاتے ہیں کیونکہ وہ قدر کرتے ہیں ہر اس شخص کی جو ان کے سامنے ہوتا ہے، اور چونکہ ان کا لگاؤ قرآنی اقدار کے تابع ہوتا ہے۔دوسرے لوگ ان کی صحبت میں اپنائیت محسوس کرتے ہیں۔ایسے لوگ توجہ کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ کسی بھی مشورہ کو سنتے ہیں اور کبھی بحث نہیں کرتے، اور نہ اس بات پر بھی مصر نہیں ہوتے کہ وہ زیادہ

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

بہتر جانتے ہیں۔ بجائے اس کے اکثر وہ ایک اچھا اور اثباتی انداز کا اظہار کرتے ہیں، وہ سچ پر بھی کبھی نہیں جھگڑتے اور غلط بات پر غصہ سے نہیں دھتکارتے۔ وہ تمام سوالات کا جواب دیتے ہیں بڑی سمجھداری کے ساتھ، اور کبھی طالب نہیں ہوتے کہ دوسرے لوگ ان سے محبت سے پیش آئیں یا ان کو عزت دیں۔ حتّٰی کہ جب کسی مغرور یا جھگڑالو شخص سے کوئی معاملہ طے کرتے ہیں، وہ متانت کا اظہار کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں۔ ہر ایک کے اظہارِ خلوص کا جواب ممکنہ بہتر انداز میں دیتے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ان کا طرزِ عمل محبت اور احترام کا پیکر ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ متانت اور نرم مزاجی جو قرآنی اخلاق کی دین ہوتی ہے، بنا دیتی ہے انھیں ایک ماڈل شخص، جو بہت ہی کھلے دل سے ہر ایک کی سنتا ہے اور نہ میں پن کا حامل ہوتا ہے۔ حقیقت میں سچ پوچھو تو وہ اعزاز کے ماڈلس ہوتے ہیں۔ دوسروں کے لئے فکر مند ہوتے ہیں اور دوسروں کی قدر کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے، متین اور منکسر المزاج لوگ عموماً بہت زیادہ محبت کئے جاتے ہیں دوسروں سے۔ اللہ ان کے بارے میں ہمیں بتلاتا ہے:

’’اور بندے رحمٰن کے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر دبے پاؤں اور جب بات کرنے لگیں ان سے بے سمجھ لوگ تو کہیں صاحب سلامت۔‘‘ (سورۃ الفرقان ۶۳)

ایک دوسری آیت میں وہ بتلاتا ہے کہ:

’’ہر امت کے واسطے ہم نے مقرر کردی ہے قربانی کہ یاد کریں اللہ کے نام ذبح پر چوپایوں کے، جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں سو اللہ تمہارا ایک اللہ ہے سو اسی کے حکم میں رہو اور بشارت سنا دے عاجزی کرنے والوں کو۔ (سورۃ الحج ۳۴) اس کے علاوہ نتیجہ میں ان کی متانت اور نرم مزاجی کے لوگ جمع ہوتے تھے ہمارے پیغمبر کے اطراف۔

’’سو کچھ اللہ ہی کی رحمت ہے جو تو نرم دل مل گیا ان کو اور اگر تو ہوتا تند خو سخت دل تو متفرق ہو جاتے تیرے پاس سے سو تو ان کو معاف کر اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور ان سے مشورہ لے کام میں پھر جب قصد کر چکا تو اس کام کا تو پھر بھروسہ کر اللہ پر اللہ کو محبت ہے توکل کرنے والوں سے۔‘‘ (سورۃ آل عمران، ۱۵۹)

☆ راست گو اور ایمان دار

بعض منکرین بہت ہی اطمینان محسوس کرتے ہیں جب وہ جھوٹ موٹ کہہ دیتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ اپنے جھوٹ کا اعتراف نہیں کرتے اور یہ دھوکہ دہی کے طریقہ عمل میں لگے رہنے سے باز نہیں آتے، تو کوئی بھی انھیں محبت سے نہیں دیکھے گا۔ جھوٹے اکثر سچائی کا چہرہ دیکھ نہیں پاتے، اور بہت ہی نا قابل اعتبار اور نا قابل بھروسہ لوگ ہوتے ہیں۔ لوگ ان لوگوں سے محبت نہیں کر سکتے جن پر وہ بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔

ایمان والے، بہر حال، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، ان کے اپنے مفادات کے بارے میں پرواہ کئے بغیر۔ اس لئے وہ ہوتے ہیں بالکلیہ قابل اعتماد اور بھروسہ مند وہ کوئی بات چھپاتے نہیں یا سچائی کو بگاڑتے نہیں اور ایسے وعدے نہیں کرتے جن کو وہ پورا نہیں کر سکتے ہیں۔ ایمان والوں کے لئے، سفید جھوٹ نام والی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ جھوٹ کا سہارا نہیں لیتے تا کہ اپنے آپ کو نیکوکار بتا سکیں، یا اپنی عزت کو دوسروں کی نگاہوں میں محفوظ رکھ سکیں، یا دوسروں کے لئے کسی طرح کے نقصان کا باعث بن سکیں، دکھاوا کر سکیں، ان کے مادّی فائدے کی طمانیت کے لئے۔

یہ خوبصورت اخلاقی قدر، ان کی کئی ایک وجوہات میں سے ایک ہے جو ایک شخص کی روح کو پلٹ دیتے ہیں محبت کی طرف، کیونکہ روح پیدا کرتی ہے سچی محبت کے احساسات ایک شخص کے دل میں جو مظاہرہ کرتا ہے ایمانداری اور سچائی کا۔ ہمارے پیغمبر ﷺ ایمان والوں کے درمیان محبت کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ قبل اس کے اس محبت کو ترقی دیں اور مستحکم کریں، خلوص اور بھروسہ کو پہلے قائم کرنا ہوگا ابو ہریرہ نے روایت کی: اللہ کے پیغمبر ﷺ نے کہا تھا:

تم جنت میں اس وقت تک داخل نہ ہو پاؤ گے جب تک کہ تم اپنے عقیدہ کو مضبوط نہیں کر لیتے (ان تمام چیزوں میں جو عقیدہ میں داخل ہیں) اور تم یقین نہیں کر پاتے ہو جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہیں کر پاتے ہو۔ کیا مجھے تمہیں بتلانا چاہیے ایک چیز کہ اگر تم کرتے ہو، تو وہ تمہاری آپسی محبت کو فروغ دے گی (ایک دوسرے کو صاحب

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

سلامت کرنے کا طریقہ) وہ ہے کہہ کر اسلام علیکم۔

☆ صابر رہنا

قرآن ہمیں یاد دلاتا ہے:

"............اور دلوں کے سامنے موجود ہے حرص اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیز گاری کرو تو اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔" (سورۃ نسا، ۱۲۸)

اس لئے ہمیں کوشش کرنا چاہیے محفوظ رکھنے اپنے آپ کو ایسے منفی (کردار) خصوصیات سے تا کہ ہم حاصل کر سکیں اونچے اخلاق جو جنت کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔

بہر حال، اس کے باوجود لوگ غلطیاں کرتے ہیں۔لوگ جو کوشش کرتے ہیں جینے زندگیاں بھروسہ مند محبت کے ساتھ اور دوستی کے ساتھ اس حقیقت کو نہیں بھولنا چاہئے، انہیں بہت ہی صابر ہونا چاہئے اور معاف کرنا چاہئے ان لوگوں کی خاطر جن سے وہ محبت کرتے ہیں اور صابر ہونا چاہئے۔ جب ان کے دوست کچھ غلطی کرتے ہیں اور کوشش کرنا چاہیے کہ ان کی کمزوریوں کا ازالہ ہو سکے۔ کیونکہ صرف وہی لوگ جو صابر ہوتے ہیں اور بے لوث ہوتے ہیں محبت کر سکتے ہیں اور محبت کئے جا سکتے ہیں۔صبر مستحکم کرتا ہے اور ترقی دیتا ہے باہمی محبت کو اور برداشت کو۔ایمان والے بھروسہ رکھتے ہیں ایک دوسرے پر اور، چونکہ وہ ایمان والے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو عزت دیتے ہیں، اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرتے ہیں برداشت اور معافی کے تحت۔ان غلطیوں کا مداوا کرنے کے لئے انھیں اپنی کوششوں کو زیادہ تیز کرنا ہو گا رہنے قرآنی اخلاق کے مطابق ممکنہ بہتر طریق سے، جو صرف انھیں قریب کھینچتا ہے اپنے ساتھی ایمان والوں کی طرف، اس وجہ سے، وہ ہمیشہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ بغیر ان کی غلطیوں کی مقدار کو لحاظ میں لائے ہوئے۔

ہمارے پیغمبر ﷺ ہدایت کرتے ہیں ایمان والوں کو پردہ ڈالیں اپنے ساتھی ایمان والوں کی غلطیوں پر اور مدد کریں ان کے ازالے کے لئے۔ ہر مسلم دوسرے مسلم کا بھائی ہوتا ہے، نہ تو کچھ اس کے خلاف غلطی کر سکتا ہے اور نہ اس کو خود غلطی کرنے دیتا ہے۔ اگر کوئی اپنے بھائی کی اس کی ضرورت پر مدد کرتا ہے، اللہ اس کی مدد کرتا ہے اس کی اپنی

ضرورت پر۔اگر کوئی ایک مصیبت کو ٹالتا ہے دوسرے مسلم سے، اللہ اسے دور رکھے گا قیامت کے دن کے مصائب سے۔اگر کوئی بچاتا ہے دوسرے مسلم کو ذلت سے، اللہ بچائے گا اس کو قیامت کی ذلت سے (صحیح بخاری اور صحیح مسلم) ایک شخص کا صبر، جو اللہ سے محبت کرتا ہے اور ہر حال میں اللہ سے خوش رہتا ہے، نمایاں طور پر مختلف ہوتا ہے منکرین کے صبر کی سمجھ سے۔منکرین کوشش کرتے ہیں برداشت کرنے بعض حالات میں اگر وہ سوچتے ہیں کہ وہ حاصل کریں گے کچھ نفع کسی دوسرے شخص سے، یا اگر وہ ڈرتے ہیں اپنی کمیونٹی کے کسی واقعہ کے ردعمل سے۔" وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ رکھتے ہیں حق مظلومیت کا اظہار کرنے، شکایت کرنے یا غلط کام کرنے کا۔

وہ خیال کرتے ہیں کہ، مجھے رہنا ہے اس کے ساتھ زیادہ تکلیف کے، اس لئے مجھے حق حاصل ہے کہ میں کروں جو کچھ میں پسند کروں۔اور اس طرح کے دوسرے بیانات کے ساتھ۔مثال کے طور پر ایک کافر جو تیمارداری کر رہا ہے اس کے بیمار دوست کی، ایک مرحلہ پر بے زار ہونا شروع کرتا ہے، آجاتا ہے غصہ میں اور شکایتیں کرتے لگتا ہے۔وہ شکایت کرتا ہے کہ وہ سو نہیں سکتا، وہ بہت تھکا ہوا ہے، کام جو اس کو کرنا ہے بڑا مشکل ہے، یا حتّٰی کہ کوئی بھی ممکن نہیں کہ کر سکے یا تکلیف اٹھا سکے جتنا کہ وہ اٹھاتا ہے یہ احساسات ہوتے ہیں قابل غور اور سبب بنتے ہیں، اس کے بیمار دوست کے لئے کہ وہ محسوس کرے اپنے آپ کو ممنون، کیونکہ وہ اس کو یاد دلاتا ہے بار بار کہ وہ اس پر ایک مہربانی کر رہا ہے۔

ایک مریض شخص بہر حال ان تمام ضروری سلوک مسلوک کا خوشی سے جواب دینا چاہتا ہے اور کر گزرتا ہے جو کچھ کہ ضرورت ہوتی ہے تیماردار کو مدد کرنے کی۔وہ ایسا کچھ نہیں کرتا کہ کبھی وہ شخص اپنے آپ کو ممنون محسوس کرے۔اللہ تمام ایمان والوں سے کہتا ہے دوسروں کے ساتھ صابر رہو، کیوں کہ صبر ان کے بہت ہی اہم کرداروں میں سے ایک ہے۔

"اے ایمان والو! صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تا کہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔"

(سورۂ آل عمران، ۲۰۰)

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

☆ فرمانبردار ہونا

اور ایک خصوصیت جو دوسرے لوگوں کی محبت کو کھینچتی ہے وہ ہے وفاداری۔اللہ ایمان والوں کو بتلاتا ہے کہ وہ ان کی وفاداری کے لئے انھیں انعام دیتا ہے۔اس لحاظ سے تمام ایمان والے عمل میں لاتے ہیں اس خصوصیت کو بغیر کسی تحفظ کے۔جیسا کہ اللہ ہمیں بتلاتا ہے قرآن میں:

''تا کہ بدلہ دے اللہ سچوں کو ان کے سچ کا اور عذاب کرے منافقوں پر اگر چاہے یا توبہ ڈالے ان کے دل پر بے شک اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔'' (سورۂ احزاب،۲۴)

حتّٰی کہ بہت ہی مشکل ترین حالت کے تحت، ایمان والے کبھی بھی سمجھوتا نہیں کرتے ان کی وفاداری سے جو اللہ کے ساتھ ہوتی ہے اور ایمان والوں سے ہوتی ہے۔

اللہ ذکر کرتا ہے موسیٰؑ کا اور ان کے followers کا بطور ایک رول ماڈلس کے اللہ والوں کے لئے۔

''اور پھر کوئی ایمان نہ لایا موسیٰ پر مگر کچھ لڑکے اس کی قوم کے ڈرتے ہوئے فرعون سے اور اس کے سرداروں سے کہ کہیں ان کو خوفزدہ نہ کریں اور فرعون طاقت میں بڑھ رہا ہے ملک میں، اور اس نے ہاتھ چھوڑ رکھا ہے، اور کہا موسیٰ نے اے میری قوم اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر تو اسی پر بھروسہ کرو اگر ہو تم فرمانبردار۔''

(سورۂ یونس۔۸۴۔۸۳)

ساری انسانیت کی تاریخ میں، ایمان والے اور پیغمبر گزارتے ہیں اپنی زندگیاں فرمانبرداری میں جس کی وجہ سے وہ مار دیئے گئے، کھو دیئے اپنا مال اور عزت، کئی واقعات کے لئے انھیں برا ٹھہرایا گیا تھا۔ایمان والے جو کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے ہیں، ان کے اللہ سے محبت اور ان کے اللہ سے ڈرنے، اللہ کے احترام کرنے اور اللہ کی قربت کی وجہ سے برداشت کئے ہیں یہ سب مصیبتیں اور کبھی نہیں جھکے ان گناہگاروں کے سامنے۔ان کی دل سے محسوس کی جانے والی غیر مشروط وفاداری اللہ کے لئے ہی تھی ایک وجہ کافی ایمان والوں کے لئے محسوس کرنے محبت ایک دوسرے کے لئے۔

اللہ بتلاتا ہے ہمیں اس چیز کو ذیل کی آیت میں۔

''ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر، پھر شبہ نہ لائے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے وہ لوگ جو ہیں، وہی ہیں سچے۔''

(سورۂ الحجرات،۱۵)

☆ مہربان ہونا

رحم یا مہربانی محبت کا ایک جُز ہے۔اس لئے کوئی بھی رکھ نہیں سکتا پُر خلوص محبت اگر وہ اپنے دل میں دوسروں کے لئے رحم نہ رکھتا ہو۔ہمارے پیغمبر ﷺ کا رحم ایک شاندار مثال ہے ایمان والوں۔جیسا کہ اللہ کہتا ہے قرآن میں، پیغمبر محمد ﷺ نے پیش کیا ہے بہت ہی ممکنہ اعلیٰ کردار واخلاق——

''آیا ہے تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول، بھاری ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچائے، غیر معمولی طور پر تمہارے لئے تعلق خاطر رکھتا ہے، ایمان والوں پر نہایت شفیق مہربان ہے۔'' (سورۂ توبہ،۱۲۸)

رحم دل لوگ کبھی نہیں چاہتے ہیں کہ لوگ جو ان کے اطراف رہتے ہیں مظلوم زندگیاں گزارتے رہین، اس کی پرواہ نہیں کہ کس قدر اہم ان کی اپنی زندگیاں ہیں، کس قدر بہتر حالت میں وہ ہیں، کیونکہ وہ مظلوم لوگ بھی ٹھیک ان ہی کی طرح انسان ہیں، کیونکہ وہ زیادہ اہمیت کے حامل ہیں مقابلتاً ان کی اپنی ضروریات کے۔اس لحاظ سے سب سے زیادہ واضح خصوصیات میں سے ایک رحم دل انسان ہونا ہے کہ وہ فکرمند ہوتا ہے دوسروں کے مسائل کو حل کرنے کے بارے میں اپنی مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔

ہمارے پیغمبر ﷺ ہدایت کرتے ہیں تمام ایمان والوں کو کہ وہ رحم دلی کے ساتھ تمام دوسروں کے لئے کام کریں۔

وہ جو رکھتے ہیں رحم دوسروں کے لئے حاصل کرتے ہیں رحم اللہ سے جو سب سے زیادہ رحم والا ہے۔رحم کرو ان لوگوں پر جو کرۂ زمین پر رہتے ہیں اور وہ جو اکیلا آسمانوں میں رہتا ہے تم پر رحم کرتا ہے۔ (روایت۔ترمذی)

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

☆ ایک شخص فکر کرتا ہے کسی کی بعد کی زندگی کے بارے میں ایسے شخص کو اللہ خلوص کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

ایک شخص کی حقیقی زندگی، یعنی بعد کی دائمی زندگی، شروع ہوتی ہے صرف موت کے بعد، کیونکہ یہ دنیا ایک عارضی رہائش گاہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے جس میں تمام لوگ اپنے اپنے لحاظ سے آزمائشات سے گزرتے ہیں۔ ایمان والے جو شعور رکھتے ہیں اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اپنی محبت کو ایک دوسرے کے لئے گویا آئندہ زندگی کے لئے راستہ سازگار کرتے ہیں۔ جس قدر وہ پسند کرتے ہیں حاصل کرنے اللہ کی خوشنودی، رحم اور جنت، وہ اسی لحاظ سے چاہتے ہیں ان کے چہیتوں کو شریک کرنے اپنی نعمتوں میں اور خوبصورتیوں میں جیسا کہ وہ اپنے لئے چاہتے ہیں۔ جانتے ہوئے کہ کوئی بھی دائمی طور پر سامنا کرسکتا ہے دوزخ کا، وہ سلوک مسلوک اس انداز میں روا رکھتے ہیں کہ رہنمائی کریں دوسروں کی سچائی کے راستہ کی طرف۔

جب کبھی وہ دیکھتے ہیں ایک غلطی آپسی طرز عمل میں، وہ فوری اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں مدد کرنے اپنے چہیتوں کی بدلنے اپنے طرز عمل کو اور اخلاق کو تا کہ وہ بھی حاصل کرسکیں اللہ کی خوشنودی۔ وہ بلاتے ہیں ایک دوسرے کو اچھائی اور خوبصورتی کی طرف، اور ترک کردیتے ہیں اس چیز کو جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ ان کی بے پناہ خواہش اور خلوص سے بھرپور محبت ایک دوسرے کے لئے ہوتی ہے بہترین خصوصیات میں سے ایک۔

اللہ بتلاتا ہے ہمیں ایمان والوں کی مستحکم محبت کی سمجھ کو:

”اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں سکھلاتے ہیں نیک بات اور منع کرتے ہیں بری بات سے اور قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور حکم پر چلتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے، وہی لوگ ہیں جن پر رحم کرے گا اللہ، بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔“ (سورۂ توبہ، ۷۱)

خلوص سے بھری محبت، میں دوسرے شخص کی خواہشات ہمیشہ اوّلین اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

کئی لوگوں کے لئے، سب سے زیادہ اہم بات ان کی زندگی میں خود ان کی بھلائی ہوتی ہے۔ بہرحال وہ جو دوسرے لوگوں سے خلوصِ دل سے محبت کرتے ہیں، بھول جاتے ہیں خود کو اپنی خواہشات کو اور ان کی چہیتوں کی خواہشات کو اولیت دیتے ہیں، وہ کر گزرتے ہیں جو کچھ کہ ضروری ہوتا ہے بنانے ایک شخص کو مطمئن اور اس کے ضروریات کو پورا کرنے کے لئے، مثال کے طور پر اگر دو اشخاص کامیابی کے ساتھ ایک کام مکمل کرتے ہیں، وہ ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جس کو وہ محبت کرتا ہے تعریف وتوصیف کے ساتھ۔ وہ زیادہ سکون حاصل کرتا ہے اگر اس کا چہیتا یا چہیتی صحیح ہوتے ہیں، بجائے خود کے، اور ترجیح دیتا ہے خود سے کام کرنے کی، بجائے دیکھنے کے کہ اس کی چہیتی یا چہیتا تھک جائے کام کے دوران۔ وہ کبھی پریشان نہیں کرتا، ِگراتا نہیں یا ناراض نہیں کرتا اپنے چہیتے یا چہیتی کو کیونکہ اس کی پوری خواہش ہوتی ہے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی اور محبت حاصل کرنے کی اور جنت حاصل کرنے کی ہوتی ہے۔

نتیجہ میں وہ قابل ہوتا ہے اظہار کرنے ایک خالص محبت اور سمجھ دیگر لوگوں کے لئے۔

☆☆

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

اختتام

ہم نے لکھا ہے یہ کتاب محبت پر کیونکہ محبت رکھتی ہے ایک اہم کردار جنت کے اخلاق میں۔ وہ ایمان والے جو رکھتے ہیں اعتقاد اور جنت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور وہاں پر ہمیشہ کے لئے رہنا چاہتے ہیں تمام پیغمبروں کے ساتھ، سچائی کی تصدیق کرنے والے اور سچائی کے علمبردار، جبکہ وہ ہوتے ہیں اس دنیا میں جو سیکھتے ہیں دوسروں سے محبت کرنا اور اچھے اخلاق حاصل کرنا جن کو کہ اور لوگ چاہتے ہیں۔ جنت کی بہترین خوبصورتیوں میں سے ایک ہے جاوداں دوستی دو اشخاص کے درمیان جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور خوبصورت اخلاق رکھتے ہیں۔

جنت کا راستہ ہے اللہ سے بھرپور محبت کرنا اور ایک ایسا شخص ہو جانا جس کو اللہ غیر معمولی محبت کرتا ہے۔ ایسے لوگ ڈرتے ہیں اور احترام کرتے ہیں اللہ سے (سورہ توبہ،۴ اور سورۃ آل عمران،۷۶) اپنے آپ کو ہر طرح سے پاک رکھتے ہیں (سورۃ توبہ،۱۰۸ اور سورۃ بقرہ ۲۲۲)، معاملات میں صاف اور غیر جانبدار ہوتے ہیں (سورۃ الحجرات،۹) اور ثابت قدم اور مستقل مزاج (سورۃ آل عمران،۱۴۶) نیکوکار ہوتے ہیں (سورۃ ال بقرہ،۱۹۵)، گناہوں سے بچے رہتے ہیں (سورۃ بقرہ،۲۲۲) اور اپنا کامل بھروسہ اللہ پر رکھتے ہیں (سورۃ آل عمران ۱۵۹) محبت کے لئے التجا کا ذکر ہمارے پیغمبر ﷺ کے ذریعہ ہے ایک غیر معمولی نمایاں مثال سمجھنے کی محبت کو جو اللہ کے لئے محسوس کی جاتی ہے اور جو ایمان والوں سے روایت ہے:

پیغمبر کا کہنا ہے: ''حضرت داؤدؑ کے التجاؤں میں سے ایک تھی۔

یہ التجا: اللہ میں آپ سے التجا کرتا ہوں آپ کی محبت کی اور ان لوگوں کی محبت کی جو آپ سے محبت کرتے ہیں اور ایسے فضائل کی جو مجھے لے جاتے ہیں آپ کی محبت کی

طرف۔ اللہ آپ کی محبت کو میرے لئے زیادہ چہیتا بنا، مقابلہ میں میرے روح سے اور میرے خاندان سے اور زیادہ عزیز مقابلتاً ٹھنڈے پانی کے جو بے حد سکون دیتا ہے۔

(الترمذی)

☆ نظریہ ارتقاء کا دھوکہ

ڈاروینیزم، دوسرے الفاظ میں نظریہ ارتقاء، سامنے آیا تھا اس مقصد کے ساتھ کہ تخلیق کی حقیقت کا انکار کرے، لیکن حقیقت میں وہ کچھ بھی نہ تھا، اس لئے وہ ناکام ہو گیا کیونکہ یہ ایک غیر سائنسی احمقانہ بات تھی۔ یہ نظریہ، جو دعویٰ کرتا ہے کہ زندگی ابھری تھی اتفاق سے بے جان اشیاء سے، بے کار قرار دے دیا گیا سائنسی شہادت کے ساتھ، واضح ڈیزائن کے ذریعہ جو کائنات اور جاندار اشیاء میں دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح سے، سائنس تصدیق کرتی ہے اس حقیقت کی کہ اللہ نے تخلیق کیا ہے ساری کائنات کو اور جاندار کو جو کائنات میں موجود ہیں۔ بعض مادہ پرست کی جانب سے آج کل پروپگنڈہ چلایا جا رہا ہے تا کہ نظریہ ارتقاء کو زندہ رکھ سکیں۔ یہ پروپگنڈہ پورے طور پر قائم ہے سائنسی حقائق کے غلط تاویلات پر، متعصّبانہ توجیہات پر اور جھوٹے اور من گھڑت سائنسی لبادے کے ساتھ اظہارات پر۔

تاہم یہ پروپگنڈہ سچائی کو چھپا نہیں سکتا۔ گذشتہ ۲۰ تا ۳۰ سالوں میں بہت کچھ سائنسی دنیا نے اس حقیقت کو آشکار کیا ہے کہ نظریہ ارتقاء سائنس کی تاریخ کا سب سے بڑا دھوکہ رہا ہے۔ ۱۹۸۰ کے بعد خصوصی طور پر جو تحقیقات کئے گئے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ڈاروینیزم کے دعوٰے بالکلیہ بے بنیاد ہیں، ایسی بات دنیا کے کئی ایک سائنس دانوں نے کہی ہے۔ خاص طور پر امریکہ میں کئی سائنس دان جو مختلف سائنسی فیلڈس، جیسے حیاتیات، بایوکیمسٹری، آثار متحجرہ سے تعلق رکھتے ہیں، تسلیم کرتے ہیں ڈاروینیزم کے جھوٹ کو اور تخلیق کی حقیقت کا استعمال کرتے ہیں زندگی کی ابتدا کی وضاحت کے لئے۔ ہم نے پرکھ لیا ہے نظریہ ارتقاء کی فرسودگی کو اور تخلیق کے شواہد کو بڑی ہی سائنسی تفصیل کے ساتھ کئی ایک ہمارے معاملات میں اور ہنوز ایسا عمل بدستور جاری ہے۔ چونکہ اس موضوع کو غیر معمولی اہمیت دی جاتی ہے، اس لئے ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند بات ہوگی اگر اس موضوع کا

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

خلاصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

☆ ڈاروینیزم کا سائنسی طور پر خاتمہ

اگرچہ کہ اس اصول کا سلسلہ قدیم یونان سے شروع ہوتا ہے تاہم نظریہ ارتقاء ۱۹ویں صدی میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھا تھا۔ سب سے زیادہ اہم بات جو بنائی تھی اس اصول کو دنیا کی سائنس کا اہم موضوع، وہ چارلس ڈارون کی کتاب، "The Origin of Species" تھی جو ۱۸۵۹ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں ڈارون نے انکار کیا تھا کہ اللہ نے پیدا کیا تھا مختلف جاندار اصناف (Species) کو زمین پر جداگانہ طور پر، کیونکہ وہ دعوٰی کرتا تھا کہ تمام جاندار بے جان اشیاء سے اتفاق سے پیدا ہوئے تھے اور رکھتے تھے ایک مشترکہ جدّ اعلیٰ اور وقت کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی تبدیلیوں کے ذریعہ مختلف انواع میں بدلتے رہے تھے۔

ڈارون کے نظریہ کی بنیاد کسی ٹھوس سائنسی تحقیق پر نہ تھی، جیسا کہ وہ خود بھی مانتا ہے کہ یہ ایک مفروضہ ہے۔ اس کے علاوہ ڈارون اقبال کرتا ہے اپنی کتاب "Difficulties on Theory" میں کہ نظریہ ناکام ہو چکا ہے کئی ایک پیچیدہ سوالات کا سامنا کرنے میں۔ ڈارون نے لگا ڈالا ہے اپنی تمام امیدوں کو نئی سائنس دریافتوں میں، جن سے وہ توقع رکھتا تھا کہ وہ حل کرلے گا ساری پیچیدہ مشکلات کو۔ ''ڈاروینیزم کی شکست سائنس کی روشنی میں'' کا جائزہ لیا جاسکتا ہے تین بنیادی topics کے تحت

(۱) نظریہ ارتقاء وضاحت نہیں کرسکتا ہے کہ کس طرح زمین پر زندگی کی ابتداء ہوئی تھی۔

(۲) کوئی بھی سائنسی تحقیق نہیں بتلاتی ہے کہ ارتقائی میکانیزس جو نظریہ ارتقاء کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں، رکھتے ہیں مطلق ارتقائی طاقت خود میں۔

(۳) نظریہ ارتقاء کی تردید میں fossil record ثبوت پیش کرتے ہیں اس section میں ہم ان تین بنیادی نقاط کا معائنہ عام خلاصہ کے طور پر پیش کریں گے۔

☆ پہلا ناقابل شکست قدم، زندگی کی ابتداء

نظریہ ارتقاء بطور حقیقت کے پیش کرتا ہے کہ تمام جاندار species نکلے تھے ایک واحد زندہ خلیہ سے جو ابھرا تھا ابتدائے افرینش کی زمین پر ۳ ارب ۸۰ کروڑ سال پہلے۔ کیسے ایک اکیلا خلیہ پیدا کرسکا لکھوکھا پیچیدہ جاندار اصناف Species کو اور اگر یہ ارتقاء حقیقت میں ہوا ہوگا، تو کیوں اس کے شائبات دکھائی نہیں دیتے۔ Fosil record میں، یہ چند سوالات میں سے ایک ہے جن کے جوابات نظریہ ارتقاء دے نہ سکا تھا۔ پہلی اور سب سے اہم بات ہم پوچھنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں وہ یہ کہ، کیسے یہ پہلا خلیہ پیدا ہوا تھا؟

چونکہ نظریہ ارتقاء انکار کرتا ہے تخلیق کی اور کسی مافوق الفطرت ہستی کی مداخلت کو، وہ اصرار کرتا ہے کہ پہلا خلیہ وجود میں آیا تھا اتفاقیہ طور پر قوانین قدرت کے تحت، بغیر کسی ڈیزائن کے، پلان یا ترتیب کے۔ نظریہ کے مطابق، بے جان مادہ پیدا کیا ہوگا خلیہ (cell)، یعنی ایک جاندار خلیہ کو اتفاقات کے نتیجہ میں۔ اس قسم کا دعوٰی، بہرحال، مطابقت نہیں رکھتا ہے غیر معمولی ناقابل شکست حیاتیاتی قوانین سے۔

☆ زندگی پیدا ہوتی ہے زندگی سے

اپنی کتاب میں ڈارون نے کبھی بھی زندگی کی ابتداء کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ اس کے زمانہ میں سائنس کی ابتدائی سمجھ کا دارومدار اس مفروضہ پر تھا کہ جاندار رکھتے ہیں بہت ہی سادہ ساخت۔ ازمنہ وسطیٰ سے، دفعتاً پیداوار، جو زور دیتی ہے کہ بے جان مادوں کے باہم قریب آنے سے جاندار اجسام بنے تھے، مان لی گئی تھی۔ یہ عام طور پر یقین کیا جاتا تھا کہ حشرات الارض (Insects) وجود میں آئے تھے بچے کچے۔ غذائی اجزاء سے اور چوہے گیہوں سے ہوا کرتے تھے۔ اس خیال کو ثابت کرنے کے لئے دلچسپ تجربات کئے گئے تھے۔ کچھ گیہوں کے دانے رکھے گئے تھے ایک غلیظ کپڑے کے ٹکڑے پر، اور یہ خیال کیا گیا تھا کہ چوہے وجود میں آتے ہیں گیہوں سے کچھ دیر بعد۔ اسی طرح ملائم لاروا یا حشرات الارض نمو پاتے ہیں سڑے گلے گوشت پر کا خیال لیا جاتا ہے۔ بطور ثبوت کے دفعتاً پیدائش کے لئے۔ بہرنوح، بعد میں سمجھا گیا تھا کہ کیڑے ظاہر نہیں ہوتے سڑے

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

گوشت پر پکا یک، بلکہ وہ لائے گئے ہوتے تھے مکھیوں سے Larva کی شکل میں، جو خالی آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے تھے۔

حتّٰی کہ جب ڈارون نے The original of species نامی کتاب لکھی تھی، یہ ایقان تھا کہ جراثیم وجود میں آتے تھے بے جان مادے سے اور یہ خیال عام طور پر قابل قبول ہوتا تھا سائنسی دنیا میں بھی (اس وقت)۔

بہرکیف! ڈارون کی کتاب کی اشاعت کے ۵ سال بعد، لوئی پاسچر نے طویل مطالعہ اور تجربات کے بعد اپنے نتائج کا اعلان کیا تھا، جو Sponteneous generation کی تردید کرتے تھے، جو کبھی اہم حصہ تھا نظریہ ارتقاء کا۔ جو پاسچر کے ہاتھوں مسترد ہوگیا تھا۔ 1864 میں Sorbonne پر دیئے گئے اپنے فاتحانہ لیکچرس میں پاسچر نے کہا تھا Sponteneous generation کا اصول اس سادے سے تجربہ کے مہلک ضرب کے وار سے کبھی بھی نہ ابھر سکے گا۔

ایک طویل عرصہ تک نظریہ ارتقاء کے چلانے والے ان نتائج کی مدافعت کرتے رہے۔ بہرحال سائنس کی ترقی نے ناکام بنادیا تھا بنانے ایک جاندار کے پیچیدہ ساخت والے خلیہ کو، یہ خیال کہ زندگی وجود میں آسکتی ہے اتفاقی طور پر سامنا کرتا ہے ایک زیادہ بڑے deadlock سے۔

☆ کسی قطعی نقطہ پر نہ پہنچنے والی 20ویں صدی کی کاوشیں

پہلا ارتقاء پسند جو 20ویں صدی میں زندگی کی ابتداء کا موضوع لیا تھا، وہ مشہور روسی حیاتیاتی ماہر الکز انڈر اُپارِن تھا۔ 1930 میں یہ مختلف مقالوں کے ساتھ آگے آیا تھا، اس نے کوشش کی تھی ثابت کرنے کی کہ ایک زندہ خلیہ وجود میں آسکتا تھا اتفاق سے۔ یہ مطالعے بہرنوع ناکام ہوگئے تھے۔ اور اپارن کو ذیل کا اقبالی بیان دینا پڑا تھا۔

''بدقسمتی سے، بہرحال، خلیہ کی ابتدا کا مسلہ شائد بہت ہی مشکل نکتہ ہے نامیاتی اجسام کے ارتقاء کی تمام study میں۔''

operin کے ارتقاء پسند followers نے اس مسلہ کے حل کے لئے کوشش کو

جاری رکھنے کئی ایک تجربات کئے۔ سب سے زیادہ مشہور تجربہ، امریکی کیمسٹ Stanley Miller نے 1953 میں انجام دیا تھا۔ ایک باضابطہ ترتیب دیئے گئے تجربہ میں اس نے ان gases کو ملایا تھا جو اس کا دعویٰ تھا کہ وہ زمین کے ابتدائی ماحول میں ہوا کرتے تھے اور آمیزہ میں توانائی پہنچایا تھا۔ Miller نے حاصل کیا تھا۔ نامیاتی سالمے amino acids جو پرٹینس کی ساخت میں پائے جاتے ہیں۔

بہ مشکل چند ہی سال گزرے تھے کہ یہ بات منظر عام پر آئی تھی کہ یہ تجربہ جو اس وقت پیش کیا گیا تھا بطور ایک اہم قدم کے ارتقاء کے نام پر، ناکارہ ثابت ہوا تھا، کیونکہ ماحول جو استعمال کیا گیا تھا تجربہ کے دوران بہت ہی مختلف تھا زمین کے حقیقی ابتدائی حالات کے لحاظ سے۔ طویل خاموشی کے بعد Miller نے اقبال کیا تھا کہ ماحول کا واسطہ جو اس نے استعمال کیا تھا غیر حقیقی تھا۔ تمام ارتقاء پسندوں کی کاوشیں 20ویں صدی کے دوران، زندگی کی ابتداء کی وضاحت کے بارے میں Geffrey Bada, Geochemist جس کا تعلق San Diego Scripps Institute سے تھا اقبال کرتا ہے اس حقیقت کو اپنے ایک مضمون میں جو 1998 میں Earth Magzine میں شائع ہوا تھا۔

''آج جب کہ ہم 20ویں صدی کو چھوڑ چکے ہیں، ہم اب بھی سامنا کرتے ہیں اس لاینحل مسلہ سے جس کو ہم رکھتے تھے جب ہم داخل ہوئے تھے 20ویں صدی میں یعنی ''زمین پر زندگی کی ابتداء کیسے ہوئی تھی؟''

☆ زندگی کی پیچیدہ ساخت

ابتدائی وجہ کہ کیوں نظریہ ارتقاء زندگی کی ابتداء کے بارے میں ایک اس قدر بڑے deadlock سے رُک گیا تھا۔ یہ خلیہ کی پیچیدہ ساخت تھی۔ حتّٰی کہ جاندار اجسام جو سادہ دکھائی دیتے ہیں، رکھتے ہیں ناقابل یقین پیچیدہ ساختیں اپنے اندر۔ ایک جاندار جسم کا خلیہ ہوتا ہے زیادہ پیچیدہ مقابلتًا تمام انسانی ہاتھوں سے بنے ٹکنالاجیکل پراڈکٹس کے۔ آج دنیا کے زیادہ ترقی یافتہ معمل خانے Laboratories ایک زندہ خلیہ نامیاتی کیمیکلس کو باہم ملا کر پیدا نہیں کرسکتے۔

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

شرائط جو درکار ہوتے ہیں ایک خلیہ کو بنانے کے لئے، غیر معمولی طور پر اتنے کثیر مقدار میں ہوتے ہیں کہ جن کی وضاحت ممکن نہ ہوسکے اتفاقات سے پروٹینس کے امکانات، جو بلڈنگ بلاکس ہوتے ہیں ایک خلیہ کی بناوٹ میں اتفاقات سے 10^{950} میں 1 کے برابر ہوتے ہیں۔

صرف ایک اوسط پروٹین کے سالمہ کے لئے جو بنا ہے amino acids 500 سے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں ریاضی کے زبان میں ایک امکان 10^{50} میں (ا) سے بھی چھوٹا ہوتا ہے تو 10^{500} میں (1) کس قدر چھوٹا ہوسکتا ہے تصور کیا جاسکتا ہے ہوتے ہوئے ناممکن عملی اصطلاح میں۔ یعنی پروٹین کے ایک سالمہ میں Amino acid 500 کے مختلف combinations 10^{950} ہوں گے، ان تمام ممکنہ سلسلوں میں سے صرف ایک سلسلہ درکار پروٹین سالمہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لحاظ سے پروٹینی سالمہ کی اتفاقی بناوٹ کا امکان 10^{950} سلسلوں میں 1 کا ہوگا جو ایک ناممکن بات ہے۔ DNA سالمہ جو ہوتا ہے ایک خلیہ کے مرکز (Nucleus) میں اور جو اپنے میں gene کی معلومات رکھتا ہے وہ ناقابل یقین databank پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اگر معلومات جو DNA کے gene میں پوشیدہ ہوتے ہیں انھیں لکھا جاتا تو وہ بنائے ہوتے ایک زبردست لائبریری جو اپنے میں رکھی ہوتی ایک اندازے سے encyclopedias کے 900 جلدیں جبکہ ہر جلد 500 صفحات پر مشتمل ہوتی۔ اس لحاظ سے ایک بہت ہی دلچسپ پریشان کن موقف ابھرتا ہے اس نقطہ پر یعنی DNA اپنی ایک کاپی بناسکتا ہے خود سے صرف چند مخصوص پروٹینی engymes کی مدد سے۔ بہر نوع! ان مخصوص پروٹین سے بناوٹ حقیقت کا روپ اپنا سکتی ہے جبکہ DNA میں موجود پوشیدہ معلومات تعاون عمل کریں۔ جیسا کہ وہ دونوں کا ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے، انھیں رہنا ہوتا ہے ایک ہی وقت میں Replication (نقل) کے لئے۔ یہ کیفیت پیدا کرتی ہے لازم وملزوم کی صورت حال کو جو زندگی خود سے وجود میں آئی تھی کا نظریہ ایک deadlock کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ پروفیسر Leslie orgel مشہور ارتقاء پسند، اقبال کرتا ہے اس حقیقت کا، سپٹمبر 1994 کے سائنٹیفک امریکن میگزین کے شمارہ میں: یہ انتہائی ناممکنات میں سے ہوگا کہ پروٹینس اور نیوکلیک اسیڈس جو پیچیدہ ساختیں رکھتے ہیں،

ان کا دفعتاً پیدا ہونا ایک ہی جگہ پر اور ایک ہی وقت میں ناممکن ہوتا ہے۔ تاہم یہ بھی ناممکن دکھائی دیتا ہے کہ ایک کو رکھنا دوسرے کے بغیر۔ اور اس لئے، پہلی نظر میں، ایک شخص اس نقطہ پر پہنچ سکتا ہے کہ زندگی حقیقت میں کبھی بھی وجود میں نہیں آسکتی ہے کیمیائی اسباب سے۔ بےشک، اگر زندگی کے لئے ناممکن ہے کہ وجود میں آئے قدرتی اسباب سے، تب یہ قبول کرنا ہوگا کہ زندگی پیدا ہوئی تھی ایک مافوق الفطرت طریقہ عمل سے۔ یہ حقیقت بالکلیہ طور پر ناکارہ کردیتی ہے نظریہ ارتقاء کو، جس کا اہم مقصد تخلیق سے انکار کرنا ہے۔

☆ ارتقاء کا تصوراتی میکانیزم

دوسرا اہم نقطہ جو ڈارون کے نظریہ کی نفی کرنا ہے، ہوتا ہے کہ دونوں تصورات جو پیش کئے گئے ہیں نظریہ ارتقاء سے بطور ارتقائی میکانیزمس کے، حقیقت میں، مان لئے گئے تھے کہ وہ نہیں رکھتے تھے کوئی ارتقائی طاقت اپنے میں۔

ڈارون نے اپنے ارتقائی مفروضہ کی بنیاد بالکلیہ طور پر ''فطری انتخاب'' کے میکانیزم پر رکھی تھی۔ اس میکانیزم پر اس کی اہمیت اس کی کتاب کے عنوان The origin of species, By means of Natural selection سے صاف ظاہر ہوتی ہے Natural selection یعنی فطری انتخاب تعین کرتا ہے کہ وہ جاندار اجسام جو زیادہ طاقتور اور مطابقت رکھتے تھے ان کے habitate کے قدرتی حالات سے، زندہ بچ رہتے تھے اپنی زندگی کی کشمکش میں۔

مثال کے طور پر، ایک ہرنوں کے مندہ (herd) میں جو جنگلی جانوروں کے حملہ کے زد میں تھا جو ہرن زیادہ تیز رفتار ہوتے تھے بچ جاتے تھے۔ اس لئے ہرنوں کا مندہ رکھتا تھا تیز تر اور مظبوط تر افراد۔ بہرکیف! بنا کسی حجت کے، یہ میکانیزم ہرن کے لئے سبب نہیں بن سکتا تھا ابھرنے اور بدلنے اپنے آپ کو دوسرے جاندار اصناف میں، مثلاً، گھوڑے وغیرہ میں۔

اس لئے فطری انتخاب کا میکانیزم کوئی ارتقائی طاقت خود میں نہیں رکھتا ہے۔

ڈارون خود بھی واقف تھا اس حقیقت سے اور اس کو لکھنا پڑا تھا اس بات کو اپنی کتاب The Origin of species میں۔

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

فطری انتخاب کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا جب تک کہ تائیدی تبدیلیاں وقوع پذیر نہ ہوتیں۔

اس لئے کس طرح یہ سازگار (تائیدی) تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں ان میدانی افراد میں؟ ڈارون نے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اس نقطہ نظر سے، جو اس وقت کے حالات کے لحاظ سے سائنس کی ابتدائی سمجھ سے ممکن تھا۔ فرانسیسی حیاتیاتی ماہر Chevalier de lamarak (1744-1829) جو ڈارون سے پہلے رہا کرتا تھا، کے مطابق جاندار مخلوقات اپنے اوصاف جو وہ حاصل کرتے تھے اپنے دوران زندگی میں منتقل کرتے تھے بعد کی نسل میں۔ وہ زور دیتا ہے کہ یہ خصوصی اوصاف جو منتقل ہوتے ہیں ایک نسل سے دوسری نسل کو، یہ نئی اصناف کے بننے کے اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ دعویٰ کرتا ہے کہ ژراف ابھرے ہیں بارہ سنگا سے جیسا کہ وہ کشمکش کرتے تھے کھانے پینے اونچے اونچے درختوں کے، ان کی گردنیں لمبی ہوتی گئی نسل در نسل۔

ڈارون بھی اسی قسم کی مثالیں دیتا ہے۔ اپنی کتاب "The origin of species" میں مثال کے طور پر وہ کہتا ہے کہ بعض ریچھ اپنی غذا کی تلاش میں جاتے ہیں پانی میں بار بار، عرصہ گزرنے پر وہ نسلوں بعد بدل لیتے ہیں اپنے آپ کو whales میں۔

بہر حال قانونِ توارث جو معلوم کئے گئے تھے Gregor (1822-1884) Mendel سے اور Science of geneties سے جن کی تصدیق ہوتی ہے، جو مقبول عام ہوئے تھے 20 ویں صدی میں، یہ توارث کے قوانین بالکلیہ طور پر اس روایت کو کہ حاصل کردہ اوصاف منتقل ہوتے ہیں بعد کی نسلوں میں آہستہ آہستہ کالعدم قرار دے دیئے گئے تھے۔

اس طرح فطری انتخاب اپنی تائید کھو چکا تھا بطور ایک ارتقائی میکانیزم کے۔

☆ Neo-Darwinism اور اصناف میں تبدیلیاں

ایک نسل کی تلاش کی خاطر ڈارون کے نظریہ کو ماننے والے 1930 کے دہے کے سالوں میں Modern synthetic Theory کو آگے لائے تھے جو جیسا کہ عام طور سے Neo-Darwinism کے نام سے جانا جاتا ہے۔

Neo-Darwinism، mutations (تغیرات) کو اپنے میں شامل کرتا ہے، جو جاندار کے genes میں خرابیاں واقع ہوتی ہیں بیرونی آوامر کی وجہ سے جیسے ریڈیائی شعاعوں سے یا نقولاتی خامیوں سے ہوتے ہیں جیسے وجوہات favourable variations اور Natural Mutations میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

آج جو ماڈل ارتقاء کی نمائندگی کرتا ہے دنیا میں وہ ہے Neo-Darwinism یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ لکھوکھا جاندار ایک process کے نتیجہ میں جس کی وجہ سے بے شمار پیچیدہ عضویات (کان، آنکھ، پھیپھڑے، پنکھ وغیرہ) تبدیلیوں سے گذرتے رہے ہیں genetic disorders سے۔

تاہم وہاں ہے ایک کھلی سائنسی حقیقت جو بالکلیہ اس نظریہ کی تردید کرتی ہے۔ تبدیلیاں جاندار کی بڑھوتری کو روک دیتی ہیں اور وہ ہمیشہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اس کے لئے ایک بہت ہی سادہ وجہ ہے۔ DNA رکھتا ہے ایک بہت ہی پیچیدہ ساخت، اس لئے علی الحساب اثرات صرف اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

امریکی geneticist B.G.Ranganathan, اس کو اس طرح واضح کرتا ہے۔

پہلے میں کہوں گا کہ قابل بھروسہ بدلاؤ بہت ہی کم نظر آتا ہے قدرت میں دوسری بات اکثر بدلاؤ بہت ہی نقصان دہ ہوتے ہیں چونکہ وہ علی الحساب ہوتے ہیں مقابلتاً با قاعدہ بدلاؤ کے genes کی ساخت میں، کوئی علی الحساب بدلاؤ ایک غیر معمولی با قاعدہ نظام میں، ہوتا ہے خطرناک نہ کہ خوش آئند۔ مثلاً ایک زلزلہ ہلا سکتا ہے ایک اعلیٰ با قاعدہ ساخت کو جیسے ایک بلڈنگ کو، وہاں ہوتا ہے علی الحساب بدلاؤ بلڈنگ کے فریم ورک میں، جہاں تمام ممکنات میں بھی سدھار نہیں ہوگا۔

اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، کوئی بدلاؤ کی مثال ایسی نہیں ہے جو کارآمد ہے، یعنی جو سمجھی جاتی ہے کہ ترقی دے سکتی ہے genetic code کو تا ہم آج تک ایک بھی مشاہدہ میں نہیں آئی ہے اور نہ آئے گی۔ تمام بدلاؤ نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں۔ یہ سمجھا جاتا تھا کہ بدلاؤ، جو پیش کیا گیا ہے بطور ایک ارتقائی میکنیزم کے، حقیقت میں ایک genetic واقعہ ہے جو جانداروں کو نقصان پہنچاتا ہے اور بنا دیتا ہے انھیں ناکارہ۔ بہت زیادہ عام

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

اثر بدلاؤ کا انسانوں پر ہوتا ہے سرطان کی شکل میں، بے شک ایک تباہ کن میکنیزم نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک ارتقائی میکنیزم — فطری انتخاب، اس کے برخلاف خود سے کچھ بھی نہیں کر سکتا جیسا کہ ڈارون نے بھی اس بات کو قبول کیا ہے۔ یہ حقیقت ہمیں بتلاتی ہے کہ وہاں پر کوئی ارتقائی میکانیزم نہیں ہے۔ قدرت میں۔ اس قسم کا کوئی خیالی طریقہ بہ نام ارتقاء نہیں ہے جو کہیں واقع ہو سکا گا۔

☆ Fossil Record میں کوئی نشان درمیانی اشکال کا نہیں پایا گیا

واضح ثبوت کہ نتیجہ جو پیش کیا گیا تھا نظریہ ارتقاء سے جدِّ اعلیٰ اور موجودہ نسلوں کے درمیان کوئی درمیانی شکل نہیں پائی گئی Fossil Record میں۔ چونکہ اس نظریہ کے مطابق، ہر زندہ اصناف ابھرے ہیں ان کے پیشرو سے۔ ایک پہلے وجود رکھنے والے species بدل گئے تھے کسی اور میں کافی وقت گزرنے پر اور تمام اصناف اسی طرح آتے ہیں عالمِ وجود میں۔ دوسرے الفاظ میں نظریہ ارتقاء کے لحاظ سے یہ بدلاؤ کا عمل ہوتا رہا ہے تدریجاً لاکھوں سالوں میں۔

اگر یہ بات سچ ہوتی تو بے شمار درمیانی اصناف ہونا چاہئے تھا اور زندہ ہونا چاہیے تھا اس طویل بدلاؤ کے دور میں بھی۔

مگر ایسا کوئی شائبہ تک نہیں دیکھا گیا ہے Fossil Record میں بھی۔

مثال کے طور پر، بعض آدھی مچھلی/آدھے رینگنے والے رہنے چاہیے تھے۔ ماضی میں جو رکھتے تھے کچھ رینگنے والے خصوصیات اور علاوہ اس کے مچھلی کے خصوصیات جو پہلے ہی سے رکھتے تھے۔ یا چند رینگنے والے پرندے ہونے چاہیے تھے، جو رکھتے تھے بعض خصوصیات پرندہ کے علاوہ اس کے رینگنے کے خصوصیات جو وہ پہلے ہی سے رکھتے تھے۔ چونکہ یہ عبوری مرحلے میں رہے ہوں گے، وہ ہوں گے ایک لحاظ سے ناکارہ، عیب دار، معذور جاندار مگر ناپید۔

ارتقاء پسندوں نے حوالہ دیا ہے ان خیالی مخلوقات کا، جن کے بارے میں ان کا ایقان ہے کہ وہ رہے ہیں ماضی میں بطور عبوری اشکال کے اگر ایسے حیوانات کبھی حقیقت میں رہے ہوتے، تو وہاں لکھوکھا یا اربوں میں ہوتے تعداد میں اور اقسام میں۔ زیادہ اہمیت

کے لحاظ سے ان عجیب خلقت کے باقیات کو ہونا چاہیے تھا Fossil Record میں۔

ڈارون اپنی کتاب Origin of Species میں واضح کرتا ہے: اگر میرا نظریہ صحیح ہوتا ہے، تو بے شمار درمیانی قسمیں زیادہ قریبی تعلق رکھتی ہوتی تمام species کے ایک ہی گروپ میں باہم ایقان کے ساتھ رہے ہوتے...... شہادت ان کے پہلے وجود کی پائی جا سکتی تھی صرف fossil کے باقیات کے درمیان میں۔ مگر ایسا نہیں دیکھا گیا تھا۔

☆ ڈارون کے امیدیں بکھر گئی تھی

بہر حال اگرچہ ارتقاء پسند شدومد کے ساتھ کوشش کرتے رہے ہیں پانے fossils ۱۹ویں صدی کے وسط سے ساری دنیا میں۔ تاہم کوئی بھی عبوری شکلیں ہنوز کہیں بھی نہیں پائی جا سکیں۔ تمام fossils ارتقاء پسندوں کے خلاف بتلاتے ہیں کہ زندگی زمین پر دفعتاً مکمل حالت میں ظاہر ہوئی تھی۔ ایک برطانوی ماہر اثارِ متحجرہ مسمی Derek V. Eger کا کہنا تھا کہ وہ تسلیم کرتا ہے اس حقیقت کو اگرچہ کہ وہ ارتقاء پسند تھا: ''ایک بات ابھر کر سامنے آتی ہے کہ اگر Fossil Record تفصیل میں، آیا orders کے level پر یا species کے level پر ہم پاتے ہیں انھیں بار بار نہ تو تدریجی ارتقاء کے لحاظ سے، بلکہ پاتے ہیں دفعتاً ابھرنا ایک group کا دوسرے کی قیمت پر۔

اس کا مطلب ہے کہ Fossil Record میں، تمام اصناف (Species) دفعتاً ابھرے تھے مکمل حالت میں، بغیر کسی درمیانی اشکال کے ان کے درمیان۔ یہ بات ٹھیک برعکس تھی ڈارون کے مفروضات کے۔

علاوہ اس کے یہ ہے ایک بہت ہی مضبوط شہادت کہ تمام جاندار تخلیق کئے گئے ہیں۔ ایک ہی وضاحت کہ جاندار اصناف ابھرے تھے دفعتاً مکمل حالت میں ہر تفصیل کے ساتھ بغیر کسی ارتقائی جدِّ اعلیٰ کے، ہے ایک حقیقت کہ وہ تخلیق کئے گئے تھے۔

اس حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے، ایک بہت ہی مشہور ارتقاء پسند اور حیاتاتی ماہر Douglas Futuyma سے۔

تخلیق اور ارتقاء کے درمیان، جانداروں کی ابتداء سے متعلق ممکنہ وضاحتیں ختم

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

ہوجاتی ہیں۔ جاندار یا تو مکمل حالت میں ہر تفصیل کے ساتھ ظاہر ہوتے تھے زمین پر یا وہ نہیں ہوئے تھے اس طرح۔ اگر وہ نہیں ہوئے تھے، وہ developpedہوئے ہوں گے پیشرو اصناف(Species) سے تبدیلی کے کوئی لائحہ عمل سے۔ اگر وہ ظاہر ہوئے تھے ایک مکمل حالت میں ہر تفصیل کے ساتھ، وہ حقیقت میں تخلیق ہوئے ہوں گے کسی محیر العقول ذہانت سے۔ Fossils بتلاتے ہیں کہ جاندار ابھرے تھے مکمل حالت میں ہر تفصیل کے ساتھ زمین پر۔ اس کا مطلب ہے کہ اصناف کی ابتداء ڈارون کے مفروضہ کے برخلاف ارتقاء سے نہیں، بلکہ تخلیق سے ہوئی ہے۔

☆ انسانی ارتقاء کی کہانی

ایک موضوع جو اکثر زیر بحث لایا گیا ہے نظریہ ارتقاء کی تائید کرنے والوں کی طرف سے، وہ ہے انسان کی ابتداء کے بارے میں۔ ڈارون کے پرستاروں کا دعویٰ قائم رہتا ہے کہ موجودہ آدمی ابھرا ہے بندر جیسی مخلوقات سے۔ اس غلط بیانی کا ارتقائی طریقہ عمل سمجھا جاتا ہے کہ شروع ہوا تھا 40 تا 50 لاکھ سال پہلے، بعض عبوری اشکال موجودہ انسان اور اس کے آباواجداد کے درمیان، خیال کیا جاتا ہے، کہ رہے ہوں گے۔ اس تخیلاتی خاکے میں، چار ابتدائی زمرہ جات فہرست کی شکل میں دیئے گئے ہیں۔

1. Australopethicus
2. Homo Habilis
3. Homo Evectus
4. Homo Sapiens

ارتقاء پسند موجودہ انسان کے پہلے بندر جیسے آباواجداد کو Australopithicus کے نام سے پکارتے ہیں، جس کے معنی جنوبی افریقہ کے بندر ہوتے ہیں۔ یہ جاندار حقیقت میں قدیم بندر کے اصناف ہیں، جو فی زمانہ معدوم ہو چکے ہیں، اور سوائے اس کے یہ کچھ نہیں ہیں۔ انگلینڈ اور امریکہ کے دو بین الاقوامی شہرت کے حامل Anotomists Lord Solly Zuckerman اور پروفیسر چارلس آکسنارڈ نے Australopethicus کے

مختلف نمونوں پر سیر حاصل تحقیقات کرنے کے بعد بتلاتے ہیں کہ یہ بندر تھے جو ایک معمولی بندر کے اصناف سے تعلق رکھتے تھے جو وقت کے ساتھ معدوم ہو گئے تھے اور وہ موجودہ انسان سے کوئی مشابہت نہیں رکھتے تھے۔ ارتقاء پسند انسانی ارتقاء کے نام پر دوسری قسم کے مرحلہ کی درجہ بندی بطور Homo کے کرتے ہیں یعنی ایک انسان کے۔ ان کے دعوے کے مطابق، جاندار جو ان کے لحاظ سے Homo series میں آتے ہیں، Australopethicus کے مقابلہ میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ ارتقاء پسندوں نے معلوم کیا تھا ایک تخیلاتی ارتقائی اسکیم ترتیب دیتے ہوئے مختلف fossils کو ان کے مخلوقات کی ایک مخصوص order میں۔ یہ اسکیم تخیلاتی تھی کیونکہ کبھی بھی یہ ثابت نہیں کیا گیا تھا کہ وہاں ہوتا تھا ایک ارتقائی رشتہ ان مختلف classes کے درمیان۔ Ernst Mayr بیسویں صدی کا ایک بہت اہم ارتقاء پسند رہا ہے، اعتراف کرتا ہے اپنی کتاب میں، on long argument میں کہ ''خاص طور پر تاریخی puzzles جیسے کہ زندگی کی ابتداء یا Homo sapiens کے بارے میں، ہوتے ہیں غیر معمولی طور پر مشکل اور ہوسکتا ہے کہ حتّٰی کہ آخری نتیجہ پر پہنچ کر بھی تشفی نہ ہوسکے۔

جیسے Linkchain کے خاکے۔ Australopethicus Homohabilies Home Erectus۔ Homo sapiens سے ارتقاء پسند نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ان اصناف میں سے ہر ایک دوسرے کا جدِّ اعلیٰ ہو۔ بہرنوع، حالیہ دریافتیں اثارِ متحجرہ سے متعلق یہ انکشاف کرتے ہیں کہ Homo habilies, Austrelopethicus اور Homo erectus رہا کرتے تھے دنیا کے مختلف حصوں میں ایک ہی عرصہ میں۔ اس کے علاوہ، ایک خاص طبقہ انسانوں کا جس کی درجہ بندی کی جاتی ہے بطور Homo erectus کے، رہے ہیں بہت ہی حالیہ وقتوں تک۔ Homo sapiens & Neandar thalensis اور Homo sapiens spain یعنی موجودہ انسان ساتھ ساتھ زندگی گزارتے ہیں ایک علاقہ میں۔ یہ کیفیت بظاہر نشاندہی کرتی ہے اس دعویٰ کے بے کارِ محض ہونے کی، کہ وہ ایک دوسرے کے آباواجداد ہیں۔ Stephen jay gould اس غیر یقینی صورت حال یعنی نظریہ ارتقاء کے deadlock کی یوں وضاحت کرتا ہے، اگرچہ کہ وہ خود بھی 20 ویں صدی کے ہراول ارتقائی تائیدی رہنماؤں میں سے ایک تھا: ''کیا ہوا ہماری سیڑھی کو اگر وہاں ہیں

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

ایک ساتھ زندگی گزارنے والے تین تین نسبی سلسلے ایک ہی طرز کے خاندانوں سے وابستہ ہیں۔——A.africanus, austradepithecines Robust اور H.Habilies کوئی بھی واضح طور پر نہیں لائے جاتے، دوسرے سے۔

اس کے علاوہ تین نسبی سلسلوں میں سے کوئی بھی نہیں ظاہر کرتے تھے کسی طرح کے ارتقائی Trends (رجحانات) ان کے زمین پر میعاد کے دوران۔

المختصر انسانی ارتقاء کا خاکہ جو برقرار رکھا جاتا ہے مختلف ڈرائنگس کی مدد سے جو بتاتے ہیں کچھ آدھے بندر، آدھے انسان کے مخلوقات کو اور جو دکھائے جاتے ہیں media کے ذریعہ اور نصابی کتب میں، وہ سب ہوتے ہیں، کھلے طور پر پروپگنڈہ کے ذرائع۔ یہ کچھ نہیں ہوتے سوائے ایک کہانی کے بغیر کسی سائنسی بنیاد کے۔

U.K.Lord Solly Zuckerman کے بہت ہی مشہور اور صاحب عزت سائنس دانوں میں سے ایک تھا، جو اس موضوع پر تحقیق کا سلسلہ برسوں جاری رکھا تھا اور Australopethicus Fossils کی 15 سال تک مسلسل study کرتا رہا تھا آخرش اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ باوجود بذات خود ایک ارتقاء پسند ہونے کے اس کا کہنا تھا: وہاں پر حقیقت میں کوئی بھی ایسا فیملی شجرہ نہیں ہے جس میں بندر جیسے مخلوقات کا انسان سے تعلق رہا ہو۔

Zuckerman نے بنایا ہے ایک دلچسپ Spectrum,Seience جس کا سلسلہ اس سے شروع ہوتا ہے جو سائنسی سمجھا جاتا ہے اور اس پر ختم ہوتا ہے جو غیر سائنسی ہوتا تھا۔

Zuckerman کے spectrum کے مطابق زیادہ سائنسی وہ ہوتا ہے جس کا انحصار ٹھوس حقائق پر ہوتا ہے——فیلڈس آف سائنس ہیں جو طبیعات اور کیمیا پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان کے بعد حیاتیاتی سائنس کا نمبر آتا ہے اور تب سماجی سائنس کا spectrum کے آخری حد پر ایسا حصہ آتا ہے جو زیادہ تر غیر سائنسی سمجھا جاتا ہے۔

جس میں ہوتے ہیں زائد حسی حواس——تصورات جیسے اشراق (Telepathy) یعنی ذہنی لحاظ سے ربط ضبط اور چھٹی حس——اور آخر میں انسانی ارتقاء۔

Zuckerman واضح کرتا ہے اس کے توجیہات: ہم تب ہٹتے ہیں اور آگے تخیلاتی سچائی سے ان فیلڈس میں جو حیاتیاتی سائنس سمجھی جاتی ہے، جو مثل زائد حسی حواس

ہوں یا انسان کی fossils کی تاریخ کی ترجمان ہو، جہاں وفادار ارتقا پسند کے قریب کسی بھی بات کا امکان ہوتا ہے۔ اور جہاں پر جوشیلا اور ارتقاء پر ایقان رکھنے والا بعض وقت قابل ہوتا ہے یقین کرنے کئی ایک تضادات پر ایک ہی وقت میں۔ انسانی ارتقاء کی تاریخ کسی چیز کے قابل نہیں ہوتی، لیکن متعصّبانہ توجیہات بعض fossils کے بارے میں رکھتی ہے، جو کھودے گئے تھے بعض لوگوں سے جو ان نظریات سے بے ساختہ لگاؤ رکھتے تھے۔

☆ ڈاروینین فارمولہ

اس کے علاوہ کہ ہم نے اب تک تمام ٹکنیکل شہادتیں بنامی ہیں، ہمیں اب ایک بار جائزہ لینا چاہیے کہ کس قسم کا ایک وہم ارتقاء پسند کرتے ہیں ایک مثال کے ساتھ جو اس قدر سادہ ہے کہ بچے بھی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ نظریہ ارتقاء زور دیتا ہے کہ زندگی بنی ہے اتفاق سے۔ اس دعویٰ کے مطابق، بے جان اور بے شعور جواہر قریب ایک دوسرے کے آتے ہیں بنانے خلیہ اور تب وہ کسی طرح بنا گئے جاندار، بہ شمول انسان۔ ہمیں اس کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ جب ہم لاتے ہیں قریب عناصر کو جو زندگی کے بلڈنگ بلاکس ہوتے ہیں جیسا کہ کاربن، فاسفورس، نائٹروجن اور پوٹاشیم کو، صرف ایک ڈھیر سا بنتا ہے۔ اس بات کی پرواہ نہیں کہ کن مراحل سے یہ ڈھیر گزرتا ہے، یہ جواہر کا ڈھیر بنا نہیں سکتا حتّٰی کہ ایک واحد جاندار اگرتم پسند کرتے ہو، ہمیں ترتیب دینا ہوگا ایک تجربہ اس موضوع پر اور ہمیں ارتقاء پسند کی طرف سے معائنہ کرنا ہوگا کہ وہ حقیقت میں دعویٰ کرتے ہیں بغیر کھلے الفاظ میں اظہار کرنے کہ ڈاروینین فارمولہ کے نام کے تحت، ارتقاء پسندوں کو رکھنے دو کئی ایک چیزوں کو موجود، جانداروں کی بناوٹ میں جیسے فاسفورس، نائٹروجن، کاربن، آکسیجن، لوہا اور میگنیشیم بڑے پیپوں میں۔ اس کے علاوہ، انھیں اضافہ کرنے کے دوران barrels میں کوئی بھی چیز جو عام حالات میں وجود نہیں رکھتی، مگر وہ سمجھتے ہیں اسے ضروری۔ انھیں اضافہ کرنے دو اس آمیزہ میں جس قدر amino acids اور پروٹین وہ چاہیں——جن میں سے ایک واحد رکھتا ہے ایک بننے کا امکان 10^{950}——جیسا کہ وہ پسند کرتے ہیں۔ انھیں ان آمیزوں کو اسی قدر حرارت اور نمی سے گزرنے دیں جس قدر وہ چاہتے ہیں۔ انھیں ہلانے

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

دیں ان کو جو کچھ بھی ٹکنالاجیکلی تیار کردہ آلہ سے جو وہ پسند کرتے ہیں۔اتھیں رکھنے دیں پائے کے سائنس دانوں کو ان پیپوں کے بازو۔ان ماہرین کو انتظار کرنے دو ایک کے بعد ایک ان barrels کے بازو اربوں یا حتی کہ کھربوں سال تک۔ انھیں آزاد چھوڑ دیں استعمال کرنے تمام قسم کے شرائط جنھیں وہ ضروری سمجھتے ہیں ایک انسان کی بناوٹ کے لئے۔اس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں کیا نہیں کرتے ہیں۔وہ ان پیپوں سے ایک انسان کو پیدا نہیں کر سکتے، کہتا ہے ایک پروفیسر جو معائنہ کرتا ہے اس کے خلیہ کی ساخت کا الکٹرانک خوردبین کے ذریعہ۔وہ پیدا نہیں کر سکتے ژراف، مکھیاں، ببر، زرد رنگ کے بلبل، گھوڑے، ڈالفِن، گلاب، مرغزارے، کنول کے پودے، کرنیش پودے، کیلے، سنترے، سیب، کھجور، ٹوماٹوز، خربوزے، تربوزے، انجیر، زیتون، انگور، شفتالو، مور، چکور، ہمارنگی تتلیاں، اور لاکھوں دوسرے جاندار۔حقیقت میں، وہ (ارتقاء پسند) حاصل نہیں کر سکے حتی کہ ایک خلیہ بھی ان جانداروں میں سے کسی کا بھی۔

المختصر، بے شعور جواہر باہم مل کر نہیں بنا سکتے ہیں ایک خلیہ بھی وہ کوئی نیا فیصلہ نہیں لے سکتے ہیں اور نہ کسی خلیہ کو دو حصوں میں بدل سکتے ہیں۔اور نہ دوسرے اور فیصلے لے سکتے ہیں اور نہ پیدا کر سکتے ہیں پروفیسرس جو پہلے ایجاد کرتے ہیں الکٹرانک خوردبین اور معائنہ کرتے ہیں ان کے اپنے خلیہ کی ساخت کا اس خوردبین کے تحت اور جو پتہ چلاتے ہیں کہ مادہ بے شعور ہوتا ہے، بے جان ڈھیر، اور وہ زندگی سے روشناس ہوتا ہے اللہ کی مافوق الفطرت تخلیق سے۔

نظریہ ارتقاء اس کے برخلاف دعویٰ کرتا ہے ایک بالکلیہ فرسودہ خیال کا کہ زندگی خود سے شروع ہوئی تھی جو پورے طور پر وجوہات کے خلاف جاتا ہے۔

ارتقاء پسندوں کے دعوے پر ذرا سا بھی سوچ بچار کرتے ہیں تو یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے جیسا کہ ٹھیک اوپر کی مثال میں پیش کیا گیا ہے کہ ہر چیز تخلیق کی گئی ہے۔

☆ آنکھ اور کان کی ٹکنالوجی

ایک دوسرا موضوع جس کے بارے میں ارتقاء پسند جواب دینے سے قاصر ہیں، وہ ہے ایک لاجواب کوالٹی حواس خمسہ کی آنکھ اور کان کی شکل میں۔قبل اس کے گزریں آنکھ

کے موضوع سے، ہمیں مختصر طور پر جواب دینا ہوگا ایک سوال کا کہ ہم کیسے دیکھتے ہیں۔روشنی کی شعاعیں جو ایک شئے سے آتی ہیں آنکھ کے retina نامی پردے پر الٹی حالت میں گرتی ہیں۔یہاں یہ روشنی کی شعاعیں الکٹریک سگنلس میں خلیات کے ذریعہ بدل جاتی ہیں اور پہنچتی ہیں ایک چھوٹے سے دھبہ میں جو بھیجہ کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے جو دیکھنے کا مرکز ہوتا ہے۔یہ الکٹریک سگنلس دیکھے جاتے ہیں اس مرکز میں بطور ایک خیال کے کئی ایک طریقہ ہائے عمل سے گزرنے کے بعد۔اس ٹکنیکی پس منظر کے ساتھ ہمیں کچھ سوچنا ہوتا ہے۔

بھیجہ روشنی کے لئے غیر موصل ہوتا ہے۔اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس کے اندر مکمل اندھیرا ہوتا ہے، اور کوئی روشنی وہاں تک نہیں پہنچ پاتی ہے جہاں پر یہ بھیجہ ہوتا ہے۔اس طرح نظر کا مرکز کبھی بھی روشنی سے تماس میں نہیں آتا ہے اور حتّٰی کہ یہ بہت ہی تاریک جگہ ہو سکتی ہے۔اس قدر تاریک مقام پر تم کو کبھی جانا ہوا ہوگا۔بہر حال، تم مشاہدہ کرتے ہو ایک منور اور روشن دنیا کو اسی گہرے تاریک نظر کے مرکز میں۔

خیال جو فارم ہوتا ہے آنکھ میں اس قدر صاف اور واضح ہوتا ہے حتی کہ بیسویں صدی کی ٹکنالوجی قابل نہ ہو پائی تھی بنانے اس کو اس قدر صاف۔مثلاً دیکھو کتاب کو جو تم پڑھ رہے ہو، ہاتھوں کو جس سے تم کتاب کو پکڑے ہوئے ہو، اور تب اٹھاؤ اپنا Head اور اطراف کا جائزہ لو۔کیا تم نے دیکھا ہے کبھی ایک صاف اور واضح خیال جیسا کہ یہ ہے، کسی اور جگہ پر؟ حتّٰی کہ غیر معمولی ترقی یافتہ Tv screen جو پیدا کیا گیا ہے سب سے بڑے پروڈیوسر سے دنیا میں، نہیں مہیا کر سکتا اس قدر ایک واضح خیال تمہارے لئے۔یہ خیال تمہارے آنکھ میں بن رہا ہے، تین رخی اشیاء کے مختلف رنگوں کے ساتھ غیر معمولی خیال واضح ہوتا ہے۔100 سال سے زیادہ عرصہ سے ہزارہا انجینئرس کوشش کرتے رہے ہیں حاصل کرنے اس شفافیت کو۔کارخانے، وسیع احاطے قائم کئے گئے تھے، کافی تحقیقات کی گئی تھی، پلانس اور ڈزائنس اس مقصد کے حصول کے خاطر بنائے گئے تھے۔

دوبارہ ایک Tv Screen کو دیکھو اور کتاب کو دیکھو جو تم پکڑے ہو تمہارے ہاتھوں میں۔تم دیکھتے ہو وہاں ایک بڑا فرق شفافیت اور وضاحت میں۔اس کے علاوہ TV screen بتلاتا ہے دو رُخی خیال بجائے تین رخی کے، جہاں تک تمہاری آنکھوں کا تعلق

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

ہے، تم دیکھتے ہو۔ ایک تین رخی، ہر رخ واضح اور گہرائی لئے ہوئے۔

کئی سالوں تک، لاکھوں انجینئرس نے دنیا بھر میں کوشش کی ہیں بنانے 3 رخی TV اور حاصل کرنے آنکھ کے نظر کی کوالٹی کو۔

ہاں، وہ بناتے ہیں تین رخی TV سسٹم، لیکن یہ ممکن نہیں ہے watch کرنا اس کو بغیر لگائے خاص قسم کے 3-D گلاس کے، یہ ہے صرف ایک مصنوعی تین رخی۔ پس منظر زیادہ دھندلا ہے، پیش منظر دکھائی دیتا ہے ایک paper setting کے مثل۔ کبھی بھی نہیں رہا ہے یہ ممکن پیدا کرنے ایک شفاف اور واضح خیال مثل آنکھ کے خیال کے camera اور TV دونوں میں، وہاں ہے کمی خیال کے کوالٹی کی۔

ارتقاء پسند دعویٰ کرتے ہیں کہ میکانیزم جو پیدا کرتے ہیں شفاف اور واضح خیال بنائے گئے تھے اتفاق سے خود بخود۔

اب اگر کوئی تم سے کہتا ہے کہ تمہارے کمرے کا TV بنا تھا اتفاق کے نتیجہ میں، مطلب تمام اس کے جواہر صرف اتفاق سے آتے ہیں ایک دوسرے کے قریب اور بناتے ہیں اس device کو جو پیدا کرتی ہے ایک خیال، تو تم کیا خیال کروگے؟ کیسے جواہر کر سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ جو ہزارہا لوگ نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر ایک ایجاد پیدا کرتی ہے ایک بہت ہی ابتدائی خیال مقابلتاً ایک آنکھ کے جو نہیں بنائی جا سکتی ہے اتفاق سے، تب یہ بات واضح ہے کہ آنکھ اور خیال جو آنکھ دیکھتی ہے بنائے نہیں جا سکتے ہیں اتفاق سے۔ یہی صورت حالت کا اطلاق ہوتا ہے کان پر۔ بیرونی کان دستیاب آواز کو اپنی گرفت میں لیتا ہے، بیرونی کان کی auricle ساخت کے ذریعہ آواز درمیانی کان تک پہنچتی ہے۔ درمیانی کان آواز کے ارتعاش کو تیز کرتے ہوئے اندرونی کان تک پہنچاتا ہے۔ اندرونی کان اس ارتعاش کو برقی سگنلس میں تبدیل کرتا ہے۔ اور انھیں بھیجہ میں پہنچاتا ہے۔ ٹھیک جیسا کہ آنکھ کی صورت میں ہوا تھا۔ تب سننے کا عمل انجام پاتا ہے بھیجہ میں واقع سننے کے مرکز میں۔ بھیجہ غیر موصل ہوتا ہے آواز کے لئے بھی جیسا کہ بھیجہ غیر موصل رہا تھا روشنی کے لئے۔ اس لئے باہر کی فضاء میں چاہے کتنا ہی غُل غپاڑہ ہو مگر بھیجہ کے اندر پوری طرح سے خاموشی ہوتی ہے۔ تاہم حتی کہ ہلکی آوازیں بھی محسوس ہوتی ہیں یا ادراک میں آتی ہیں بھیجہ میں۔ سننے کی حِس اتنی جامع

ہوتی ہے کہ ایک صحت مند آدمی ہلکی آواز سن سکتا ہے بغیر کسی ہوائی شور یا مداخلت کے۔

تمہارے بھیجہ میں، جو غیر موصل ہوتا ہے آواز کے لئے، تم سن سکتے ہو آرکیسٹرا کے سازینہ کو، سن سکتے ہیں تمام آوازوں کو لوگوں سے بھری جگہ پر۔

وسیع ارتعاشی شرح کے اندر تمام آوازوں کو محسوس کر سکتے ہو، پتوں کی سرسراہٹ سے لے کر jet plane کی گڑگڑاہٹ تک۔

بہرکیف! اونچی آواز سننے کے لمحہ پر آواز کا level تمہارے بھیجہ میں کسی آلہ سے پیمائش کیا جا سکے تو معلوم ہوگا کہ اس وقت بھیجہ میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی ہے۔

خیال کے لحاظ سے ایسا ہی کچھ ہوتا ہے، سالوں کی کاوشیں صرف ہوتی رہی ہیں اس کوشش میں پیدا کرنے یا دوبارہ وجود میں لانے آواز کو جو اصل سے قریبی مشابہت رکھتی ہو۔ ان کوششوں کے نتائج Sensing sound, sound recordres سسٹمس ہیں۔ ان تمام ٹکنالوجی اور ہزارہا انجینئرس اور ماہرین کے کوشش میں لگے رہنے کے باوجود کوئی بھی آواز اب تک حاصل نہیں کی جا سکتی ہے جو رکھتی ہے اتنی ہی شفافیت اور وضاحت جیسا کہ اصل آواز سمجھی جاتی ہے کان سے۔ غور کرتے ہیں hi-fi سسٹمس کے اعلیٰ ترین کوالٹی کو جو پیدا کی گئی ہے بڑی کمپنی سے آواز (موسیقی) کی صنعت میں۔

حتّٰی کہ ان ایجادات میں جب آواز ریکارڈ کی جاتی ہے تو کچھ اس کا حصہ کھو جاتا ہے، یا جب کبھی تم hi-fi شروع کرتے ہیں تم ہمیشہ سنتے ہیں—

hissing (سی، سائیں، سوں) کی آواز موسیقی شروع ہونے سے پہلے۔ بہرحال، المختصر آوازیں جو حاصل ہوتی ہیں انسانی جسم کی ٹکنالوجی سے ہوتی ہیں غیر معمولی شفاف اور واضح۔

ایک انسانی کان کبھی نہیں ٹھیک سے سمجھ پاتا ہے ایک آواز hissing کے آواز کے ساتھ یا کراہی ہوئی آواز کے ساتھ جیسا کہ ایک hi-fi کی صورت میں ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کان سنتا ہے آواز کو اصلیت میں شفاف اور واضح۔

یہ ہے طریقہ، ایسا ہوتا رہا ہے انسان کی تخلیق کے بعد سے۔ آج بھی کوئی انسانی ہاتھوں سے بنایا گیا نظری یا ریکارڈنگ آلہ نہیں رہا ہے اتنا حساس اور کامیاب سمجھے

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

sensory data کو جتنا کہ آنکھ اور کان ہوتے ہیں۔ بہرکیف، جہاں تک دیکھنے اور سننے کا تعلق ہے، ایک بڑی سچائی ہوتی ان سب سے آگے۔

☆ شعور جو دیکھتا ہے اور سنتا ہے بھیجہ میں کس چیز سے متعلق ہوتا ہے

کون دیکھتا ہے ایک ترغیب وتحریص کی دنیا کو دماغ میں، سنتا ہے سازینہ کو اور پرندوں کی چہچہاہٹ کو اور گلاب کے پھول کی خوشبویات کو۔ تحریکات آتی ہیں ایک شخص کی آنکھوں سے، کانوں سے اور ناک سے جو جاتے ہیں بھیجہ کو بطور ایک electro-chemical nerve empulses کے حیاتیات، علم الاعضاء اور بیوکیمسٹری کی کتابوں میں تم پاسکتے ہو بہت کچھ تفصیلات اس کے بارے میں کہ کیسے یہ خیال بنتا ہے بھیجہ میں۔ بہرکیف! تم کبھی بھی ان کتابوں میں ایک بہت ہی اہم حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں، وہ یہ کہ جو سمجھتے ہیں ان electro chemical Impulses کو بطور خیالات کے آوازوں کے، خوشبویات کے حسی واقعات کے بھیجہ میں، وہاں ہوتا ہے ایک شعور بھیجہ میں جو سمجھتا ہے یہ تمام احساسات کو بغیر خیال کئے کوئی ضرورت ایک آنکھ کی، ایک کان کی اور ایک ناک کی۔ یہ شعور کس سے متعلق ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ شعور اعصاب سے متعلق نہیں ہوتا، نہ fatlayer سے اور نہ neurons کسے جو بھیجہ بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈارونی مادہ پرست جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہر چیز مادہ سے بنی ہوتی ہے، ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکتے۔

کیونکہ یہ شعور روح ہوتی ہے جو اللہ سے پیدا کی گئی ہے، جس کو نہ تو ضرورت ہے آنکھ کی دیکھنے خیالات کو اور نہ کان کی سننے آوازوں کو۔ اور آگے جائیں تو اس کو نہ ضرورت ہے بھیجہ کی سوچنے کے لئے۔

ہر کوئی جو پڑھتا ہے اس واضح تفصیل کو اور سائنسی حقیقت کو غور کرتا ہے قادر مطلق، اللہ کے بارے میں، ڈر محسوس کرتا ہے اور پناہ مانگتا ہے اس کی ہر طرح سے وہ دابے رکھا تھا ساری کائنات کو ایک بہت ہی محدود و تاریک ترین نقطہ میں اور اپنے حکم سے باقاعدہ طور پر بکھیر دیا تھا کائنات کو تین رخی رنگین، سایہ جیسی اور منور شکل میں۔

☆ ایک مادہ پرست کا عقیدہ

معلومات جو ہم نے پیش کی ہیں اب تک بتلاتی ہیں کہ نظریہ ارتقاء اپنا وجود آہستہ آہستہ کھودیتا ہے سائنسی دریافتوں کے ساتھ ساتھ۔ نظریہ ارتقاء زندگی کی ابتداء سے متعلق، سائنس سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، ارتقائی میکانیزمس جو نظریہ ارتقاء پیش کرتا ہے ارتقائی طاقت نہیں رکھتے اور fossils ظاہر کرتے ہیں کہ درکار درمیانی اشکال کبھی بھی نہیں پائے گئے تھے کہیں بھی کھدائیوں میں۔ اس لئے یہ یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ نظریہ ارتقاء کو غیر سائنسی خیال گردانتے ہوئے ایک طرف ہٹادینا چاہیئے۔ جیسا کہ کیسے کئی ایک تصورات مثلاً زمین سے وابستہ کائنات کا ماڈل وغیرہ جیسے تصورات سائنس کے ایجنڈے سے نکال دیئے جاتے رہے ہیں دوران تاریخ میں۔ بہرنوع، نظریہ ارتقاء ہنوز سائنسی ایجنڈہ میں شامل ہے۔ کیونکہ بعض لوگ حتّٰی کہ کوشش کرتے ہیں نمائندگی کرتے ہوئے کہ تنقیدیں جو اس نظریہ کے خلاف ہوتی ہیں، بطور ایک سائنس پر حملہ کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نظریہ ایک ناگزیر مظبوط عقیدہ ہے بعض حلقوں میں۔ یہ حلقے آنکھ موند کر اپنے آپ کو سپرد کرچکے ہیں مادی فلاسفی کو اور مستحکم طور پر اپنے لئے بنالیا ہے ڈارویزم کو اپنا سب کچھ کیونکہ یہ ہی صرف مادہ پرستوں کا وضاحتی ماخذ ہے جو پیش کیا جاتا ہے قدرت کے مظاہر کی وضاحت کے لئے۔

کافی دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ اقبال بھی کرتے رہتے ہیں موقع بہ موقع اس حقیقت کا۔ چنانچہ ایک مشہور علم تواثر ووراثت کا ماہر اور بے باک ارتقاء پسند، Richard C.Lewontin جو ہارورڈ کی جامعہ سے متعلق رہا ہے، قبول کرتا ہے کہ وہ ہے پہلے اور سب سے آگے ایک مادہ پرست اور تب سائنس دان ہونے کے، ان ارتقاء پرستوں کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ طریقے اور ادارے سائنس کے ہمیں مجبور کرتے ہیں قبولنے ایک مادی وضاحت کو مظاہر قدرت سے بھری دنیا کے بارے میں بلکہ اس کے برخلاف ہم زور دیئے جاتے ہیں ہماری ایک پہلے کی وابستگی سے جو ہم کو مادہ سے تھی، اور وہ وجہ بنتی ہے پیدا کرنے ایک تحقیقی لائحہ عمل اور تصورات کا مجموعہ، جو پیدا کرتا ہے مادی وضاحتیں، اس بات کی پروا

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

نہیں کہ کتنی تضادی طور پر وجدانی ہو یا پُر اسرار طور پر معارف سے نا آشنا۔علاوہ اس کے وہ مادیت مطلق ہے۔اس لئے ہم خدائی قدم کو اس میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔یہ ہیں واضح تفصیلی بیانات کہ ڈاروینیزم ایک مظبوط ایقان ہے جو رکھا گیا ہے زندہ صرف مادیت سے وابستگی کی خاطر۔یہ ایقان سنبھالے رکھتا ہے مادہ کو کیونکہ وہاں پر ایسا کوئی نہیں ہے جو مادے کو بچا پاتا ہے۔

اس لئے وہ بحث کرتا ہے کہ بے جان، بے شعور مادہ پیدا کرتا ہے زندگی۔ ڈاروینیزم زور دیتا ہے کہ لکھوکھا مختلف جاندار اصناف یعنی پرندے، مچھلی، ژراف، شیر، حشرات الارض، اشجار، پھول وہیلس اور انسان وغیرہ وجود میں آئے ہیں، مادے سے جیسے گرتی ہوئی بارش، بجلی کی کوند اور دیگر مادوں کے درمیان باہم دیگر کارکردگی سے۔یہ ہے ایک قول جو خلاف جاتا ہے وجوہات اور سائنس دونوں کے۔تاہم ڈارون کے پرستار نظریہ ارتقاء کی تائید جاری رکھتے ہیں، تائید کرنا اس کی صرف اس طرح سے کہ کوئی خدائی قدم دروازہ میں داخل ہونے نہ پائے، یعنی تخلیق کا عمل کسی صورت ثابت نہ ہونے پائے۔ہر کوئی جو جانداروں کی ابتداء کو مادہ پرستوں کے متعصّبانہ نقطہ نظر سے دیکھنا نہیں چاہتا، وہ دیکھتا ہے اس حقیقت کو کہ تمام جاندار ایک خالق کے پیدا کردہ ہیں جو قادر مطلق ہے، سب سے اعلیٰ حکیم اور علیم ہے۔یہ خالق اللہ ہے جس نے پیدا کیا ہے ساری کائنات کو جو پہلے کبھی نہ تھی۔ اس کو ڈیزائن کیا ہے انتہائی مکمل شکل میں، اور تمام جانداروں کو بے حد خوبصورتی کے ساتھ مکمل حالت میں بنایا ہے۔

☆ نظریہ ارتقاء دنیا کی سب سے زیادہ مسحور کن طاقت

ہر کوئی جو تعصب سے آزاد ہے اور کسی خاص طرز فکر سے بے گانہ ہے، استعمال کرتا ہے خود کی سمجھ اور منطق کو، کھلے طور پر سمجھتا ہے کہ نظریہ ارتقاء میں اعتقاد، لاتا ہے دماغ میں سماجی توہمات جو نہیں رکھتے سائنسی یا تہذیبی معلومات، بلکہ بالکلیہ ناممکنات میں سے ہوتے ہیں۔جیسا کہ پچھلے سطور میں وضاحت کی گئی ہے جو عقیدہ رکھتے ہیں نظریہ ارتقاء میں خیال کرتے ہیں کہ چند ایک جواہر اور سالمے ایک وسیع مقام میں بکھیر دیئے گئے ہیں، وہ پیدا

کر سکتے ہیں، سوچنے والے اور سمجھ دار پروفیسرس کو اور جامعات کے طلبہ کو، سائنس دانوں کو جسے انسٹائن اور گلیو کو، ایسے آرٹیسٹس کو جیسے ہمفرے بوگارٹ، سائناٹرا فرانک اور لوسیا نو پاوا روٹی کو اور ساتھ ساتھ بارا سنگا وغیرہ جاندار، لیمو کے درخت کارنیش پھول وغیرہ نباتات۔ جیسا کہ سائنس دان، پروفیسرس جو یقین رکھتے ہیں اس مہمل بات پر، ہوتے ہیں تعلیم یافتہ لوگ، کیا ان کے لئے یہ کہنا بالکلیہ مناسب رہے گا اس نظریہ کے بارے میں کہ یہ دُنیا کی مسحور کن طاقت ہے۔سابق میں کبھی کوئی دوسرا خیال یا تصور اس طرح بہا نہیں لے گیا تھا لوگوں کی سمجھنے کی طاقتوں کو، کیا اس وقت کے ماضی کے ذہین لوگ انکار کئے تھے اجازت دینے سے ان کو سوچنے سے ذہانت سے اور منطق سے، اور کیا چھپائے رکھتے تھے سچائی کو لوگوں سے گویا کہ وہ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہو۔یہ ارتقاء پسندوں کا طریقہ عمل حتیٰ کہ زیادہ خراب ہے اور نا قابل یقین اندھا پن ہے مقابلتاً ان مصریوں کے طریقہ عمل سے وہ جو ان کے سورج خدا Ra کی پوجا کیا کرتے تھے، یا افریقہ کے بعض حصوں میں جو لوگ totem کی پوجا کرتے تھے یا saba کے لوگ جو سورج کی پوجا کرتے تھے، یا پیغمبر ابراہیمؑ کے قبیلہ کے لوگوں سے جو اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا کرتے تھے یا پیغمبر موسیٰؑ کے لوگوں کے طرز عمل سے جو سنہرے بچھڑے کی پوجا کرتے تھے۔

حقیقت میں اللہ توجہ دلاتا ہے اس سمجھ کی محرومی کی طرف جو اللہ قرآن میں کئی آیات میں ظاہر کرتا ہے کہ بعض لوگوں کے دماغ کُند ہوتے ہیں اور وہ سچائی کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ان میں سے بعض آیات حسب ذیل ہیں:

”بے شک جو لوگ کافر ہو چکے، برابر ہے ان کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہ لائیں گے، مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردا ہے، اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔“ (سورۂ بقرہ، ٧،٦)

”اور ہم نے پیدا کئے دوزخ کے واسطے بہت سے جن اور آدمی، ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں، اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں، وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ، وہی لوگ غافل۔“

(سورۂ ال اعراف، ١٧٩)

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

''اور اگر ہم کھول دیں ان پر دروازہ آسمان سے اور سارے دن اس میں چڑھتے رہیں تو بھی یہی کہیں گے کہ باندھ دیا ہے ہماری نگاہ کو نہیں بلکہ ہم لوگوں پر جادو ہوا ہے۔''

(سورۂ حجر ۱۵،۱۴)

الفاظ اظہار نہیں کر سکتے کہ ٹھیک کس قدر تعجب کی بات ہے کہ یہ جادو ارتقاء کا باندھے رکھتا ہے اس قدر وسیع کمیونٹی کو اپنی طاقت میں، رکھتا ہے لوگوں کو سچائی سے دور، اور نہ ٹوٹتے ہوئے یہ سلسلہ 150 سال سے۔ یہ سمجھنے والی بات ہے کہ ایک یا کچھ ہی لوگ یقین کر سکتے ہیں ان ناممکن خاکوں پر اور حماقت سے بھرا اور غیر منطقی دعویٰ پر۔ بہر نوع جادو ہے صرف ممکنہ وضاحت ساری دنیا کے لوگوں کے لئے یقین کرنے کہ بے شعور، بے جان جواہر دفعتاً آتے ہیں ایک دوسرے کے قریب اور بنا ڈالتے ہیں ایک کائنات جو کام کرتی ہے ایک بے عیب نظام کے ساتھ، تنظیم کے ساتھ، باقاعدگی، سمجھ اور شعور کے ساتھ۔

ان میں سے ایک سیارہ جس کا نام زمین ہے اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ جو غیر معمولی طور پر پوری طرح سے موزوں ہوتی ہیں زندگی کے لئے اور جانداروں کے لئے جو اپنے میں بے شمار پیچیدہ نظامس سے بھرے ہوتے ہیں۔

حقیقت میں، قرآن حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے ساتھ ایک واقع کو بیان کرتا ہے جو بتلاتا ہے کہ بعض لوگ جو دہریائی فلاسفی کی تائید کرتے ہیں واقعتاً دوسروں پر جادو کے ذریعہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ جب فرعون کو بتلایا گیا تھا ایک سچے مذہب کے بارے میں، تو وہ پیغمبر موسیٰ سے اس کے جادوگروں سے ملنے کے لئے کہا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے ایسا کیا تو اس نے جادوگروں سے ملنے کے لئے کہا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے ایسا کیا تو اس نے جادوگروں سے کہا کہ وہ اپنی جادوگری کی صلاحیتوں کو پہلے پیش کریں۔ آیات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

''کہا ڈالو اور پھر جب انھوں نے ڈالا، باندھ دیا لوگوں کی آنکھوں کو اور ان کو ڈرا دیا اور لائے بڑا جادو۔'' (سورۂ اعراف، ۱۱۶)

جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، فرعون کے جادوگر ہر ایک کو دھوکہ دینے کے قابل تھے حضرت موسیٰؑ سے ہٹ کر اور وہ جو اس پر اعتقاد رکھتے تھے بہر حال، اس کی شہادت، توڑ ڈالی جادو کے اثر کو، یا نگل ڈالی جو کچھ کہ وہ دھوکہ دہی کئے تھے۔

''اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کو کہ ڈال دے اپنے عصا کو، سو وہ جبھی لگا نگلنے جو سانگ انھوں نے بنایا تھا۔ پس ظاہر ہو گیا حق اور غلط ہو گیا جو کچھ انھوں نے کیا تھا۔''

(سورۂ الاعراف، ۱۱۸،۱۱۷)

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، جب لوگ جانے کہ ایک جادو ان پر کیا گیا تھا اور جو کچھ کہ وہ دیکھے تھے صرف ایک دھوکہ تھا، فرعون کے جادوگر کھودی تھی اپنی ساکھ۔

موجودہ دنوں میں بھی، جب تک کہ وہ جو، ایک اسی قسم کے جادو کے اثر میں ہوتے ہیں (نظریہ ارتقاء کے اثر میں ہوتے ہیں) یقین رکھیں گے ان مضحکہ خیز دعوؤں میں جو ان کے سائنسی بھیس میں ہوتے ہیں اور گزارتے ہیں اپنی زندگیاں ان دعوؤں کی مدافعت کرتے ہیں لیکن چھوڑتے ہوئے اس کے توہماتی اعتقادات وہ بھی ذلیل ہوں گے جب کہ پوری سچائی ابھر کر آجاتی ہے سامنے اور جادو کا سحر ٹوٹ جاتا ہے۔ حقیقت میں بین الاقوامی شہرت یافتہ، برطانوی مصنف اور فلاسفر مالکم مُگّارِج نے بھی یہ بیان دیا ہے:

''میں خود ہوں بااعتماد کہ نظریہ ارتقاء، خاص طور پر جس حد تک اس کا عمل درآمد ہوا ہے، ہوگا کئی ایک بڑی jokes میں سے ایک مستقبل میں تاریخ کی کتابوں میں آنے والی نسلیں حیرت زدہ ہوں گی کہ اس قدر نا قابل یقین اور نا قابل اعتبار مفروضہ قبولا جا سکتا ہے بادلِ نخواستہ نا قابل یقین اعتماد کے ساتھ جو وہ رکھتا ہے۔

وہ مستقبل کچھ دور نہیں ہے، برخلاف اس کے لوگ جلد ہی دیکھیں گے اس موقع کو جو نہیں ہے ایک خدائی، اور دیکھیں گے ماضی کے نظریہ ارتقاء کو بدترین فریب کے اور انتہائی خطرناک جادو کی دنیا میں۔ وہ سحر پہلے سے ہی تیزی سے اٹھنا شروع کر رہا ہے لوگوں کے سروں سے دنیا بھر میں۔ کئی لوگ جو دیکھتے ہیں اس نظریہ کا حقیقی چہرہ، حیرت کے ساتھ تعجب کر رہے ہیں کہ کیسے وہ کبھی کے پھنس چکے تھے اس نظریہ کے چنگل میں۔

''وہ بولے، پاک ہے تو، ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے ہم کو سکھلایا ہے، بے شک تو ہی اصل جاننے والا حکمت والا ہے۔'' (سورۂ بقرہ، ۳۲)

محبت سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے جو اللہ سے لوگوں کو عطا کی ہے۔ اللہ نے پیدا کیا ہے لوگوں کو اس طرح سے کہ وہ خوش ہوتے ہیں چاہے جانے پر اور

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/

دوسروں کو چاہنے سے۔

محبت کا سچا ذریعہ ایمان والوں کے دلوں میں ہوتا ہے، وہ ان کی گہری محبت ہے جو اللہ سے ہوتی ہے۔ ایمان والے اللہ سے غیر معمولی محبت کرتے ہیں، اور ہر لمحہ، کوشش کرتے ہیں حاصل کرنے اللہ کی محبت اور اس کی خوشنودی۔ جو کوئی اللہ سے محبت کرتا ہے وہ اس کی مخلوقات سے بھی محبت کرتا ہے، محسوس کرتا ہے ہمدردی اور رحم اس کی مخلوقات سے۔ یہ کتاب کوشش کرتی ہے یاد دلانے لوگوں کو اہمیت سے محسوس کرنے محبت کو ہمارے پروردگار کے لئے اور اہمیت اللہ کی محبت کی جو اس کے مخلوقات سے ہے اور ایمان والوں سے ہے۔ اور ساتھ ساتھ ظاہر کرنے کی کہ محبت کا نہ ہونا، جو ایک علامت ہے ان لوگوں کے لئے جو انکار کرتے ہیں اس کے وجود سے، ہے ایک بڑا قہر اور عذاب ان کے لئے۔

☆☆

مصنف کے بارے میں

مصنف، جو اپنے قلمی نام ہارون یحیٰی سے لکھتے ہیں، 1956 میں انقرہ میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے استنبول کے ممار سنان جامعہ میں آرٹس اور فلاسفی کی تعلیم حاصل کی تھی۔

1980 کے دہے سے مصنف نے کئی ایک کتابیں، سیاست، عقیدہ اور سائنسی مسائل پر شائع کروائی ہیں جو ساری دنیا میں غیر معمولی طور پر مقبول عام ہیں۔ ان کے یہ کام، کارکرد رہے ہیں مدد کرنے کئی ایک کو اصلاح کرنے اپنے عقیدہ کی اللہ کے ساتھ، اور کئی دوسروں میں جوت جگانے گہرائی کے ساتھ ان کے اپنے عقیدہ میں۔ ہارون یحیٰی کی کتابیں خواہشمند ہوتی ہیں ہر قسم کے قارئین سے ان کی عمروں، نسلوں یا قومیت کو درخور اعتناء نہ لاتے ہوئے کہ وہ بڑی دلجمعی کے ساتھ پڑھیں ہر عنوان کو: کیونکہ یہ قارئین کی وسعت نظری میں اور گہرائی کے ساتھ مختلف پیچیدہ مسائل کا جائزہ لینے میں، ان کی طرز تحریر کافی ہمت افزائی کا پہلو پیش نظر رکھتی ہے جیسے کہ اللہ کا وجود اور اس کی وحدت، اور ان اقدار کے ساتھ زندگی گزارنا جو اللہ بندوں کے لئے پیش کرتا ہے۔

☆☆☆

Created with Print2PDF. To remove this line, buy a license at: http://www.software602.com/